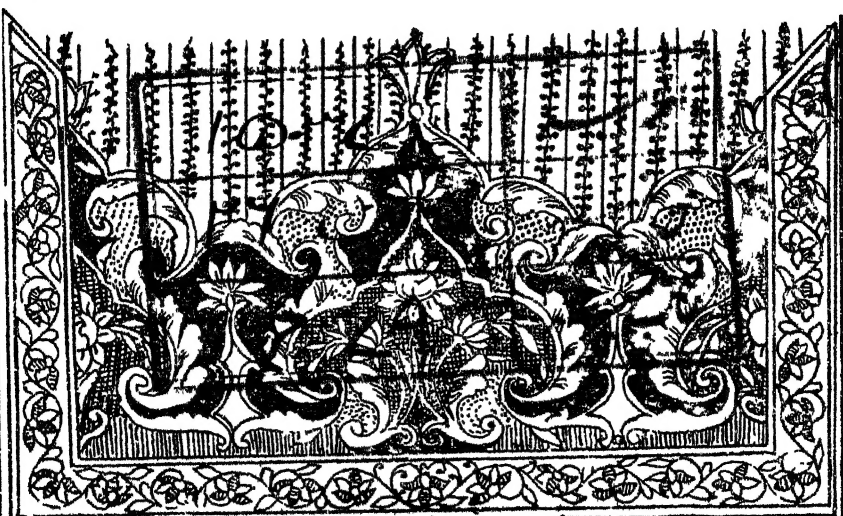


وَلِلَّهِ كُتُبٌ عَزِيزٌ

يُنَزِّلُ فِيهَا الْقُرْآنَ
ذِي الْبُرُوقِ

مُطْبَعُ الْحَدِيثِ فِي الْمَدِينَةِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۷۷۹

مِنْ الْحَمْدِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الاولين و
 الاخيرين وعلى آله وصحبه واوليائه ائمة اجمة
 اما بعد عاجز وگناہوں سے شرمندہ ضررہم علی عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین
 میں عرض کرتا ہوں کہ بعض خلص احباب نے فرمایا کہ کتاب دستخط قول محمد
 فی باب السبل تصنیف عالم ربانی مترجم حنفی عارف امام حضرت شاہ ولی اللہ
 محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو میں کریں تا زمانہ اخیر میں کہ روز بروز جملہ
 سنی سے اہل دین حقیقت حال سے مطلع ہوں اور اصول طریقت اور شرائط اور حکام
 سے آگاہ ہو کر افراط اور تفريط سے بچیں مطلقاً بیعت انکار کریں سزا اہل سے بہت کر لیں
 ہر چند کہ ہم سب کو باطنی اس کتاب عالیقدر کی ترجمہ کرنیکی کہ ذکرین حق اور اوہ
 طریقت کے اشغال میں ہی لیاقت نہیں رکھتا لیکن بغیر اس حدیث صحیح
 جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم میں ثابت ہے
 کہ ملاکر ربانی اہل ذکر کلام شمس کوئی پھر تہ میں پھر جب اگرین کو پائے میں تو

تو تو انہی پر دینی اول آسمان تک چہالیتی ہیں ہر جہ حق تعالیٰ فرشتوں کو شاہد کر لی
 فرماتا ہے کہ میں نے او کو جو خدا تو کوئی فرشتہ کتابی کہ او میں تو فلاں بندہ گنہگار ہے جی تو او نے
 راہ پر نہیں کسی کام کو آیا تھا سو وہاں بیٹھ گیا تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے او کو جو بیٹھا
 ایسی لوگ ہیں جسکی پاس کا بیٹھ جانی والا شقی یعنی بی نصیب نہیں تھا ترجمہ اس کتاب کو سنیہا
 سہما اور کیون ہنو کہ حدیث من اکثرت قوماً کفروا منہم دستاویز قوی ہی انشا اللہ تعالیٰ
 نظم سید دل تہ کار گویند ن لیکن پذائی ہون اللہ کی عاشقوں کا یہ سہیر کہتا ہوں
 نطقنا از دل کہ اس دل میں پر تو بر صیاد قون کا یہ اور کیا عجب ہی حمت بی علت سب
 انگیز سی کوئی بندہ خدا الہی دل اس ترجمہ کو دیکھ کر خوش ہو جاوی اور ترجمہ کی افلاس
 باطن پر رحم کری اور توجہ فرمادی یا بعد موت ترجمہ کی دعای مغفرت کری **فصل پہلی** اور دوسرے
میں گائے الکر اور ضیبت باجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہی **فصل پہلی** اور دوسرے
 اقامت اور او کی احکام اور شرائط میں **فصل تشری** بالکین کی تربیت تہ تمہید میں
فصل چوتھی شاخ قادریہ کی اشغال میں **فصل پانچویں** شاخ چشتیہ کی اشغال
 میں **فصل چھٹی** شاخ نقشبندیہ کی اشغال میں **فصل ساتویں** بال کار اشغال
 یعنی تحصیل نسبت میں **فصل اٹھویں** غرائم اور اعمال میں **فصل نوین** علم ربانی
 کی شرائط اور جذبہ صلاح میں **فصل دسویں** وعظ گوئی اور واعظ کی شرائط
 اور اداب وغیرہ میں **فصل گیارہویں** سلاسل طریقت کی اسناد میں اب معلوم
 کرنا چاہیے کہ ترجمہ اس کتاب میں محاورہ مقدم رکھا گیا اصل کی تراجم الفاظ میں تقدیم اور تاخیر
 واقع ہوا سو اسطی کہ ترجمہ کرنی سی سہولت فہم مقصود ہی سو ترجمہ تحت اللفظ میں حاصل نہیں ہوا
 جو جانشین مصنف قدس سرہ اور او کی خلف الرشید علامہ عمر سند دہر مولانا شاہ عبد العزیز
 کی اس کتاب پر صحیح پائی مزید توضیح اور تفسیر فرماید کی واسطی اور نکات ترجمہ ہی ذیل فوائد میں مندرج
 کردہ احسان کیں مولانا لفظ آوی تو مولانا شاہ عبد العزیز مراد ہون گی اور اسکا نام
شہار علیہ ترجمہ قول انجمیل کہہا حق تعالیٰ اس ترجمہ کو اپنی مزید برکرم سے مقبول

فراموشی اور سرکشی اور صاحب فراموشی اور سارا اہل دین کو اس کتاب کی برکات سے فائدہ مند کر دین

مِنْ الْجَنَّةِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ مُتَعِدَّةً لِفَيْضَانِ الْأَنْوَارِ مُهَيَّيَةً لِإِنْدِاجِ
الْمَعَارِفِ وَالْأَشْرَادِ سَبَّحَ تَعَرَّفَ الْعَدُوُّ بَنِي آدَمَ كِي دِلُونِ كُوُوَا سَطْحِي فَيْضَانِ أَنْوَارِ كِي
مُسْتَعِدَّ بِنَايَا وَتَوْفِيقِ مَعَارِفِ وَأَوَّاسِرِ كُوُوَا سَطْحِي لَانَقِ ثَبْرِيَا وَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ الْمُصْطَفَيْنَ
الْأَخْيَارِ دَاعِينَ وَهَادِينَ إِلَى طَرِيقِ الْكَيْفِيَّةِ الْخَالِصَةِ وَالْكَذِّكَارِ وَرَأْفِيَا بِرُكْنِيَّةِ الْخَارِ
كُوُوَا سَطْحِي وَأَوَّاسِرِ بِنَا كِي مَعَارِفِ وَأَوَّاسِرِ الرَّهْبِي تَحْصِيلِ كِي رَاهِبِي بِنَا وَبَيْنِ عِبَادَتِ
أَوَّاسِرِ كَارِ سَعَى تَجْعَلْ لَهُمْ دَرَّةً يَقْوَمُونَ بِعِلْمِهِمْ وَتَشْتَدُّ مِنْ أَعْلَمَاءِ الْوَكَيْفِيَّةِ
حَقِّقَالِي فِي أَنْبِيَا كِي وَارِثِ ثَبْرِي سَطْحِي عِلْمَارِ رَاسَخِي اِبْرَارِ جَوَاوِ كِي عِلْمِ وَأَوَّاسِرِ
ارِثِ دُوُوَا كُوُوَا عِزَّانِي أَنْبِيَا كِي فَرَا عِيدِ قَرْنِ قَائِمِ رُكْبِي وَكَأَنَّ كِي مِنْهُمْ طَائِفَةٌ قَائِمِينَ عَلَى
الْحَقِّ لَا يَصْرِفُهُمْ عَنْ حَقِّهِمْ إِلَّا شَرُّ الْأَوَّلِ بِحِشَّةِ تَأْقِيْمَتِ اَوْغِيْنِ سَعَى خِدْلُو كِي حَقِّ
قَائِمِ رُكْبِي كِي اَوْ كُوُوَا ضَرْبِي نِيچَا سَكِينِ جَوَّاشِ رُكْبِي مَعَاذِ اَوْ رُكْبِي سَوَّ كِي وَجَعَلَهُمْ سُرُجًا
يَهْتَدِي النَّاسُ بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الطَّبِيعَةِ إِلَى قُرْبِ الْجَبَّارِ وَأَوَّاسِرِ كُوُوَا سَطْحِي فِي وَارِثِي كُوُوَا سَطْحِي
بَابِ بِنَا جَسْمِي طَبِيعَتِ اَوْ شَرِيتِ كِي تَارِكِيُونِ مِيْنِ لُو كِي رَاهِ بَاتِي مِيْنِ خُدَا كِي قُرْبِ
كِي طَرَفِ قَصْدِ كَانِ كِي قَلْبِ اَوْ كُوُوَا السَّمْعِ وَهُوَ شَهَادَةُ فَقَدْ رَشَدُوا وَكَهْ التَّعْيِيْمِ الْقِيَمِ
وَالْحَقِّ كِي اَنْهَانِ جَا كِي دِلِ بِيْدَارِي يَادِ وَسَعَى كَلَامِ حَقِّ كُوُوَا سَطْحِي اَوْ مِيَانِ كِي سَوْرَةِ
رَاهِ يَا كِي اَوْ رَاوِ كِي وَاسَطْعِي نِعْمَتِ دَانِي اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَهْمَتِ اَوْ رَهْمَتِ اَوْ رَهْمَتِ اَوْ رَهْمَتِ
عَوِي وَسَوِي وَكَهْ الْجَحِيْمِ وَكَهْ الْجَحِيْمِ وَكَهْ الْجَحِيْمِ اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَحْمَتِ
رُو كِي دَانِي اَوْ رَحْمَتِ كِي سَوْرَةِ كُوُوَا سَطْحِي اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَحْمَتِ
مَدَا كُوُوَا سَطْحِي اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَحْمَتِ
أَعْمَالِ اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَحْمَتِ اَوْ رَحْمَتِ
أَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَكَشَهُدُ أَنْ سَبِّحُكَ

عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ لِنُفُوزِكَ وَنَزَلَكَ اللهُ عَلَيْهِ وَاِلَيْهِ رُجُوعُكُمْ اَجْمَعِينَ
 ہم ستائش کرتے ہیں اللہ کے اور اوس سے مدد چاہتے ہیں اور اوس سے
 مغفرت مانگتی ہیں اور اللہ کے پناہ طلب کرتی ہیں اپنی نفوس کے برائیوں سے اور اپنی گناہوں
 کی بدیوں سے جبکہ اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنی والا نہیں اور حکموں سے
 بہکایا اوسکا کوئی راہ بتانی والا نہیں اور ہم گواہی ہیں کہ کوئی مجبور و برحق نہیں ہاں اللہ کی
 جواکیلا ہی کوئی اوسکا سا جہی نہیں اور ہم گواہی دیتی ہیں کہ ہمارا پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد
 مصطفیٰ اوسکا بندہ اور رسول ہی جبکہ اللہ ہی رحمت نازل کر کے بھیجا تھا تعالیٰ اوس
 سید بشیرِ نذیر پر اپنی عمدہ رحمت نازل کرے اور اوسکی آل اور اصحاب اور برکت دی اور بہت
 سلامتی عطا فرادی اَمَّا بَعْدُ فَيَقُولُ لَعَبْدُ الضَّعِيفِ الْفَقِيرِ اِلَى رَحْمَةِ
 اللهِ اُنْكُرْهُمْ وَلِيَّ اللهِ بِنُ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَعَالَى اللهُ بِفَضْلِ الْجَسْمِ وَجَعَلَ
 مَا لَهُمْ اِلَى النَّعِيمِ الْمَقِيمِ هَذِهِ فُضُولُ شَيْخَانَا عَلَيَّ اَصْلُ الْكَلْبَةِ وَمَا يَصِلُ اِلَيْهَا
 اسْتَقْدَامًا مَشَاجِئًا النَّفْسِ بَدَنِيَّةً وَالْجِلْدَانِيَّةَ وَالْجَسَدِيَّةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ
 سَمِعْتُهَا بِالْقَوْلِ الْجَمِيلِ فِي بَيَانِ سَوَاءِ الشَّيْخِ حُسْبِي اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَكَوْنُ
 وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ بعد حمد و صلوة کے کہتا صلوة بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم
 رحمت کا ولی اللہ بن شیخ عبد الرحیم دن و دنوں کو اللہ تو پ لی اپنی فضلِ جیم سی اور وہ
 کا کما نعمت دایمی کی طرف شہزادی یہ چند فضلیں مثل مرقعہ طریقت پر لینے کلیات
 درویشی پر اور اوس پر جو طریقت سی متقارب اور ناسبت لینے دعوات اور اعمال پر جبکہ
 پہنچنے اپنی فتنہ داری اور قادری اور چشتی پیروں سے حاصل کیا ہی ضعی اللہ عنہم اور ان فضول کا
 قول جمیل فی بیان سوادِ سبیل مینی نام رکھا اور اللہ محکو کافی ہی اور بہتر کار ساز ہی اور نہیں بجاؤ
 گناہ سے اور نہیں طاقت عبادت پر مگر اللہ کے مدد سے جو اونچا
 مڑا ہے والا **فصل** اس فصل میں سنون ہونا بعیت کا
 مذکور ہے اگرچہ زمانہ رسالت میں بعیت امور ہے

کیواسطی ہی آو رہا اب ایک مقصد میں منحصر ہو رہا ہے امر صلی علیہ وسلم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
 لَنَا الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ لَكَ فَأَمَّا يَتَكَلَّمُ
 عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهُ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا حق تعالیٰ نے فرمایا
 مفرجہ لوگ بیعت کرتی ہیں تجھی امی محمد وہ اللہ سے بیعت کرتی ہیں اللہ کا دست قدرت ہے وہ
 ہاتھوں پر ہی سو جو عہد شکنی کرتا ہی تو اپنی ذات کی حضرت پر عہد توڑتا ہی اور جس نے پورا
 اوستو جو یہ اللہ سے قول کیا تھا سو عنقریب اوستو کو اجر عظیم عنایت کریگا واستفاد عن
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يُبَايِعُونَهُ تَارَةً عَلَى الْهَجْرَةِ وَتَارَةً
 وَتَارَةً عَلَى الْقَامَةِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى الثَّيَابِ وَالْفَرَارِ فِي مَعْرَكَةِ الْكُفَّارِ وَ
 تَارَةً عَلَى التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ وَالْاجْتِنَابِ عَنِ الْمُدْعَاةِ وَالْحُرْصِ عَلَى الطَّاعَاتِ كَمَا صَحَّ
 أَنَّ صَلَاةَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعُ لِنُبُوَّةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى أَنْ لَا يُخْنُ وَأُورَادِيت
 مشہورہ میں یہ قول ہوا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتی تھی انحضرت
 سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور کبھی اقامت ارکان اسلام یعنی صوم و صلوٰۃ حج زکوٰۃ پر اور کبھی
 ثبات اور قرار پر مگر کفار میں چنانچہ بیتہ الرضوان اور کبھی سنت نبوی کی تسکین پر اور کبھی
 سی سختی پر اور عبادات کی حرص اور شائق ہونی پر چنانچہ روایت صحیح ثابت ہوا ہی رسول
 کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی انصار یوں کی عورتوں نے نوحہ کرنی پر وروی ابن ماجہ
 أَنَّهُ بَايَعُ كَأْسًا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ عَلَى أَنْ لَا يَسْتَكْلُوا النَّاسَ شَيْئًا فَكَانَ أَحَدُهُمْ
 يَسْقُطُ سَوْطُهُ فَيَنْزِلُ عَنْ فَرْسِهِ فَيَأْخُذُهُ وَلَا يَسْتَلُ أَحَدًا اور ابن ماجہ
 فی روایت کی کہ انحضرت نے جب محتاج ہا جبرین سے بیعت لی اس پر کہ لوگوں سے کسی
 چیز کا سوال نہ کریں سوا انہیں سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اوستا کوڑا گراتا تھا تو اپنی گتوں
 اور لٹو کو اوستا لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اٹھا دینی کا یہی سوال نہ کرتا تھا وجمہا لا شک فیہ ولا
 شُبْهَةٌ أَنَّهُ إِذَا ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ عَلَى سَبِيلِ الْعِبَادَةِ
 الْأَهْلَامُ بِشَابِهٍ فَإِنَّهُ لَا يَزِلُّ عَنْ كَوْنِهِ سَنَةً فِي الدِّينِ أَوْ حِمِينَ كَبِيرٍ شَكَّ أَوْ شَبَّهَ بِهِ نَبِيْنِ

وہ یہ ہے کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی فعل بطریق عبادت و احترام
 کی نہ پہل عادت تو وہ فعل سنت دینی سی کمتر تو نہیں ہوتا اور جو کہ بیعت لیا امور
 مذکورہ کا طریق عبادت بحال تمام تھا تو بیعت کی مسنون فی میں اب کچھ شک نہیں ہے
 بقی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان خلیفۃ اللہ فی أرضہ وعلما بما أنزلہ اللہ تعالیٰ من
 القرآن والحکمۃ معلما للکتاب السنۃ وضرکما للامۃ فما فعلہ علی حجة الخلافة
 کان سنة للخلفاء وما فعلہ علی حجة کونه معلما للکتاب والحکمۃ وضرکما للامۃ
 سنة للعلماء الراشخین باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ اللہ
 ہی اسکی زمین میں اور عالم ہی اسکی جو اللہ تعالیٰ فی اون پر قرآن اور حکمت کو اتارا
 اور علم ہی قرآن اور حدیث کی اور امت کی پاک کرنی والی ہی سو جو فعل کہ حضرت نے
 بنا برخلاف کی کیا وہ خلفا کی واسطی سنت ہو گیا اور جو فعل کہ بیعت تعلیم کتاب اور حکمت کے
 اور ترکہ کی کیا وہ علماء راخین کی واسطی سنت ہوا ف علمای راخین سی وہ راخین
 جو عطا بر اور باطن کی جامع ہیں فلینت عن البیعة من ای قسم ہی فظن قوم انھا
 مقصودہ علی قبول الخلافة وان الذی تعادہ الصوفیۃ من متابعة المنصوفین
 لیس شیئ وھذا ظن فاسد لما ذکرنا من ان الشیء صلی اللہ علیہ وسلم کان یبایع تارة
 علی قامة اركان الاسلام وتارة علی التمسک بالسنة وھذا صحیح الجار سے
 شایدا علی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشترط علی حیر عند مبايعته فقال والنہم
 لکل مسلم وانه بايع قوم من الانصار فاشترط ان لا یحافوا فی اللہ لومۃ لایم
 ویقولوا بالحق حیث کانوا فکان احدہم یجاہد الامراء والملوک بالبر والحق
 وانه صلی اللہ علیہ وسلم بايع شوعۃ من الانصار واشترط ان لا یجتناب عن
 النخوة الی غیر ذلک وکل ذلک من باب الذرکۃ والاکہر بالعرف والذہبی عن
 الذکر تو حکم جو بائی کہ بیعت کی کشتہ کرین کہ وہ کون قسم میں سی ہی سو بعضی لو کہنے لگے
 کیا ہی کہ بیعت منحصر ہی قبول خلافت اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیہ کہ عادت ہی بائی

تصوف سے بیعت لینے کے وہ مشرعا کچھ نہیں اور یہ گمان فاسد سے بدلیل
اوسکے جو قسم مذکور کر چکے کہ مقرر بنے صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے
بیعت لیتی تھے اقامت ارکان اسلام پر اور گاہے گاہے بالسنہ پر اور یہ صحیح بخاری
گوایہ دے رہی ہے اس پر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ پر
شرط کی اونکی بیعت کی وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی لازم ہی ہر مسلمان کا واسطی اور حضرت نے
بیعت لی قوم انصار سو یہ شرط کر لی کہ نہ ڈرین ام خدا میں کسی ملامت گر کی ملامت اور حق
ہی بات بولیں جہاں میں ہوا وہیں سے بعضی لوگ اُترا اور سلاطین پر کھل کر بلا خوف رُزوا اور انکا
کرتی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی انصار کی عورتوں کی بیعت لی اور شرط کر لی کہ تو
کرنی سی پر ہیز کرین اگلی سوای بہت امور میں بیعت ثابت ہی اور وہ سب امور از قسم تزکیہ
اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ہیں تو صاف ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبولِ خلافت
پر منحصر نہیں بلکہ اَلْبَيْعَةُ عَلَى اَقْسَامٍ مِنْهَا بَيْعَةُ الْخِلَافَةِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ الْاِسْلَامِ
وَمِنْهَا بَيْعَةُ التَّمَسُّكِ بِحَبْلِ النَّبِيِّ وَمِنْهَا بَيْعَةُ الْحَجَّةِ وَالْحِمَادِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ التَّوْبَةِ
فِي الْجِهَادِ قَوْحِ يَهِي کہ بیعت چند قسم پر ہی بعضی بیعت خلافت کی اور بعضی بیعت اسلام
اور بعضی بیعت تقویٰ کی رستی کو دین کی اور بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد
میں مضبوط رہنے کی و کانت بَيْعَةُ الْاِسْلَامِ مَثْبُوتَةً فِي نَهْرِ الْخِلَافَةِ اَمَلِي زَيْنِ
الْاَشِدِّيْنَ مِنْهُمْ فَلَا يَدْخُلُ النَّاسُ فِي الْاِسْلَامِ فِي اَيَّامِهِمْ كَانْ عَالِيَا بِالْقَهْرِ
وَالسَّيْفِ لَا بِالْاَيْفِ وَاطْمَارِ الدِّيْهَانِ وَلَا طَوْعًا وَرِعْبَةً وَامَّا فِي غَيْرِهِمْ فَلَا يَنْهَمُ
كَانُو فِي الْاَلْقَى ظِلْمَةً فَسَقَةً لَا يَنْهَمُونَ ورسلمان ہونکی بیعت خلفا کی زبانہ میں شروک تھے
خلفا راشدین کی وقت میں بیعت اسلام تو واسطی شروک تھی کہ داخل ہونا لوگوں کا اسلام میں
اونکی ایام میں اکثر سبب شوکت اور تلواری کی تہا نہ تالیفِ قلوب اور انکھارِ دہلی اسلام پر اور نہ
اسلام اپنی خواہ اور رغبت پر تھا اور خلفا راشدین کے سوا اور خلفا وقت میں چنانچہ خلفا مروانیہ اور عباسیہ کے وقت
میں اس واسطی بیعت اسلام شروک تھی کہ او میں اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت سنین دین

میں کو شش طبع کرتی تھی وگدا لک بیعة النسیک جبل التقویٰ کا تھا امانی زمانہ
 الخلفاء اگر اشد ہیہ فلکذہ الصحابۃ الدین استنداداً وایضاً النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم وکاد بوائی حضرته فکانوا لا یجتاجون الی بیعة الخلفاء واما فی
 زمانہ غدر ہم بغض وافتراق الکلمۃ وآن یطعن بہم مبايعۃ الخلفاء فتعجب
 الفتن وکانت الصوفیۃ یومنون الخیرۃ مقام البیعة ثم لما انکسر من هذا

في الخلفاء استقر الصوفیۃ الثمرۃ وعلو البیعة اور یہ تقویٰ کی رہی تہا منی کی سب سے زیادہ خلفاء
 میں متروک ہو گئی تھی خلفاء میں کی زمانہ میں تو بسبب کثرت صحاب کی متروک تھی جو لوگ
 ہو چکے تھے بسبب محبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سادہ ہو گئی تھی آپ کے خصوص میں تو انکو
 کچھ حاجت نہ تھی خلفاء کی تصفیہ باطن کیو سطی اور خلفاء کی سوا اور زمانہ میں بسبب خوف ہوٹ بڑی کی اور
 اس وقت سے کہ بیت کرنے کی سادہ بیت خلافت کا گمان کیا جاوی تو فساد الہی بیت مذکور متروک
 تھی اور اس وقت میں اہل تصوف خرقہ دینی کو قایم مقام بیت کی کرتی تھی پھر بعد مدت جب کہ
 بیعت کی ملوک اور سلاطین میں مدوم ہو گئی تو حضرات صوفیہ فی فرصت کو غنیمت جانتے
 بیعت پر جھگڑا رواد علم مولانا شاہ مجد الغریز دہلوی قدس سرہ فی فرمایا تو
 حضرات صوفیہ بعد از اس رسم بیت کی جاری کرنی سے مصداق حدیث مرفوع
 کی ہوئی کہ جو سنت مردہ کو جلاوی تو اسکو سکا اجر ملی گا اور ان لوگوں کا اجر اسکو
 ملے گا جو اس سنت پر چلین **فضل** اس فضل میں بیعت اور اس کی غایت اور
 منفعت اور اسکے شرائط وغیرہ کا بیان ہی ذلک لک تقویٰ احب فی عن البیعة ما ہی
 واجبہ ام سنۃ ثم ما الحکمۃ فی سترہا ثم ما سترامن یاخذ البیعة ثم ما ستر البیاع
 وما نکثہ ثم هل یجوز لک ان البیعة من عالمہ احد او حکم ما
 کثیر یجوز ثم ما اللفظ المأثور عند البیعة ورنہ شاید کہ اسی مخاطب کیلئے
 کہ مجھ کو بیعت کا حکم بتائی کہ کیا ہی احب ہے سنت پر بیعت کی شرح ہو نہیں چکے تھے
 پر بیعت لینے والی کی شرط کیا ہی پر بیعت کرنی والی کی شرط کیا ہی پر بیعت

وہ

جواب سوال
اول

١٢٠

م

کرنی والی میں ایسی ہیبت کی گنتی ہیں اور عہد شکنی کیا ہی پر کیا جائز ہے کہ کرنا ہیبت کا ایک عالم یا حکم کیسی یا جائز نہیں ہر کون الفاظ منقول ہیں سلف سے ہیبت کی وقت فاقول اما المسئلة الاولى فاعلم ان الكعبة سنة وليست بواجبة لان الناس تابعوا النبي صلى الله عليه وسلم وقرءوا بها الى الله تعالى ولم يدل دليل على ما يثبت تاركها فكم ينكر احد من الامة على تاركها فان كان كالا جماع على انها ليست بواجبة سو میں کہتا ہوں ساتوں سوالات کی جواب مفصلاً پہلی سوال جواب کو تو یوں سمجھ لی کہ ہیبت سنت ہی واجب نہیں سو اسلی کہ اصحاب فی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیبت کی اور اسکی سبب ہی حق تعالیٰ کی نزدیکی چاہی اور کسی دلیل شرعی فی تارک ہیبت کی گنہگار ہونی پر دلالت نہ کی اور ائمہ دین فی تارک ہیبت پر انکار نہ کی تو یہ عدم انکار گویا اجتماع ہو گیا اس پر کہ واجب نہیں و اور اگر ہیبت تقویٰ کی واجب ہو تو بوجہ ضرورت اسکی تارک پر انکار وارد ہونی تو معلوم ہو گیا کہ ہیبت سنت اسو اسلی کہ حقیقت سنت ہی ہی کہ فعل سنون بل دلیل وجوب تقرب الی اللہ موجب ہو لکن المسئلة الثانية فاعلم ان الله تعالى اجري سنة ان تضبط الامور الحثیة المضمر فی النفوس بافعال واقوال فاعلم ان غایة ویتضبط بها مقاصد كما ان التصديق بالله ورسوله واليوم الآخر حقی فاقیم الاشرار مقامه وكما ان رضى التعاقد بين بطل الثمن والكسبر امر حقی فاقیم الايجاب والقبول مقامه

اور سوال ثانی کا جواب یوں معلوم کر کہ سنت الہیوں جاری ہے کہ امور
خفیہ جو نفوس میں پوشیدہ ہیں اور کا ضبط افعال اور اقوال ظاہری
ہو اور افعال اور اقوال قائم مقام ہوں اور قلبی کی چنانچہ تصدیق الہ اور اسکے
رسول اور قیامت کی امر مخفی ہی خواہ ایمان کا بجای تصدیق قلبی کی قائم کیا گیا اور خواہ
رضائندی بائع اور شترے کی قیمت اور بیع کی دینی میں امر مخفی پوشیدہ

—

ہی تو ایجاب اور قبول کو قائم مقام رضای مخفی کی کر دیا لکن لکھنے والی عبارت علیٰ ذلک
 المعاصی والتشک بجل التقویٰ فی مضموناً قیمتی البیعة مقاماً مہماً سوا سیطر
 قوبہ اور غم کرنا ترک معاصی اور تقویٰ کی رشتی کو مضبوط کرنا امر مخفی اور پوشیدہ سے
 تو معیت کو او کی قائم مقام کر دیا و اما المسئلة الثالثة فشرط من يأخذ البيعة اموه
 لحد علم الكتاب السنة ولا ارید المرتبة القصوى بل کفی من علم الكتاب ان
 يكون قد ضبط تفهيم المذاريح والجلالين ما عيها وحققه على علمه و
 عرفت معانيها وتفسير الغريب واسباب الفزد والافراد المصنوع ما يتصل بذلك
 اور سیکالٹ کا جواب یہ ہے کہ سمیت یعنی والی میں یعنی پیر اور مرشد میں چند امور شرط ہیں بشرط
 اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہ مراد نہیں کہ پنی سری کا مرتبہ علم کا مشروط ہے
 بلکہ قرآن میں اتنا علم ہونا کافی ہے کہ تفسیر دراک یا جلالین کو یا سوا انہی کا مذکور تفسیر و سط
 یا وجہ واحد کی محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سی او کو تحقیق کر لیا ہو اور او کی معانی
 اور ترجمہ لغات مشککہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اس کی قریب ہی
 او کو جان چکا ہو ف یعنی دو مختلف چیزوں میں تطبیق دنیا اور معرفت ناسخ اور نسخ
 اور معرفت احکام متنبطہ قرآنی و من السنة ان يكون قد ضبط و حقق مثل کتاب
 المصباح و عرف معانيه و شراح غریبہ و اعراب مشککہ و تاویل معطلہ علی
 دایم الغفہ اور حدیث کا علم نا کافی ہے کہ ضبط اور تحقیق کر چکا ہو یا نہ کتاب مصباح
 یا شارح کی اور او کی معانی دریافت کر چکا ہو او کی شرح غریب یعنی لغات مشککہ کا
 ترجمہ اور اعراب شکل اور تاویل مفصل کی بنا برائے فقہای دین کی معلوم کر چکا ہو ف
 مشکل اور مفصل میں فرق یہ ہے کہ شکل اور شوار لفظ کو کہتی ہیں جو باعتبار لفظ اور ترکیب
 نحوی کی صعب ہو اور مفصل وہ ہے جسکی معنی شنبہ ہوں اور ایک معنی کی تفسیر ہو سکی یا دوسرے
 حدیث او کی معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن صنف یعنی مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی نے
 کہ اس سیطر میں مصنف قدس ترجمہ کرتا ہے کہ مصنف فی لفظ متعلق العزیز اور احادیث

جواب سوال سوم
 شرط اول

متقاضی بین اتباع مذہب فقہا کی سہو سہو تصریح کی کہ جہاں اماموں کی مخالفت میں ضلالت
 صحیح ہی گویا اوستی ترک اجماع کیا و لایک کف یحفظ القرآن ولا یفحص عن
 حال الأسانید الاثر ان التابعین والتابعین کا قوا یاخذون بالمنقطع والمراد
 انما المقصود حصول الظن ببلوغ الخبر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
 اور بعیت لینی والا مکلف نہیں علم قرآن میں اختلافات وقات کی یاد رکھنی کا اور علم حدیث
 میں حال سنانید کی تجسس کا کیا تو نہیں جانتا کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مسل کو
 لینی تہی مقصود حصول ظن ہی ساتھ پہنچ جانی حدیث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک
 سواتنی بات تو کتب معتمدہ حدیث میں تفحص وادہ پر منحصر نہیں اگر تحقیق فرج حدیث میں بدون
 علم حال کی حاصل نہیں ف منقطع وہ حدیث ہی جکاراوی اول سند میں مذکور ہو اور
 مسل وہ ہی جو آخر سند میں مذکور ہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کی مذکور کر
 چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ شہو بالخبر تھا اور وسائل سند ضلیل ہوئی تھی تو قطعاً
 سی ہی حصول ظن بلوغ خبر تصور تھا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کی کہ انکی یہ دو
 ذریعہ خدا واد کہان حاصل خلاصہ یہی کہ سیری مریدی کیو سطلی اتنا علم قہی ان
 اور حدیث کا کافی ہی لیکن عمل بالحدیث اور تنبہ احکام کیو سطلی تو بہت سا
 کچھ کارہی و لایعلم الاصول والکلام وخریات الفقه ولفاوی
 اور بعیت لینی والا علم اصول فقہ اور اصول حدیث اور خریات فقہ اور احکام حوادث
 کی یاد رکھنی کا مکلف نہیں ف مولانا عبد العزیز قدس سرہ فی شامہ میں فرمایا کہ
 خریات فقہ سی مقابل کلیات مراد نہیں بلکہ صوفیہ مراد میں خلی طرف کثرت
 ہوئی ہی مبرج کہانی تو اس تقریری حلوم ہوا کہ خریات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجت میں
 او کا حفظ مشروط ہی و اما شرطنا العلم لان الغرض من البعثة امر بالمعروف والنہی عن
 وارشادہ الی تحصیل التکیفۃ الباطنیۃ واداکہ اکثر ائیل والنساب الخائید ثم
 امتثال المرشد فی کل ذلک فمن علم کل ذلک فہو عالم بالحق واما من علم ہذا ما مرشد کا تو ہنہ

قسط آتی وہ طبعی شرط کیا ہی کہ غرض سببیت ہی مرید کو امر کرنا ہی مشروعیت کا اور روکنا
 اور سکون خلاف شرح سی اور او سکی رہنمائی طرف تسکین طبعی کی اور دور کرنا بدخون کا —
 اور حاصل کرنا صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل میں لانا اسکو جمع امور مذکور میں جو شخص
 کہ عالم اور واقعہ ان اُموس ہی ہوگا اور اس سے یہ کہو نہ کہ تصدق ہوگا ف منہرجم کہتا ہی سبحان
 اللہ کیا معاملہ بالعکس ہو گیا ہی فقہر اہمال کو اسوقت میں یہ خط سجا یا ہی کہ پیری مرید
 میں علم کا ہونا کچھ ضرور نہیں بلکہ علم درویشی کو مضری ہو سہی کہ شریعت کچھ اور ہی اور
 طریقت کچھ اور حالانکہ صوفیان قدیم کی کتب اور مخطوطات میں مثل قوت القلوب اور
 عوارف اور احبار العلوم اور کیمیای سعادت اور قیوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف
 حضرت عبد القادر جیلانی صا صرح ہی کہ علم شریعت شرط ہی طریقت اور تصوف
 کی یہ بھی جہالت کی شامت ہی کہ جن مرشد و حکام صبح شام مثل قرآن و رد و دی فکر
 کیا کرتی ہیں ان کی کلام سی ہی غافل ہیں کہ وہ کیا واکئی ہیں وَقَدْ اتَّفَقَ كَلَامُهُ لَنَا مَخْج
 عَلَ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ عَلَى النَّاسِ إِلَّا مَنْ كُنْتُ الْحَدِيثَ فَقَالَ لَقَدْ اتَّفَقَ هِيَ مَسِيحُ كَا قَوْلِ اسْمِ
 کہ وعظ نکر ہی لوگوں کو مکر وہ شخص ہی کتابت حدیث کی کی ہو یعنی روایت کی ہو نہادی
 اور جیسی قرآن کو برہا ہو اللہم اَلَا اَنْتَ تَكُونُ دَجَلٌ حَبَّ الْعِلْمِ اَلَا اَنْتَ تَقِيْدُ دَهْرًا كَوْنِيْلَا
 وَتَادِبُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ مُتَحَيِّضًا عَنِ الْحِلَالِ وَالْحَرَامِ وَقَالَ عِنْدَ
 كِتَابِ اللَّهِ وَسَنَقِدُ سَوَاءَ فَحَسْبَ أَنْ يَكْفِيَهُ ذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَرْخِائَا مَكْرِهِمُ كَالسَّامِرِ
 جیسی متقی علما کی بہت مدت تک صحبت کی ہو اور انسی ادب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا شخص
 او کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی نزدیک سے قرآن حدیث منکر و حرام ہو اور ہی
 افعال اور اقوال اور حالات کو کتا اوست کی متفق کر لیتا ہو تو اب یہی کہ سہد معلوم ہی ہو سکے
 کتابت کرٹی صورت ہم اللہ علیہ السَّلَامُ الثَّانِي الْعِدَالَةُ وَالْتَقَى فِي حَبِّ أَنْ يَكُونَ مُجْتَنِبًا
 مِنَ الْكِبَارِ عِنْدَ مُصْطَفَى الصَّفَا اُورِيتَ لَيْسَ كِي دوسری شرط عدالت اور تقویٰ ہی تو وہ جب کہ کثیر
 گناہوں سے پرہیز کرے ہو اور صغیرہ گناہوں پر بار نہ بن جائے ہو ف مولانا عبد الغفر

فی حاشیہ میں فرمایا کہ تقویٰ مرشد کا اس واسطی مشروط ہو کہ بیعت شروع ہونی ہی واسطی
 صفائی باطن کی اور انسان مجہول ہی اپنی نبی نوع کی اقتدا ہی افعال پر اور صفائی باطن میں
 فقط قول بدون عمل کی کفایت نہیں کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سی نصف ہنر فقط زبان
 تقریروں پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بعیت کا برہمن نہیں ہی والشرط الثالث
 أَنْ يَكُونَ لَكَ هِدَايَةَ فِي الدُّنْيَا رَاجِعًا فِي الْآخِرَةِ مَوْطِئًا عَلَى الطَّاعَاتِ الْمَكِيدَةِ وَالْكَذَّابِ
 الْمَذْمُومَةِ الْمَذْكُورَةِ فِي صَحَائِحِ الْأَحَادِيثِ مَوْطِئًا عَلَى تَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللَّهِ سُبْحَانَهُ
 لَكَ أَنْ يَأْذَنَ دَأْسَتْ لَهُ مُلْكُهُ وَنَسِيَتْهُ وَتَمَسَّرَ لِيَسِيرَ شَرْطُ بَعِثِ لِيْنِي كِي يَهِي كِي دُنْيَا كَانَا رَاك
 ہو اور آخرت کا راضی ہو محافظ ہو طاعت ہو مکہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثوں میں
 مذکور ہیں تمام تعلق دل اسد پاک سی رکھنا اور یادداشت کی شوق کامل اور سکو حاصل ہو
 کہتا ہی یادداشت کی حقیقت آکی مذکور ہوگی والشرط الرابع أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا بِالْمَعْرِفَةِ
 نَاهِيًا بِلِشْكَنِ مُسْتَدًّا أَبْرَارًا لَا مَعْرَةَ لَيْسَ لَهُ دَائِي وَلَا أَمْرٌ دَامٍ وَفِي
 وَعَقْلٍ تَامٍ لِيُعْتَمَدَ عَلَيْهِ فِي كُلِّ مَا يَأْمُرُ بِهِ وَيَنْهَى عَنْهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى تَضَوَّنَ فَا
 ظَنَنْتَ لَصَاحِبِ لِبَيْعَةٍ چوتھی شرط یہ ہے کہ بیعت لینی والا امر کرنا ہو شروع کا اور
 خلاف شرع سی روکنا ہو مستقل ہو اپنی راہ پر نہ کہ مردہ رہا بی مردم خیالی جبکہ نہ کہ
 نہ امر ذی مردہ اور صاحب عقل کامل ہو نا اوسپر اعتماد کیا جاوی اوکی بتائی اور وہ
 فضل پر حق تعالیٰ فی فرمایا کہ گواہی اوکی مقبول ہی جن گواہوں کو تم پسند کرو سو کیا تیرا جان
 ہی صاحب بیعت کی سہا تہ یعنی جہاد ہون میں عدالت مشروط ہونی تو بیعت لینی والی
 مرشد میں بطریق اولی عدالت اور تقویٰ مشروط ہو گا ف مولانا فی فرمایا کہ یہ مراد
 نہیں کہ امر بالمعروف اور منکر الای وغیرہ ہونا قبول شہادت کی شرط ہی تا آخر حاضر
 وادہو کہ یہ امر شہادت میں شرط نہیں چاہی کہ صاحب بیعت میں ہی شرط نہیں
 بلکہ حاصل استدلال آیت قرانی کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ فی قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا
 اور اختیار پر عرصہ کیا اور چونکہ رضا امر مخفی ہی لہذا اوکی تعین علامات ظاہرہ سبھی کی

مذکورہ

مذکورہ

مثل اجتناب عن الکبار وغیره تو اخذ بعیت کی یہی تفویض اہل اسلام کی ہوا کہ ہر ایک کو یقین ہو سکی
 علامات ظاہر مذکورہ سی ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشدین بطریق اولی ہوگا
 وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ أَنْ يَكُونَ صَاحِبَ الشَّائِخِ وَتَلَبَّ بِهِمْ دَهْرًا طَوِيلًا وَآخِذَ مِنْهُمْ الْقِيَمَ
 الْبَاطِنَ وَالشَّكِيَّةَ وَهَذَا لِأَنَّ سُنَّةَ اللَّهِ جَرَتْ مَا كَانَ الرَّجُلُ كَالْجِلْدِ إِذَا رَأَى
 الْفُلَجَيْنِ كَمَا أَنَّ الرَّجُلَ لَا يَتَعَلَّمُ إِلَّا بِصَحْبَةِ الْعُلَمَاءِ وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ عَيْنُ ذَلِكَ أَنَّ
 الْقِيَمَةَ عَلَيْهِ يُوَرِّثُهَا بِنُحْوِ شَرْطِ يَهِيءُ كَيْفَ بَعِثَ لِيْنِي وَالْأَمْرُ شَدِيدٌ كَامِلٌ كِي صَحْبَتِ مِنْ رَأَى
 أَوْ رَأَوْسِي أَوْ بِيكْمَا هُوَ زَمَانَهُ دَرَارَ أَوْ رَأَوْسِي طَرَفِ نَوْرٍ أَوْ اطمینان حاصل کیا ہو اور یہی
 صحبت کاملین اس واسطی مشروط ہوئی کہ عادت الہی یوں جاری ہوئی ہی کہ مراد نہیں
 حب تک مراد پائی والوں کو نہ دیکھی جیسی انسان کو علم نہیں حاصل ہوتا مگر علم کی صحبت سے
 اور اسی قیاس پر ہیں اور یہی یعنی جیسی آشکر ہی بدون صحبت آشکر یا بخاری بدون صحبت
 بخاری نہیں آتی و مولانا فی ارشاد کیا کہ جریان سنت الله کا ہیہ یہی کہ انسان اس انج
 مخلوق ہوا ہی کہ یہ اپنی کمالات کو حاصل نہیں کر سکتا بدون اپنی انبائی جس کی مشارت
 اور معاونت کی بخلاف اور حیوانات کی کہ ان کی کمالات پیدایشی ہیں اور کبھی نہایت کسر
 میں خیاںچہ پیرا حیوانات میں پیدایشی کمال ہی اور انسان کو بدون سیکمی نہیں آتا کہ
 يَسْتَقْطِرُ فِي ذَلِكَ خَيْرًا كَمَا أَنَّ الْخَوَارِقَ وَالْخَوَارِقَ وَالْخَوَارِقَ وَالْخَوَارِقَ وَالْخَوَارِقَ وَالْخَوَارِقَ
 الْمَجَاهِدَاتِ كَشَرْطِ الْكَمَالِ وَالْثَلَاثِي مَخَالَفَ الشَّرْعِ وَلَا تَعْدِي مَا فَعَلَهُ الْمَغْلُوبُونَ فِي
 أَحْوَالِهِمْ عَالِمًا تَوَدُّ الْقَدَاةَ بِالْعَقِيلِ وَالْوَدَّعَ مِنَ الشُّبُهَاتِ أَوْ شَرْطِ نَهْنِ سَمَرِ
 یعنی بعیت یعنی میں ظہور کرامات اور خوارق عادات کا اونہ ترک پیشہ وریکا اس واسطی کہ ظہور
 کرامات اور خوارق عادات شرہ ہی مجاہدات اور دیاضت کشی کا شرط کمال کی اور ترک
 اکتساب مخالف شرح ہی اور وہو کا نکہا میاوس نمی جو رویش مغلوب الاحوال کرتی ہیں یعنی جو
 صاحب حال بسبب غلبہ اپنی حال کی کس حلال طرف متوجہ نہیں ہوتی ہیں او کی فعل کو دلیل
 نہ پکڑنا ترک کسب پر بقول تو یہی ہے کہ پھر بھی پر فاعلت کرنا اور شہادت سے

حاکم

لَا مَوْلَىٰ لِلَّهِ فَمَنْ دَعَا فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَاللَّهُ تَعَالَىٰ وَهُوَ
 الْأَكْبَرُ اور رسول خامس کا جواب یوں جان کہ جو بیعت کہ صوفیوں میں متواتر ہی
 وہ کئی طریق پر ہی پہلا طریقہ بیعت توبہ معاصی سی اور دوسرے طریقہ بیعت ترک ہی یعنی
 بقصد برکت صاحبین کی سلسلہ میں داخل ہونا مندرجہ سلسلہ اسناد حدیث کہ اسمین البتہ
 ہی اور تیسرا طریقہ بیعت تاکہ غرمت ہی یعنی عزم مصمم کرنا واسطی خلوص امر الہی اور
 ترک مناسی کی ظاہر اور باطن سی اور تعلق دل کی مدح جاثا کہ اور یہی تیسرا طریقہ اصل
 ہے وَأَمَّا الْفَالِقَانِ فَالْوَقَاءُ بِالْبُعْدَةِ فِيهِمَا تَوَكُّلُ الْكَبَائِدِ وَعَدَمُ الْأَصْرَارِ عَلَى
 الصَّغَائِرِ وَالْفَتَاةِ بِالطَّاعَاتِ الْمَذْكُورَةِ مِنَ الْوَجِبَاتِ وَالشُّنَنِ الْكَرَوَاتِ
 وَالْكُنُتِ بِالْإِحْلَادِ فِيمَا ذُكِّرْنَا اور پہلی دونوں قسم کی طریقوں میں بیعت کا پورا کرنا
 عبارت ہی ترک کبار سی اور نہ اثر جاننا صغائر پر اور طاعات مذکورہ پر چنگل مارنا از مہم
 واجبات اور موکدہ سنتوں کی اور عہد شکنی عبارت ہی خلل ڈالنی سی او سمین جنکو
 ہمیں مذکور کیا یعنی ارتکاب کبار اور اصرار علی الصغائر اور طاعات پرستہ ہونا بیعت
 شکنی ہی وَأَمَّا الثَّالِثُ فَالْوَقَاءُ الْبُعْدَةُ عَلَى اخْتِزَالِ الْهَجَرَةِ وَالْجَاهِدِ حَتَّى يَكُونَ مَكْنُودًا
 بِنُورِ السَّكِينَةِ وَيَصْدُرُ ذَلِكَ دَنَاءَهُ وَخَلْقًا وَجِيلَةً فَعِنْدَ ذَلِكَ قَدْ يَخْصُفُ
 أَبَا حَةَ الشَّرِّ مِنَ اللَّذَائِاتِ وَالْإِشْتِغَالِ بِبَعْضِ مَا يَخْتِجِرُ إِلَى طَوْلِ الشَّهِيدِ
 كَالَّذِي رُسِ وَالْقَصْدَاءِ وَالْكُنُتِ فِي ذَلِكَ اور تیسرا طریقہ
 پورا کرنا بیعت کا عبارت مدام ثابت رہنی سی اس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت کو
 یہاں تک کہ روشن ہو جاوی الطمینان کی نور سی اور یہ اسکی عادت اور خواہجی
 ہو جاوی بلا تکلف تو اس حالت کی نزدیک گاہی اسکو اجازت دے جاتی ہی او سمین
 جنکو شرع فی سباح کیا ہی از قسم لذات کی اور مشغول ہونا بعضی اون کاموں سے
 جنہیں طول مدت کی طرف حاجت ہوتی ہی جیسی درس کرنا علوم دینی کا اور قضا
 اور بیعت شکنے عبارت ہی اسکی فعل اندازی سی قبل از نورائیت دلِ آمالِ السَّلَاةِ

علم تار
بیعت

السَّادِسَةُ فَأَعْلَمَ أَنَّ تَكَرُّرَ الْبَيْعَةِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَوَرَّكَ
كَذَلِكَ عَنِ الصُّوفِيَّةِ أَمَّا مِنَ الشَّخْصِينَ فَإِنْ كَانَ يَطْمَحُ خَلْفَ فِيمَنْ بَايَعَهُ
فَلَا بَأْسَ وَكَذَلِكَ بَعْدَ مَوْتِهِ أَوْ غَيْبَتِهِ الْمَقْطُوعَةِ وَأَمَّا بِلَاغِهِ فَإِنَّهُ يُشْبِهُ
الْمُتَلَاغِبَ وَيَذْهَبُ بِالْبُكَوَّةِ وَيَصْرَفُ قُلُوبَ الشُّيُوخِ عَنْ تَعَرُّضِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ
اور چٹی سوال کا جواب میں معلوم کرنا کہ بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
منقول ہے اور اس طرح حضرات صوفیہ سے لیکن دو پیروں سے بیعت کرنا سوا
ظہورِ ظل کی ہواؤں پر میں جس سے بیعت کر چکا ہے تو کچھ ضائع نہیں اور اس طرح اس کی توجہ
کی بعد یا اس کی غیبت منقطع کی بعد کہ اس کی توقع ملاقات کی باقی نہیں رہی اور بلا غرض تو
دوسرے مرشد سے بیعت کرنا شاہی کبیل کی اور ہر جاہلہ بیعت کرنا برکت کو کہوتا
ہے اور مرشد کی دلوں کو اس کی تعلیم اور تہذیب سے بہتر تہذیبی والدہ اعلم یعنی اس کو
ہر جانی اور دم خالی سمجھ کر اس کے کلمات نہیں فرماتی ہیں وَأَمَّا السُّؤَالُ السَّابِعُ
فَأَعْلَمَ أَنَّ الْكَلِمَةَ لَهَا قَدْرٌ عِنْدَ السَّلَفِ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنَّ يُخْطَبُ الشَّيْخُ الْخَطْبَةَ الْمُسَوَّنَةَ
اور سائون سوال کا جواب معلوم کر لفظ منقول سلف سے بیعت کی نزدیک یہ ہے کہ
مرشد خطبہ سنون پڑھی کہ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْنَا
مِنْ شَرِّهِ وَرَأْفَتِهِ وَمَنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مِنْ بَهْلَاءِ اللَّهِ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ
مَنْ يُضِلُّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ وَخَلَتِ بِكَ وَسَلَّمَ اور خطبہ سنون یہ ہے یعنی احمد مدنی آخر تک
ترجمہ اسکا یہ ہے سب تعریف اللہ کو ہم اس کی حمد کرتی ہیں اور اس کے مددگار ہیں
اور مغفرت اس کے چاہتی ہیں اور پناہ مانگتی ہیں اللہ کی اپنی نفوس کی بدلتی
اور اپنی اعمال کی برائیوں سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسکو
اوس نے گمراہ کیا اسکو کوئی راہ بتانی والا نہیں اور گمراہی دنیا ہوں میں اسکی کہ کوئی معبود
برحق نہیں سوا ہی اللہ کی اور اسکی کہ محمد بندہ ہی اللہ کا اور اسکا رسول رحمت بھی اس

جو بیعت

اور سپر اور اسکی آل اور اسکی اصحاب پر اور برکت کرے اور سلامتی عنایت فرماوے
 ثُمَّ يَكْفِتُهُ الْإِيمَانُ الْإِجْمَاعِيَّ فَيَقُولُ قُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَلَى مَرَّةٍ
 اللَّهُ وَآمَنْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ وَمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَى مَرَادِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّأْتُ مِنْ جَمِيعِ الْأَدْيَانِ وَجَمِيعِ الْأَعْيَانِ
 وَاسْلَمْتُ وَأَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ كَلِمَةً
 بن خطبہ مذکورہ کی مرشد مرید کو ایمان اجمالی یقین کرے یوں کہی کہ کہ ایمان لایا میں اللہ کا
 اور جو اللہ کی نزدیک سی آیا اللہ کی مراد پر اور ایمان لایا میں رسول اللہ کا اور جو رسول
 اللہ کی نزدیک سی آیا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور نیز ارہو میں سب دینوں سے
 سوا ہی اسلام کی اور نیز ارہو سب گناہوں سے اور میں اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تارہ کیا اور
 کہتا ہوں میں کہ گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا ہی اللہ کی اور گواہی دیتا ہوں
 کہ محمد اور مسکابندہ ہی اور اسکا رسول اُتے یقول قُلْ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهِ عَلَى خَمْسِ شَهَادَاتٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ وَلِيُّ مُحَمَّدٍ رَسُولُ
 اللَّهِ وَاقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَا الزَّكَاةَ وَصَوْمَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتِ إِنْ اسْتَطَعْتُ
 الْكَسْبَ لَا بَرَّ إِلَّا بِاللَّهِ مَرِيدِي كَلِمَةً کہ میں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 اوںکی خلفا کی واسطے سے پانچ امر پر اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ اور
 سفر حج پر رسول ہی اللہ کا اور مسکابندہ اور نماز کی قائم کرنی برادر زکوۃ کی دینی پر اور رمضان
 کی صوم پر اور بیت اللہ کی حج پر اگر ممکن استطاعت ہوگی اسکی راہ کی وہ استطاعت
 سے مراد زاد اور راحلہ ہی اُتے یقول قُلْ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهِ عَلَى أَنْ لَا أَشْرَكَ إِلَّا بِاللَّهِ شَيْئًا كَأَسْمَى وَلَا أَدِينُ إِلَّا بِاللَّهِ
 وَلَا أَتِي بَيْنَهُمَا إِلَّا بِدِينِهِ يَنْ يَدِينِي وَدِينِي وَلَا أَعْصِيهِ فِيمَعْنَى ثَلَاثٍ مَرِيدِي
 سے کہی کہ بیعت کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطے خلفا حضرت کی اور
 کہ شرک نہ کروں اللہ ساتھ کسے چیز کو اور کچھ نہ کروں اور نہ تارہ و کھا اور قل نہ کروں

اور بہتان کو نہ لاؤں گا اپنی دو نو با تہہ اور دو نو پانون کی درمیان سی او سکوا
 کر کی اور زانی رسول کریم کی کرو کا اتر شروع میں ف اس مضمون کی بعیت قرآن
 مجید میں مخصوص ہے **لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ اِنَّ اللَّهَ الَّذِي تَتَّبِعُونَ الْمَنَّانُ الَّذِي يَأْتِيهِ الْغُثَّ وَالضُّغْتُ الَّذِي يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ الْغُثَّ وَالضُّغْتُ**
وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اِنَّ الَّذِي
يُنَادِيكُمْ عَلَيْهِ اَنَّا بِلَاحِ الْوَسِيلَةِ يَدُ اللَّهِ فَفَوَّادُكُمْ لَهُمْ فَمَنْ تَبِعْتُمْ فَاَنَا
بِسَبِيلِهِ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ اَقْبَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْكَ اللَّهُ فَنُصْرَتِيْهِ اَجْرًا عَظِيمًا
 پیر و مرشدان دو آیتوں کو پڑھی یا ایہا الذین سی آخر تک یعنی ای ایمان الودر واسطے
 اور تلاش کرو اللہ کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو او کی راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ
 بعیت کرتی ہیں تجھی ای بنی وہ بعیت کرتی ہیں اللہ سی اللہ سبحانہ کا دست قدرت
 اور رحمت اونکی ہاتھوں پر ہی سو جسبی بعیت کو توڑا ہی بات ہی کہ او سنی اپنی ذات
 کی مضرت کی واسطی بعیت کو توڑا اور جسبی پورا کیا ہو سکوا جو اللہ سی عہد کیا سو قویب
 ہو سکوا اجر عظیم عنایت کر یا ف پہلی آیت میں وسیلہ سی مراد بعیت مرشد ہی مولانا
 فی ما سنیہ میں فرمایا کہ سنیہ اپنی جدا مجد حضرت شاہ عبدالرحیم قدس سرہ
 فی ایک مرید سی سنا کہ اونکی بمصر ایک عالم فی اولی بعیت کی سنت یا بدعت ہوئی
 میں گفتگو کی جدا مجد فی واسطی مشروعیت بعیت کی اس آیت سی استدلال کیا
 اور فرمایا کہ ہم ممکن نہیں کہ وسیلہ سی ایمان مراد جسبی اسواسطی کہ خطاب اہل ایمانی
 ہی چاہی یا ایہا الذین امنوا سپرد لالت کرنا ہی اور محل صالح ہی مراد نہیں ہو سکتا
 کہ وہ تقویٰ میں داخل ہی اسواسطی کہ تقویٰ عبارت ہی امثال اور امر اور اجتناب ہونا
 سی اسواسطی کہ قاعدہ عطف کا معایرت پر المعطوف علیہ مقتضی ہی اور اسطرح
 جہاد ہی مراد نہیں ہو سکتا بلبل مذکور یعنی تقویٰ میں داخل ہے پس متعین ہو گیا
 کہ وسیلہ سی مراد ارادت اور رعیت مرشد کی ہی پھر اسکی بعد مجاہدہ اور ریاضت
 ہی ذکر اور فکر میں فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہی وصول ذات پاک سی واللہ اعلم شہ

ثُمَّ يَدْعُو لِنَفْسِهِ لِلْهُدَى وَالْخَالِصِينَ فَيَقُولُ بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ وَقَفَّأً يَرْجِعُ
 پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کی واسطی اور مرید کی واسطی اور حاضرین کی واسطی
 سو یوں کہی کہ اللہ تعالیٰ برکت کرے ہماری اور تمہاری واسطی اور تمہارے پیچھے و سب کو
 وَلَئِنْ أَن يُلْقِنَهُ فَيَقُولُ قُلْ أَخَذْتُ الطَّرِيقَةَ النَّقِيبَةَ أَوْ الْقَادِرَةَ الْجَنَّةِ
 اللہ تعالیٰ کی تسبیح الاعظم و العظمیٰ اَلْحَمْدُ لَكَ يَا خَلِّقُ الْخَلْقِ وَالْمُخْلِصُ الْخَلْقِ
 الْقَادِرُ الْجَلِيلُ أَوْ التَّائِيهِ الْمُعِينُ الَّذِينَ اسْتَجَبُوا أَلَلَّهُمْ أَرْبَعًا فَنُقِصُوا
 وَأَحْسَنُ نَافِي زُمْرَةً أَوْ لِيَا أَيُّهَا جَمْعُكَ يَا دَنِّمُ الرَّاغِبِينَ اور اوسین کچھ مضائقہ
 نہیں کہ مرید کو یوں تلقین کرے سو کہی کہ تو کہہ کہ معنی اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب
 ہی طرف شیخ اعظم اور قطب فخر جو نقشبندی یا طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہے
 شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہی شیخ
 معین الدین سبخری یعنی سیتانی کی طرف خداوند پاک مفتوح اس طریقہ کی غایت کر اور سب کو
 اس طریقہ کی دوستوں کی گروہ میں مشہور کر اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین سَمِعْتُ
 سَيِّدِي أَوَّالَهُ يَقُولُ كَأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَبَشَرَةٍ
 فَبَإِيعَتِهِ فَأَخَذَ عَلَيْهِ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ يُدْعِي بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنَّا أَصْبَحْنَا عِنْدَ الْبَيْعَةِ
 عَلَى أَكْثَرِ الصُّفَاتِ سَنَامِنِي ابْنِي وَالِدِ بَزْزِ كَوَارِثِي فَمَا تَنِي كَيْفَ مَنِي دِكْهُارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنِ بَيْنِ مَعْنَى آبِ سَيِّدِي بِعِثَتِي كِي سَوَا خُصْرَتِي عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِي مَبَشَرَةٍ
 دُونِ مَا تَوْنِ كَوْنِي دُونِ دَسْتِ بَارَكِ مِينِ كَرِيَا سَوْمِينِ تَوَا بِطَرَحِ جَبِي خَوَابِ مِينِ كَرِيَا
 مَصَافِحِ كَرِيَا هَوْنِ بِعِثَتِي لِينِي كِي وَقْتُ فِ مَوْلَانِي فَرَمَا يَا كَبُضْنِي اكَابَرِ مَرِيدِي سَيِّدِي فَمَا تَنِي
 مِينِ كَرِيَا دَانِيَا تَهْمِ بِلَادِي بِبَرِ بِعِثَتِي لِينِي وَاللَّاهُ سَبْرَانِيَا دَانِيَا تَهْمِ رَكْبَتَانِي سَبْرَانِيَا
 عَمْرُودِي جَسْنِي نَبِي صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَوَايَتِي كِي أَمَّا بَإِيعَةُ النَّبِيِّ فَإِنَّا أَخَذْنَا
 التَّيْمَةَ طَرَفَ قَبْلِ الْبَيْتِ بِأَيْمَانِ طَرَفَهُ الْآخِرَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ اور حور تون کے
 بیعت کر لیا تو یہ طریقہ ہی کہ مرشد کپڑا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرے فی والی دوسرا

استو علی العرش سی اور اثنا توہم با یقین جانی ہیں کہ اسکی استوا وغیرہ میں ہاں اساتذہ
 بالتجیر وغیرہ نہیں بلکہ خدا کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع اور بصیر ہی اور جانتی میں ام
 استوا علی العرش ایک چیز ثابت ہی اللہ تعالیٰ کی واسطی چنانچہ اوسنی اپنی کتاب محکم
 میں اسکو ثابت کیا ہی و مترجم کہتا ہی کہ صفات متشابہ میں یعنی استوا وغیرہ میں
 قدیمی سلف سی ہی منقول ہی کہ اسپر مجمل ایمان لائی اور تاویل ننکئی اور تفصیل کے
 علم الہی پر سپر کچھی نام مالک فی فرمایا کہ استوا علی العرش معلوم ہی اور کیفیت اسکی
 مجہول ہی اور اس میں سوال کرنا بدعت ہی اور ہی اسلم ہی کہ مباد تاویل میں غیر حق
 کو حق قرار دینا ہی شر اثبات نبوة الانبیاء علیہم السلام عمومًا و نبوة
 سیدنا و آلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام خصوصًا و وجوب شیعہ فی
 کل ما امر و نہی و تصدیقہ فی کل ما اُخبر من صفات اللہ و من العباد الصالحین
 الجنة و النار و الحساب و الی و فیہ و القیامۃ و عذاب القبر و غدر ذلک
 فمما ثبت بہ النقل و صحّت بہ الروایۃ بہر بعد توحید کی اثبات نبوت انبیاء
 علیہم السلام کی علی العموم اور نبوت سیدنا و مولانا محمد علیہ الصلوٰۃ و السلام کی علی الخصوص
 اور ثابت کرنا انحضرت کی اتباع کا جہن کہ آپ فی امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپ
 کی جمیع اخبار میں یعنی سجدہ صفات ربانی اور معاد جسمانی اور حجت اوزار اور حسبہ اور
 حساب اور رویت الہی اور قیامت اور عذاب قبر اور سوای انکی اور امور میں چنانچہ
 حوض کوثر اور صراط اور میزان جسکی نقل حضرت سی ثابت ہی اور روایت اسکی صحیح
 ہی و متلوۃ النظر و اجتباب الکبار و اللہم من الصفات بہر بعد تصحیح عقائد الی
 نظر لائق ہو کہ اکثر کی اجتناب اور صفات سی شہرہ ہونی میں و الحق ان الکبار
 کل ذنب و عذاب علیہ النار و العذاب شدید بل فی القرآن و الشریعہ
 الصحیہ العرفۃ عند اهل الحدیث و فی من تکیہ کا و القلم من تہذیب
 مستعمل فقد کفر فی ما یستلزم من الشریکین الصلوات من کفر فہد کفر و

عَلَىٰ مَن يَكِبُ إِحْدَاكَ لَنُؤَاوِلَنَّكَ السَّيْفَ وَقَطَعُ السَّيْفُكَ الطَّرِيقَ وَتَشْرَبُ الْحَمْرَ أَوْ كَانَ مُسَاوِيًا
 أَنَّ الْكُفْرَ شَرٌّ مِنْ هَذِهِ لَكَ فِي حُكْمِكَ لَكَلَّةُ الْعَقْلِ وَرَقِ يَبْهِي كَبِيرُهُ وَهَكَاهُ
 جیسے وعید ہو دوزخ کی یا عذابِ بدی کی قرآن یا حدیث صحیح میں جو اہل حدیث کی نزدیک
 معروف ہو یا دوسری مرتبہ کو کا فر کہا ہو چنانچہ حدیث میں فرمایا کہ حسنی نماز کو چھ ترک کیا
 کا فر ہی اور دوسرے حدیث میں ہی کہ فرق بائین مسلمین اور بائین شریکین کے نماز ہے
 سو حسنی اس کو چھ ترک کا فر ہی یا کبیرہ وہ ہی جس کی مرتبہ پر شرعین حد مقرر ہو چنانچہ
 زنا اور چوری اور راہ زنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی میں کبار
 مذکورہ صریح عقل کی حکم میں قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهُ لَا يَشْرِكُ بِاللَّهِ تَعَالَىٰ عِبَادَةً وَاسْتِعَانَةً فِي الرَّزْقِ
 وَاسْتِغَاثَةً مِّنَ الْمَلِكِ مِمَّا إِلَىٰ الْمَلِكِ مِمَّا لَا شَاكَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ إِنِّي أَمَّا لَكَ لَعْنَتِي
 وَأَنَا لَكَ نَسْتَعِينُ سَوْنِجَا كِبَارُ الْكِبَارِ أَشْرَاكُ بِاللَّهِ عِبَادَتِ اللَّهِ سَانِدِ اللَّهِ سَانِدِ اللَّهِ سَانِدِ اللَّهِ
 لَكَ عِبَادَاتِ اللَّهِ سَانِدِ اللَّهِ سَانِدِ اللَّهِ سَانِدِ اللَّهِ سَانِدِ اللَّهِ سَانِدِ اللَّهِ سَانِدِ اللَّهِ سَانِدِ اللَّهِ
 اور غیر کی عبادت اور استعانت کی توبہ کی طرف اشارہ ہی اس حق تعالیٰ کی قول میں
 ایاک نعبد و ایاک نستعین ف مولا نانی حاشیہ اس کتاب میں فرمایا کہ مدد مانگنا روزی اور

ستفائین ہماری زمانہ میں شائع ہی نسبت قبور اور اموات کی مترجم کتاب ہی شریعت
 العبادۃ یہی کہ جو امور کہ بطور عبادت خدا کی واسطی یا خانہ خدا کی واسطی مخصوص ہیں
 غیر خدا کی واسطی کرنا چنانچہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکنا یا کسی کو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم
 الہی کی ذکر کرنا یا قبور کی گردطواف کرنا بطور طواف بیت المقدس اور یہ جو فرمایا کہ ایاک نعبد
 و ایاک نستعین میں اشرک فی العبادۃ اشرک فی الاستعانتہ کی توبہ کا اشارہ ہے
 اس کی وجہ یہی کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہی تخصیص اور حصر کی یعنی خاص کو عبادت
 کرتی ہیں اور خاص کہ تجھی سے ہم مدد چاہتی ہیں ہر جب عبادت استعانت حق تعالیٰ
 کو خاص ہوئی تو سوائی خدا کی اور وہی عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگنا روزی
 اور شفا وغیرہ میں سرگرجا بہ نہیں وجہ اختصاص عبادت کی تو ظاہر ہے اور وجہ اختصاص

استعانت کی یہی کہ مدد کرنا میں صفت پر موقوف ہی ایک علم دوسری قدرت سب سے
 اسوہ سہلی کہ جو غیر کی حاجت کو نہ جانی کیونکر اس کی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت ہو تو کس طرح حاجت روا
 کر سکی اور اگر علم اور قدرت دونوں ہوں لیکن اگر رحمت اور شفقت ہو محتاج ہو تو کیونکر اعانت
 کا ملے ہو حالانکہ صفات ثلاثہ مخصوص بخدای عظیم و قدیر و رحیم ہیں لہذا استعانت بغير خدا
 جائز نہیں بعضے کو بہت کہتی ہیں کہ اولیاء کو حق تعالیٰ فی علم اور قدرت عطا کی تھی اونی
 استعانت کیونکر منسوخ ہوگی تو ان کا جواب یہ ہے کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن با حدیث یا
 اجماع سے ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم محیط ہی کہ دور اور نزدیک اور غیب
 شہادت اون کی نزدیک برابر ہی ہر لحظہ ساری عالم کی حاجات سے مطلع ہیں اور مشکل کشائی کی
 قدرت رکھتی ہیں سو اسکا اثبات ہرگز ممکن نہیں تو ان کے بختوں کا کلام ہی لائق التفات کی نہیں
 حتیٰ تک کہ اپنی کرم سے فہم صحیح عنایت فرمادی اور کچھ روی اور کچھ فہمی سے بچاؤ امین و مہنا تصدیق
 اور منجملہ کبار تصدیق کرنا ہی کا ہن کا ف کا ہن ب میں کچھ لوگ تہی کہ جنوں سے دریافت
 کر کے اخبار غیبی لوگوں کو بتاتے تہی اور گمراہ کرتی تہی اور کاہن کی مانند تہی بس
 اور مال اور جہاز اور شانہ بین کی تصدیق کرنا اسوہ سہلی کہ علم غیب مخصوص بذات حق
 جو اویسکا دعویٰ کرے وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے جھوٹا ہی و مینہا سب
 الْقَسْوَى وَالْقُرْآنَ وَالْمَلٰئِكَةَ وَرَفَعْنَا هَا وَالْاَسْمٰی بِهَا وَكَذٰلِكَ
 ضَرَفْنَا لَهَا وَنَجَّلْنَا لَهَا بِرُكْنٍ مِّنْ رُّسُلِنَا وَنَزَّلْنَا فِيهَا الْقُرْآنَ وَنُفِثْنَا فِيهَا
 اَنْزَلْنَا فِيهَا الْقُرْآنَ وَنُفِثْنَا فِيهَا وَنُفِثْنَا فِيهَا وَنُفِثْنَا فِيهَا
 کرنا ان حضرات سے اور اس طرح ضرورت دین کا انکار کرنا ف مولانا فی فرمایا ضرورت دین ہوں
 جو قرآن مجید اور حدیث شہوہ اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں و مینہا تکرر الصلوٰۃ و الزکوٰۃ
 وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ اور منجملہ کبار نماز اور زکوٰۃ اور صوم اور حج کا چھوٹا ہی و مینہا قتل النفس بغير حق
 لَوْمِنَةُ مَقْتُلُ الْاَوْلَادِ وَقَتْلُ الْاِنْسَانِ لِنَفْسِهِ اور منجملہ کبار ہی جان ناحی قتل
 کرنا اور قتل ناحی میں اولاد کا قتل کرنا اور ہان کو نہی جان قتل کرنا داخل ہی و مینہا الزنا واللواط

وَسَرَبَ الْمُسْكِرُ وَالسَّرَقُ قَطْعُ الطَّرِيقِ وَالْغَضَبُ وَالْفُؤْلُ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ
وَالْجَمَانُ الْعُمُوسُ وَقَدْ تُرْ أَلْحَصْنَةُ وَأَكْلُ مَا لَيْسَ بِكَ وَتَعْقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَ
قَطْعُ الرَّجْمِ وَتَطْفِئُ الْكَبَلِ وَالْوَزْنُ وَالزُّبُو وَالْفِرَارُ مِنَ النُّجُفِ وَالْكَذِبُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْإِسْوَةُ فِي الْحَقِّ بِكُلِّ أَحَادِمٍ وَالْقِيَادَةُ
بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالسَّعَايَةُ عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيُقْتَلَ أَوْ يُنْهَبَ وَتَرْكُ
الْجَهْدِ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ وَمَوَاطِنُ الْكُفَارِ وَالْقِيَادَةُ فِي الْحَقِّ بِكُلِّ كَلْبٍ وَرَجُلٍ
كَاسَرُ زَاهِي أَوْ غِلَامُ أَوْ فَرْشِي وَآلِي حَيْرٍ كَابِنَا أَوْ چوری اور رزہنی اور عصب اور
کمال چورانا اور جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹی قسم کھانا اور پاکہ امن عورت کو زنا کا عیب لگانا
اور شیم کمال کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور کسی خدمت کو ناو حق برادری نہ ادا کرنا اور
ناپ اور تول میں کمی کرنا پورانا دنیا اور بیاج کھانا اور جہاد میں کفار کی صفت جنگ سے
بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹا بندہ اور معاملات فیصلہ کرنی میں رشوت
لینا اور محارم سے نکاح کرنا اور مردوں اور عورتوں کی درسیان میں لٹپٹن کرنا اور حاکم
جنیل خوری کرنا کہ وہ قتل کری یا لوٹ لی اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت
کرنا اور کافرونی دوستی کرنا اور کسی خیر خواہ ہونا اور جو اہلنا اور جادو کرنا سو بہر سب کبار
میں داخل ہین و مولانا فی فرمایا کہ ابن عباس نے کہا کہ کبار بستر کی قریب ہین
اور سعید بن جبیر نے کہا کہ قریب است سو کی ہین اور انسب بہر ہی کبار کو ضبط اور قیاس
کرنا چاہی مفسدہ منصوبہ پر تو اگر اقل مفسدہ سی کم ہو تو صغیرہ ہی اور نہیں تو کبیرہ بہر
خلاصہ تقریر امام غزالی نے سلام ہی اور شیخ ابو طالب کی فی فرمایا کہ مینے کبار کی احادیث
کو جمع کیا تو مینے سترہ کبار صریح پائی چار گناہ دل میں شک اور گناہ پر جم جانی کی
نیت اور رحمت الہی سی امید ہونا اور تہر خدا سی بیخوف ہونا اور چار گناہ زبان میں
جھوٹی گواہی دینا پاکہ امن کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین
گناہ پیٹ میں شراب پینا اور شیم کمال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ

نا
تخصیص
سب

شرگاہ میں زنا اور لو طمت اور دو گناہ ہاتھ میں نا حق قتل اور چوری اور ایک گناہ
 پانچون میں یعنی جہاد میں صفت جنگ سی بہاگنا اور گناہ تمام بدن سی والدین کی نافرمانی
 حق تعالیٰ اپنی کرم سی سکوان گناہوں سی بجادی آمین وَالصَّغِيرُ كُلُّ مَا تَنَى عَنْهُ الشَّيْخُ
 اخالف مشرور کا اور مدح طریقیہ مَا مَوْدَّةٌ فِي الدِّينِ اور گناہ صغیرہ وہ
 جس سے شرعی روک دیا یعنی بعد کبار مذکورہ یا اگر مشروع کی مخالف یا فراموش
 ہووین کی طریقہ مامورہ کائنات بعد ذلک النُّظْرُ فِي اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ
 وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ فَيَقِيْمُ رَأْيَهُ عَلَى اَمْرِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مِنْ عَالِيَةِ الْاَدْبَابِ وَالْاَدْبَابِ وَالْاَدْبَابِ وَالْاَدْبَابِ اور
 ندامت صغائر کی بعد نظر کرنا چاہی اركان اسلام میں از قسم طہارت اور صلوٰۃ اور
 اور زکوٰۃ اور حج کی توان امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کرے
 رعایت البعاص اور آداب اور ہیئات اور اذکار سی ف مولانا فرمایا کہ البعاص سے
 مراد یہاں وہ امور ہیں جو ارکان وغیرہ کو شامل ہوں از قسم امور متاکدہ سوا و نہیں بعض
 فقہاء کی نزدیک بعض امور واجب ہی اور دوسری فقہاء کی نزدیک سنت مکتدہ
 ثُمَّ تَعْبُدُ ذَلِكَ النُّظْرُ فِي الْمَعَاشِ مِنَ الْاَكْلِ وَالشَّرْبِ وَاللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ
 وَالصَّحْبَةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ فِي الْعَقْلِ الْمَذْكُورِ مِنَ النِّكَاحِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْاَدْوَابِ
 الْمَعَامَلَاتِ مِنَ الْبَيْعِ وَالْهَبَةِ وَالْاِجَارَةِ فَتَنْصَحُ عَلَى الشَّيْءِ مِنْ غَيْرِ مَا هُنَاكَ
 پھر ارکان اسلام کی اقامت کی بعد نظر کرنا چاہئے ضروریات معاش میں منجملہ اکل
 اور شرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیرہ ذلک کی اور نظر کرنا
 چاہی امور خانگی میں منجملہ حقوق نکاح اور حقوق ممالک اور حقوق اولاد کی اور نظر کرنا
 چاہی معاملات میں از قسم بیع اور ہبہ اور اجارہ کی تو او کو صحیح اور ٹھیک کر ہی بروجہ
 مدبوستے اور بی کجروی کی ثُمَّ تَعْبُدُ ذَلِكَ النُّظْرُ فِي الْاَذْكَارِ الْمَعْمُورَةِ يَهْلُفُ
 الْاَوْقَاتِ مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَقَدْ تَمَّ النُّزُومُ وَغَيْرِهَا وَتَقْدِيبُ الْاَحْكَامِ

اور گناہ صغیرہ وہ جس سے شرعی روک دیا یعنی بعد کبار مذکورہ یا اگر مشروع کی مخالف یا فراموش ہووین کی طریقہ مامورہ کائنات بعد ذلک النُّظْرُ فِي اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ فَيَقِيْمُ رَأْيَهُ عَلَى اَمْرِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَالِيَةِ الْاَدْبَابِ وَالْاَدْبَابِ وَالْاَدْبَابِ وَالْاَدْبَابِ اور ندامت صغائر کی بعد نظر کرنا چاہی اركان اسلام میں از قسم طہارت اور صلوٰۃ اور اور زکوٰۃ اور حج کی توان امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کرے رعایت البعاص اور آداب اور ہیئات اور اذکار سی ف مولانا فرمایا کہ البعاص سے مراد یہاں وہ امور ہیں جو ارکان وغیرہ کو شامل ہوں از قسم امور متاکدہ سوا و نہیں بعض فقہاء کی نزدیک بعض امور واجب ہی اور دوسری فقہاء کی نزدیک سنت مکتدہ

مِنَ الْبَيِّعَةِ وَالْعُجْبِ وَالْحَسَدِ وَالْحَقْدِ وَالْمَوَاطِبَةِ عَلَى السَّلاَةِ وَذِكْرِ الْآخِرَةِ
 وَالْمَوَاطِبَةِ عَلَى مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحَلَقِ الدُّرِّ وَالْمَسْجِدِ فَإِذَا تَدَبَّرَ بِهَذِهِ الْأَدَابِ
 كَانَ أَنْ يَشْتَغَلَ بِالْإِسْقَالِ الْبَاطِنَةِ وَيَجْتَهِدَ فِي تَعْلِيقِ الْقَلْبِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دَائِمًا
 وَالنَّظَرِ إِلَيْهِ بِبَصَرِ الْقَلْبِ وَأَنَّهُ تَوَكَّنَا بَيَانِ هَذِهِ الْأُمُورِ الْمُقَدِّمَةِ اسْتِكْنَانًا لَهَا وَاعْتِمَادًا عَلَى
 عَزَمِ الطَّالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَّبِعِ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْفِقْهِ وَالْكِتَابُ الْمُسْتَقْبَلُ فِي السُّلُوكِ قَوْلُ رِيَاضِ
 الصَّالِحِينَ وَالْمُخْتَصَرَةُ فِي الْعَقِيدَةِ كَالْعَقَائِدِ الْعَصْدَةِ وَمِنْ كَثَرَتِ تَتَبُّعِهَا فَلْيَأْخُذْهَا مِنْ عَمَلِ اللَّهِ
 بِهَرَجِ ضُرُوبَاتِ مَعَاشٍ وَغَيْرِهِ كِي نَظَرَ كَرَامًا جَاهِلِيًّا أَوْ نَظَرَ كَرَامًا جَاهِلِيًّا أَوْ نَظَرَ كَرَامًا جَاهِلِيًّا
 أَوْ شَامَ أَوْ رَفَقَ خَوَاطِئَ غَيْرِهِ لَكِنْ مِمَّنْ يَنْظُرُ كَرَامًا جَاهِلِيًّا أَوْ رَاسِمًا كِي اخْلَاقٍ مِنْ مَجْلَبِ
 رِيَا أَوْ نَهَارِ أَوْ حَسَدِ أَوْ كِبَرِ غَيْرِ كِي أَوْ مَوْطِبِ أَوْ دَوَامِ كَرَامًا جَاهِلِيًّا تِلَاوَتِ قُرْآنِ أَوْ
 اخْتِرَ كِي يَدِ بَرٍّ أَوْ مَجَالِسِ عِلْمِ أَوْ ذِكْرِ أَمَدِ كِي حَلَقُونَ بِرٍّ أَوْ سَاجِدِينَ بِهَرَجِ كِي سَالِكِينَ
 أَوَابِ مَذْكُورَةِ كِي سَانِهِ مَنَاقِبِ هُوَ كِي تَوَاقُتِ آيَا اشْغَالِ بَاطِنِي كِي اشْغَالِ كَالْأَوَّلِ مِمَّنْ يَنْظُرُ
 غَوِجِلِ كِي سَانِهِ دَلِّ الْكَاغِي رَهْنِي كِي كُوشِشِ كَرِيمَا أَوْ سَاجِدِينَ كِي رَهْنِي كَالِدِ كِي مَنَاقِبِ
 أَوْ رَهْنِي تَوَاقُتِ مَقَدِّمَةِ كَالْبَيَانِ عَلَى وَجْهِ تَفْصِيلِ أَوْ كُوْبِتِ جَانِ كَرِجُورِ دِيَا أَوْ طَالِبِ
 صَادِقِ كِي فَمِ بِرٍّ وَسَاكِرِ كِي جَوَالِبِ كِي قُرْآنِ أَوْ حَبِثِ أَوْ رَفَقَةِ أَوْ كَتَبِ تَوَسُّطِ
 سُلُوكِ كَامِلِ رِيَاضِ الصَّالِحِينَ أَوْ كَتَبِ مُخْتَصَرِ عَقَائِدِ مَانِدِ عَقِيدَةِ عَقِيدَةِ كِي
 أَوْ حَسَبِ هِي أَوْ حَسَبِ تَتَبُّعِ أَوْ عِلْمِ انْ كِتَابُونَ كَالْمَبْسُورِ هُوَ كِي عَالِمِ سِ
 دَرِيَا فِ كَرِ لِي وَاعْدِ اعْلَمِ **ف** مَوْلَانَا نِي فَرَمَا كِي جَنِّ امُورِ كُوْ مَوْفِ
 قَدَسِ سِرِّ نِي كَثِيرِ جَانِ كَرِ تَرَكِ كِيَا أَوْ كُوْ مِمَّنْ مَجْبُولَا بَيَانِ كَرِ تِي مِمَّنْ رَسُولِ خُدا
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي فَرَمَا كِي اِيْمَانِ كِي سَرِ أَوْ رَجْدِ شَاخِصِ مِمَّنْ
 أَوْ مَرَادِ بَيَانِ اِيْمَانِ سِي رُوحِ أَوْ تَقْوَى كَامَرَادِ هِي تَوَسَاكِ كُو مَرَا حَاتِ انْ شَعْبِ
 اِيْمَانِيَةِ كِي ضُرُوبِ هِي جَبَانِجِ أَوْ كِي بَيَانِ بُونِ هِي كِي خُدا كَالْاِيْمَانِ لَانَا أَوْ رَاوِ كِي صِفَاتِ كَالْأَوَاوِ
 نِي بُونِ ثَوْتِ بَيَانِ أَوْ كِي مَلَاكِيَةِ كَالْأَوَاوِ كِي كِتَابِ بُونِ كَالْأَوَاوِ كِي سِرِّ بُونِ كَالْأَوَاوِ كِي

اور پہلی دکان ايمان لانا اور حق تعالیٰ سے محبت رکھنا اور غیر حقسی محبت یا بغض اللہ سے
 کیونکہ پہلی کھانا بلا دخل نفسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا اور ان کی تعظیم کا
 رہنا اور درود پڑھنا اور حضرت کی تعظیم ہی میں داخل ہی اور حضرت کی سنت کی پیروی کرنا اور
 اعمال کو خالص اللہ ہی کیونکہ پہلی کرنا اور ترک ربا اور نفاق تو اخلاص ہی میں داخل ہی اور خدا
 سے خجف رکھنا اور اس کی محبت سے امیدوار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتی رہنا اور حسب بات
 زبانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور هجوم مصائب میں صابر رہنا اور
 قضائی رہنمائی سے اپنا اور فروعی اختیار کرنا اور توقیر بزرگی کی اور ترجم خرد بردار گھنٹہ اور
 پندار کا ترک اور کینہ کا ترک اور غضب کا ترک حقیقت نواضع میں داخل ہی اور توحید ربانی کرنا طلق
 رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کثر تہ تلاوت کا دس آئین ہیں اور متوسط تہ سونہ آئین ہیں
 اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلیٰ تہ میں داخل ہی اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا
 اور دعا کرنا اور ذکر رہنا اور استغفار تو ذکر ہی میں داخل ہی اور لغو سی دور رہنا اور حسرت
 اور حکم طہارت کرنا اور اجتناب نجاسات تو طہیر ہی میں داخل ہی اور ستر عورت
 سے چھپا ہونی کی خبر کو چھپا رکھنا اور مرض اور نفل نماز کا پڑھنا اور اس طرح نفل
 اور نفل زکوٰۃ ادا کرنا اور نوڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور اطعام
 اور ضیافت سخاوت ہی میں داخل ہی اور مرض اور نفل روزہ رکھنا اور عقیقہ
 میں بیٹھنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا
 اور فرار بالمدین یعنی ایسی ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہاں اپنا دین نہ قائم رہ سکے
 اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہی اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا
 اور قسم وغیرہ کی کفارات کو ادا کرنا اور نکاح سے عفت حاصل کرنا اور عیال
 کی حقوق کو ادا کرنا اور باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کی تربیت کرنا
 اور برادر بیکاحی ادا کرنا اور نوڈی غلام کو مالگوں کی طاعت کرنا اور مالگوں کو نوڈی غلام
 مہربانی اور شفقت کرنا انصاف کی ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا

تابع رہنا اور احکام مسلمین کے اطاعت کرنا اور خلق میں اصلاح کرتی رہنا اور خوارج اور باغیوں
کا قتال تو اصلاح میں انسان میں داخل ہی اور امر نیک پر مدد کرنا امر بالمعروف اور نہی
عنکر تو نیکی کی اعانت میں داخل ہی اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد کرنا اور رابطہ
یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی میں داخل ہی اور امانت کا ادا کرنا اور
جنس کا دینا تو ادا ہی امانت میں داخل ہی اور قرض کا لینا بشرط ادا کر نیکی اور پڑوسی کا
احسان کرنا اور معاملہ چار کہنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنی حق یعنی میں سختی کرنا اور
حسن معاملہ میں داخل ہے ال کا جمع کرنا حلال ہے اور مال کا صرف کرنا اپنی موقع پر اور
ترک بندیر اور اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ مال کو برباد کرنا اتفاق المال فی حقہ میں داخل
ہی اور سلام کا جواب دینا اور جہنم کی دالیکو دعائی خیر دینا اور اپنی بڑی سی لوگوں کو بچانا اور
اور اولاد کے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا ترجمہ کہتا ہی شیخ جلال الدین سیوطی
فی اسطرچ شعبہ ایمانی کی تفصیل نقایۃ العلوم میں فرمائی ہی واللہ اعلم **فصل** فی اشکال
الناس الخیلائیۃ وہم اصحاب امام الطریقۃ الشیخ ابی محمد محیی
الدین عبد القادر الجیلانی فی ریحی اللہ عنہم و عنہم **فصل**
مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ کی اشکال میں ہر قادریہ ایام طریقت شیخ ابو محمد محیی الدین عبد القادر
در جیلانی کے لوگ ہیں خدا راضی رہے اور اسے اور اس کے سب تابعین و
مصدقین اشادہ میں فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین غوث
الاعظم کی تصنیف میں اور مجالس میں اور ان کا مفوظ ہی اور اصل طریقہ قادریہ اوس میں
مفصل موجود ہی فاوک ما یلقونہ الجہنم یدکر اللہ تعالیٰ والمراد یہذا
الجہنم هو غیر المرط فلا منافاة بینہ و بین ما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم حقا قال اربعۃ علی انفسکم فانکم لا تدعون اسمہم ولا غائب الہد سوید بن
حکوم شیعہ قادریہ یقین کرتی ہیں ذکر اسم ہی جہری یعنی لمبدأ و ازسی ذکر کرنا اور مراد اس
جہری یہ ہے کہ افراط سی نہ تو اس تقریری کیچہ مخالف نہ ہی اسکی جواز میں اور اوس میں

حکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی منع فرمایا اس طرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمے کرو
 اپنی جانوں پر کہ تم ہماری اور غائب کو نہیں پکارتی ہوائی آخر الحدیث ف پوری حدیث
 یوں ہی ہر رویت ابوہریرہ اشعری کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتی ہو اور وہ تمہاری ساتھ ہے
 اور حکو تم پکارتی ہو وہ تمہیں قریب ہی اونٹ کی گردن سے انتہی بیدیش ہی شدت قریب سے
 والا حق تعالیٰ جلّ الوہدیدی بھی قریب تر ہی شعر اتصالی فی تکلف بی قیاس بہت
 رب الناس با جان ناس کہذا فی السحاشیۃ العزیزۃ فینہ اسم الذات اما بضرۃ
 ولحدیث وصفته ان یقول اللہ بالشک والذل واجہر بقوة القلب الخلق
 جمیعاً ثم یلتحق یعود الیہ نفسه ثم یفعل هكذا وهكذا ہو مجدد ذکر ہر
 اسم ذات ہی خواہ ایک ضرب سی ہو اور طریقہ یک ضربی کا یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ کو
 سختی اور درازی اور لمبائی سی دل اور خلق دونوں کی قوت کی ساتھ کہی پھر ہر جاویے
 یہاں تک کہ ذکر کی سانس اپنی ٹہکانی پر آ جاوی پھر اس طرح بار بار ذکر کری واما بضرۃ
 وصفته ان یجلس جلیسۃ الصلوۃ ویضرب الجذکۃ مرۃ فی الکیۃ الکیۃ
 و مرۃ فی القلب ویکن رد ذلک بلا فضل ویکن ان ینکح ان ینکح الضرب لا شیء
 القلب یقوی وشدۃ لسان القلب ویکثر الخ خواہ ذکر دو ضربے ہو اور اس کا طریقہ یہ ہے
 کہ نماز کی نشست پڑھی اور اسم ذات کو ایک بار دہنی زانوین اور دو سیر بار دہین ضرب
 کری اور اس کو بار بار بلا فضل کری اور سبب ہی کہ ضرب خصوصاً قلبی قوت اور سختی کی نشا
 ہونا دل پر اثر ہو اور خاطر کیس ہو جاو پریشان خاطر می اور سواس منفع ہو واما بثلث
 ضربات وصفته ان یجلس من بعد بعا فیضرب مرۃ فی الکیۃ الکیۃ و
 فی الکیۃ الکیۃ و مرۃ فی القلب و لیکن الثالث أشد و آجہر
 ذکر سے ضربی ہو اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ چار زانوین تو ایک بار دہنی زانوین اور دو سیر
 بار باین زانوین اور تیسری بار دہین ضرب کری اور چارے کے تیسرے ضرب سخت تر اور
 واما بانبع ضربات وصفته ان یجلس من بعد بعا ویضرب مرۃ فی الکیۃ

لَمْ يَنْفَعْنِي فِي النَّكْبَةِ الْيَسْرَى وَمَوْتِي فِي الْقَلْبِ مَوْتُهُ أَمَامَهُ وَلَكِنَّهُ الرَّابِعُ

اَسْتَدَّ وَ اَجْهَرَ اُخَاہ ذکر چہا ضر بی ہوا و سکا طریقہ بہی کہ چار زانو بیہی اور کیا بار

واہنی زانوین اور و سر بار یمن انوین اور میری بار دلیمن اور چوٹی بار اپنی سامنی ضرب

کری اور چاہی کہ چوٹی ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَمِنْهُ الْتَقَى وَالْاَثَابَاتُ وَهُوَ كَلِمَةُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَصَفَتُهُ أَنْ يَجْلِسَ جِلْسَةً الصَّلَاةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيَعْضُ عَيْنَهُ

وَيَقُولُ لَا كَانَهُ يَخْرِجُهَا مِنْ شَرْتِهِ ثُمَّ يَدُّهَا حَتَّى يَبْلُغَ إِلَى النَّكْبِ الْأَيْمَنِ يَقُولُ

إِلَهُ كَانَهُ يَخْرِجُهَا مِنْ أَمْرِ الدَّمَاعِ ثُمَّ يَضْرِبُ إِلَّا اللَّهُ بِالشَّدَةِ وَالْفَقَّةِ وَيَلَاخِظُ كَفِّي الْحَبِيَّةَ

وَالْقَصْدُ دِينَ أَوَّلُ الْوُجُودِ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى اِثْنَا ثَلَاثًا تَبَارَكَ تَعَالَى اور منجملہ ذکر چہی کی نفی اور اثبات

ہی اور وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا کلمہ ہی اور طریقہ اسکا بہی کہ بطور نماز رو بقبلہ بیہی اور اپنی

انگلی بند کر لی اور سلا کہی گویا اپنی ناف سے اسکو نکالتا ہی پھر اسکو کہنیچے پہا تک کہ

واہنی مونہ بی تک پہنچی پھر لکھ لکھی گویا اسکو داغ کی جھلے سی نکالتا ہی پھر إِلَّا اللَّهُ

کو دل پر شدت اور قوت سی ضرب کری اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود

کی نفی غیر حق سے ملاحظہ کری اور اثبات اسکادات مقدس میں دہیان

کری **ف** مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور باعتبار مرتب

ذاکرین کے مختلف ہی یعنی بہت سی نفی محبوبیت کی تصور کری اور متوسط

نفی مقصودیت کی اور منتہی نفی وجود کی وَلَعَلَّكَ تَقُولُ مَا الْحِكْمَةُ فِي اسْتِزْوَاطِ الضَّرَبَاتِ وَ

التَّشْدِيدَاتِ وَمَعَاجِزِ امَّاكِنِهَا فَاقُولُ جِبِلُّ الْاِنْسَانِ عَلَى التَّجَهِّهِ إِلَى الْجِهَاتِ وَالْاَصْطِخَافِ

إِلَى اِتِّقَاءِ النِّعَمَاتِ وَانْتِدَارِ فِي نَفْسِهِ الْاَحَادِيثِ وَالْخَطَرَاتِ فَوَصَّوْا هَذِهِ

الْوَصْطَ سَدًّا لِلتَّجَهِّهِ إِلَى غَيْرِ نَفْسِهِ وَكَيْفَا عَنْ حُطُورِ الْخَطَرَاتِ الْخَارِجَةِ

لِيَسْتَدْرِجَ مِنْهُ إِلَى قِصْرِ التَّوَجُّعِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى اور شاید کہ تو کہی ای سا تک کہ کیا

حکمت ہی ضربات اور شدیات کی شرط کر نہیں اور کیا فائدہ ہی او کی مکانات کی ملامت میں بن جو بن

کہتا ہوں کہ ہاں مخلوق ہی جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہونی پراور آوازوں کی

طرقت فی یہ طریقہ نکالا اپنی عجز کی طرف متوجہ ہونی کی روک دینی کا اور خطرات ہیر و پنی
 آنی سی باز رکھنی کا تا آہستہ آہستہ اپنی ذات سے بھی توجہ ٹوٹ کر اوسکا دبیاں فقط اللہ پاک سے
 لک جادی ف مولانا حاشیہ میں فرماتی ہیں اور اس طرح پیشوایان طرقت فی حلسات اور
 بیات واسطی اذکار مخصوصہ کی ایجاد کئی ہیں مناسبات مخفیہ کی سبب سی جگہ مرد صا
 الذہن اور علوم حقہ کا عالم دریافت کر تا ہی بعضی صورت میں کس نفس ہی اور بعضی جلسہ
 میں خشوع اور خضوع اور بعضی میں جمعیت خاطر اور دفع وسوسہ ہی اور بعضی میں نشاط
 ہی ایسی ہدایت کی جہت سے سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کو کہہ پر ہاتھ رکھ کر کبھی ہو سکے
 منع فرمایا کہ یہ اہل ناز کی شکل ہی اس واسطی کہ ایسی سیت میں اکثر کمالی اور فتور نشاط ہوتا
 اور وہ منافی ہی سرگرمی عبادات کا تو اوسکو یاد رکھنا چاہی یعنی ایسی امور کو مخالف
 شرع یا داخل بدعات سمیہ نہ سمجھنا چاہی جیسا کہ بعضی کہ فہم سمجھتی ہیں و یسعی ان یجمع
 اهل السلوك حلقه بعد الفجر والعصر ثم لا يزال الله على وجه الجملة
 ففي ذلك فداك لا تترك في الحلة اور لائق ہی کہ اہل سلوک مجتمع ہوں حلقہ
 کی بعد نماز فجر اور عصر کی ذکر الہی کر لگی واسطی بطریق جمعیت کی کہ اس اجتماع میں خواہ
 میں جو تہنای میں صل نہیں ہوتی فاذا ظهر علی الطالب ان هذا الذكر الحلی سنی
 فیہ نور امیر بالذکر الخفی والامر اذ من هذا الاشارة انبعث الشوق والطمینان
 القلب باسم الله وانقضاء احاديث النفس وابتداء الله تعالى
 کل ما عداہ پیر جب طالب پر اس ذکر حلی کا اثر ظاہر ہو اور اسکا نور اوس میں کہائے
 دی تو اوسکو ذکر خفی کا امر کیا جادی اور ذکر حلی کی باتر سی انبعث شوق مرادی یعنی شوق
 کا انبرا اور نام خدا سی ولین چین آنا او احادیث نفس یعنی وسوسہ کا دور ہونا اور حق تعالیٰ
 کو اوسکی ماسوا پر مقدم رکھنا و اطع علی ذکر اسم الذات کل یوم ویکلہ اربع
 الکاف مرة مع تقدیم الشروط التي استلهاها واستمر على ذلك
 شهرين او نحو من ذلك فانه يتاه غير الاثر كما ان السوء كان غيبا او ذكرا او خفيا

بیان ذکر خفی از انجیل دور و دور

مواظبت کری اسم ذات پر ہرون میں چار ہزار بار ساتھ تقدیم و ن شر و ط کی شکوہ ال
 ہو کو کر چکی ہیں اور دو مہینی یا انداسکی اس ذکر پر دست کری تو اوہ میں پیدا تر البتہ
 ہو گا خواہ ذکر کر تم ہو خواہ تیز فہم اما الذکر الحفی فضہ اسم الذات مع اتمکات
 الصفات وصفتہ ان تعبر علیہ ویتعم سفتہ و یقول بلسان القلب للہ
 سمیع اللہ بصیر اللہ علیم کائنات لیسما من شریہ الی صدرہ و من صدرہ
 الی دماغہ الی العرش ثم یقول اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع ہا یکا علی ناک
 النازل کما صعد علیہا فہذا دور و لحدہ ثم یفعل کذا و کذا و من اہل ہذا النان
 یؤید اللہ تک اور سجدہ ذکر خفی تو اسم ذات ہی اون صفات کی ساتھ جو اصول میں اور طریقہ
 ہو سکا یہی کہ انہی دونوں اکہوں اور دونوں کو بند کری اور دل کی رہائی کی یہ
 سمیع اللہ بصیر اللہ علیم کو یا انکو انہی ناف سی نکالتا ہی انہی سینہ تک اور انہی سینہ سے
 نکالتا ہی انہی دماغ تک اور دماغ سی نکالتا ہی عرش تک پہر یوں کہی اللہ علیم اللہ بصیر
 اللہ سمیع اترتا ہوا انہیں نزلوں پر چنانچہ ان پر چڑھتا درجہ بدرجہ تو یہ ایک دورہ ہوا
 اس طرح بار بار کیا کری اور اس طریقہ کی بعضی لوگ اللہ قدیر کو یہی زیادہ کرتی ہیں
 توضیح کہ یوں ہی کہ اللہ سمیع دل سی کہی ناف سی سینہ تک چڑھی انہی تصویر میں اللہ
 بصیر کہ سینہ سی دماغ تک پہنچی پہر واپسی اللہ علیم کہ عرش تک پہنچی پہر ہی انفا کو
 کو خیالی کرتا ہوا درجہ بدرجہ اتری یعنی اللہ علیم کتا ہوا عرش سی دماغ پر پڑی اور اللہ بصیر کہ
 دماغ سی سینہ تک پہری پہر اللہ سمیع کہتی ہوئی ناف تک ہر جا و اس طرح ہر بار کرتا ہی
 اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کری تو تیسری بار آسمان تک پہنچی اور چوتھی بار عرش تک منہ الہی
 و کلمات وصفتہ و اما الذکر الحفی و اما بان لکون متیقظا مطالع علی انفسا
 فاخرج النفس بطبیعتہ من عید و صلیم و ادایہ قال ہر حوجہ اللہ بلسان القلب
 و کذا و دخل قال مع دعوہ لا اللہ قال اکابر و جد اباس انفس و کہ ان عظیم
 فی لقی الخاطی و ذوال حدیث النفس و سجدہ ذکر خفی

کتاب
نفس

نفی اور اثبات ہی اور طریقہ اوسکایا اوسطرح ہی جو ذکر جلی میں مذکور ہو چکایا اوسطرح پر ہی گذر
 پیدا رہا وہوشیار ہو جاوے اپنی دھون پر آگاہ رہی بہر جب دم باہر نکلی خود بخود مدون ہوا ارادہ
 اور قصد کی تو اسکی باہر ہونی کی ساتھی دل کی زبان سے کہی لا آہ بہر جب سانس
 اندر کو جاوی خود بخود تواندراجانی کی ساتھی لا آہ کی طریقت کی بزرگوں کی کہا ہی کہ اس
 ذکر کا نام پاس انفاس ہی اور اسکا اثر اثر ہی نفی خطرات اور وسوس کی دور ہو جانے
 میں چنانچہ کسی عارف فی فرمایا ہی شعر اگر تو پاس داری پاس انفاس سلطانے
 رساندت ازین پاس شعر تا بجاروب لائز و سنے راہ نرسی در مقام الاہد
 رباعی در ذات مقدست کسی راہ نیت ہو در عین جلال بیچس اگر نیت ہو سر ماہ زہرہ در
 کہ راہش طلبند جز کفن لا الہ الا اللہ نیت فاذا ظہر ان ذلک الحقی و شہد فی الکتاب
 امیر بالمراقبۃ و المراقبۃ من ہذا الاثر الشوق و عکبۃ الحب و انصرحت عنان عن
 الی الفکر و اثبات اللہ عزوجل و اجتماع الہمة علی طلبہ و وجدان الحلاوت
 فی الشکوت و النقرۃ عن الکلام و الاستیعال بالذنیۃ بہر جب ذکر خفی
 کا اثر ظاہر ہوا و طالب میں اسکا نور معلوم ہو تو اسکو مراقبہ کرینکا امر کیا جاوی اور ذکر
 خفی کی اثر سی شوق مراد ہی اور غالب ہونا محبت آہی کا اور غریت کی باگ کا بہر نافرمان
 ہی جانب اور تقدیم اسد عزوجل کے اور محبت کا جہم ناوسیکی طلب پر اور حلاوت پانچپ
 رہی میں اور گفتگو اور استیعال امر دنیاوی سی نفرت کا ہونا و اما المراقبۃ فی عینہم
 علی انواع کثیرۃ یجمعہا امر و هو ما یلفظ بائیۃ او کلمۃ باللسان او یجملہا
 فی الخان و یفہم معناہا فہما جیدۃ ثم یصور کیف ہذا المعنی و ماصو
 تحقیقہ ثم یجمع الخاطر علی بکالک الصور و یحیی لا یختر خطرۃ سواہ لحق یحقق
 الاستغناء فیہ و کون ذہول عما سواہ اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کی نزدیک
 بہت اقسام پر ہی اور جامع اون اقسام کثیرہ کا ایک امر ہی وہ یہی کہ ایک آیت نور
 یونہی اور کلمہ زبان ہی کہی یا او کا دلیلیں خیال کری اور اسکی معنی کو خوب طرح بوجہ یہ

مراقبۃ

مراقبہ حضور حق تبارک و تعالیٰ
مراقبہ نبوت
ایمان و مراقبہ
و سرایہ

تصور کری کہ یہ دعا کیونکر ہی اور اسکی تحقیق اور ثبوت کی کیا صورت ہی پر اسی صورت پر خاطر کو جمع کری اس طرح پر کہ سوائی اسکی کوئی خطرہ نہ آوی یہاں تک کہ اس میں استحقاق مستحق ہو اور ایک طرح کی ربودگی اور غفلت اسکی اسوائی حاصل ہو تو برخم کہا ہی خلاصہ یہ ہی کہ کی مضمون میں اس طرح دُوب جانا کہ سوائی اسکی کوئی چیز وہاں میں نہ رہی اسکو مراقبہ کہتے ہیں وَالْأَصْلُ فِي قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّكَ يَرَاكَ اور اصل مراقبہ کی وہ حدیث ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی کہ احسان یہ ہی کہ توحیدات کری اسکی گویا تو اسکو دیکھ رہا ہی سو اگر تو اسکو نہ دیکھ سکی تو یہ وہاں کہ کہ وہ تجھ کو دیکھتا ہی طَيْفَلُظِ السَّالِكِ اللَّهُ حَاضِرًا اللَّهُ تَاطَرَّ فِي اللَّهِ وَمَعَى أَوْ يَخْتَلُ فِي الْجَنَانِ ثُمَّ يَقْصُرُ حُضُورُهُ عَنِ الْعَالِي وَمَعِيَّتُهُ تَقْصُرُ لِحَيْدٍ مُسْتَقِيمًا مَعَ تَنْبِيهِهِ عَنِ الْجَهَةِ وَالْكَانِ حَتَّى يَسْتَعْرِضَ هَذَا تَوَسَّلَ كَسَانِي زَبَانِي كَمَا أَنَّ حَاضِرِي الْمَذَاهِرِي الْمَدْسِي يَأْسُ كَوْدُ لَمِينِ خِيَالِ كَرِي بِدَوْنِ لَفْظِ كِي بِرِ الْمَدْعَا لِي حُضُورِ أَوْ لِنَظَرِ أَوْ لِي مَعِيَّتِ لَعْنِي سَاهِبِ هُوَ كِي وَخُبِ مَضْبُوطِ تَقْصُورِ كَرِي بِأَوْ جُودِ بَا كِي هُوَ نِي أَوْ نِي أَوْ مَقْدَسِ كِي حَتِّ أَوْ مَكَانِي بِهَانِ تَكِ نَصُورِ كَوْدِ جَادِ أَوْ سِيُونِ وَبِ جَاوِ أَوْ تَقْصُورِ هُوَ مَعَكُمْ أَيْمَانُكُمْ وَيَقْصُورُ مَعِيَّتُهُ فَإِنَّكَ تَعْدَا وَمَضْطَجَعَانِي الْخَلْوَةِ وَالْجَلْوَةِ وَالشَّغْلِ وَاللَّعَةِ يَا سَ آیت کا تصور کری وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْمَانُكُمْ لَعْنِي قِي تَعَالَى تَهَارِي سَاهِبِ ہي جہاں کہیں کہ تم ہو تو اسکی ساتھ ہو کیو وہاں کری کھڑی اور بیٹھی اور بیٹھی تنہائی اور لوگوں کی ملاقات میں اور مشغول اور بیکاری میں اَوْ يَتَلَقَّظُ أَيْمَانُكُمْ وَأَنْتُمْ وَجْهَ اللَّهِ أَوْ الْمَعْلَمُ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى أَوْ تَخْشَى أَمْرَبَ إِلَيْهِ مِنْ جِلِّ الْأَنْبَاءِ أَوْ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَحْطُوتِ أَوْ أَنْ مَعِي دِينِي سَيِّدِي أَوْ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ هَذِهِ مِنْ أَجَابَاتٍ مُفِيدَةٍ لَعَلَّهَا تَعْلَقُ الْقَلْبَ بِاللَّهِ عَدْوِ جَلِّ يَا بِيہ آیت پڑھی کہ اَيْمَانُكُمْ كَمَا أَنْتُمْ وَجْهَ اللَّهِ عِنْدِي جَدِ بِرِ تَمُوجِہ ہو تو وہاں اسکی ذات ہے یا بِيہ آیت پڑھیہ الْمَعْلَمُ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى یعنی انسان ہمیں جانتا کہ اللہ اسکو دیکھتا ہی یا اس آیت کا مراقبہ کری

نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ جَبَلٍ أَرِثَ يَعْنِي ہم قریب تر ہیں انسان کی رگ گردن سے یا اس آیت
 کا تصور کری کہ واللہ بکلی شئی محیط یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہی یا اس آیت کا دھیان
 کری اِنَّ رَبَّكَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ یعنی اللہ میرا رب میری ساتھ ہی وہ اب محکوم ہدایت
 کرے گا یا اس آیت کا مراقبہ کری هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی حق تعالیٰ
 اول ہی اوس پہلی کوئی چیز نہیں آخر ہی جو بعد فنا ہی عالم باقی رہے گا ہر ہی باعتبار اپنے
 صفات اور افعال کی باطن ہی باعتبار اپنی ذات کی کہ اوسکی حقیقت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا
 سو یہ مراقبات اللہ عزوجل کی ساتھ دل متعلق ہونی کی واسطی مفید ہیں وَكَمَا الْفَيْدَةُ لِقَطْعِ
 الْعَلَاةِ وَالنَّجْرُ السَّامِ وَالسُّكْرُ الْمَخْرِجُ كُلُّ مَنْ عَلِمَهَا فَإِنَّ بَنِي آدَمَ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ
 وَالْاِكْرَامِ وَصِفَتُهُ أَنْ يَتَصَوَّرَ نَفْسُهُ قَدْ مَاتَ وَصَادَ مَاذَا
 تَذَرُوهُ الرِّيحُ وَالسَّمَاءُ قَدْ انشَقَّتْ وَكُلُّ شَيْءٍ قَدْ بَطَلَ تَكْبِيرُهُ
 وَهَيْئَتُهُ وَتَصَوُّرُ اللَّهِ بَاقِيًا مَوْجُودًا يَبْقَى عَلَى هَذَا التَّصَوُّرِ مِلْيَانًا نَفْسُ الْفَيْدَةِ
 اور وہ مراقبہ جو قطع عداقت اور پوری محبت و موافقت اور فنا الی مفید ہیں سو ان میں سے
 ایک مراقبہ اس آیت کا ہی کہ كُلُّ مَنْ عَلِمَهَا فَإِنَّ بَنِي آدَمَ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ
 وَالْاِكْرَامِ یعنی جو زمین پر وہ نیست و نابود ہونی والا اور باقی رہے گی تیری رگ کے ذات جو
 برائی اور بزرگی والا ہی اور اسکی مراقبہ کا طریقہ یہ ہے کہ آپ کو تصور کری کہ مرگیا اور ایسی کہ
 ہو گیا جسکو ہوائیں اڑانی میں اور آسمان ٹکڑی ٹکڑی ہو گیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل
 مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دھیان کر سو اس تصور پر دیر تک قائم رہی تو یہ غیبتی اور
 نابود کو مفید ہو گا ف ایسی تصورات کی سند وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امیر المؤمنین
 علی مرتضیٰ سی مروی ہے کہ محبسی سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّی
 وَسَدُونِیْ وَادْرَاکِیْ اَبَدِیْ الطَّرِیقِ وَبِالسَّادَةِ سَدِّ الْاَوَّلِ سَهْمِ لَعْنِیْ اِیْ عَلِیٍّ کہ کہ خداوند
 محکوم ہدایت کو اور سید باجلا اور ہدایت اپنی راہ کی چلنی کو اور راستی سی تیری راہ
 کو دھیان کر تو آنحضرت فی امیر المؤمنین سپہا و لیا کو وہ طریقہ سکھایا جس سے بہ تدریج

محسوسات سی حالات مطلوبہ کو انسان پنج جاوی تو او سکویا ورکنا چاہی کذا فی النسخ
 الغریزیه و کذا فی الموت الالهی تقرؤن منه فانه ملائیکہ ایما تلووا یدرککم
 الموت و کوکتتم فی بریج مشیتہ او اسی طریقہ مذکورہ سی اسیت کا مراقبہ منی باعث
 الموت الالهی تقرؤن منه فانه ملائیکہ ایما تلووا یدرککم الموت و کوکتتم
 فی بریج مشیتہ یعنی مقرر جس موت سی کہ تم ہاگتی ہو وہ تلو ملنی والی ہی جان
 کہیں کہ تم ہوگی موت نکویا جاوگی اگرچہ تم اونچی یا مضبوط برجوں میں قاذ اظہر ان
 المراقبۃ فی الطالب و شوہد قذہ امیر التوحید الا فعا لیس یہ حرب اثر مراقبہ
 کا طالب میں ظاہر ہوا اور او سکا نور شاہد ہو تو او کو توحید افعالی کا امر کیا جاوی توحید
 یہی ہی کہ فضل کو جو عالم میں ظاہر ہو خدا کی جانب سی بھی نہ زید اور عمر و سی تاکہ عرض نہ
 خوف باقی رہی نہ توفیق سعدی فی فرمایا درین نوعی از شرک پوشیدہ بہت کردہ
 باز رو و عزیمت و اعلم ان الشایع علیہ الصلوٰۃ والسلام رغب و حب علی شیان
 علی الذکر و المراد منہ ما یختلف طبعہ و علی الفکر و المراد منہ المداۃ و رجاں رکبہ
 اسی مخاطب کہ شارع علیہ الصلوٰۃ و السلام فی دو چیز تر رغب اور چوہ دلانی ذرا
 اور مراد ذرا کسی وہ ہی جو زبان سی بولا جاو اور دو فکر پر اور مراد او س مراقبہ ہی
 بعض الشایع مما جرت بنا لکشف الوقایع الالہیۃ علی ما ہی علیہ ان یختلف الطالب
 فی خلوقہ و یختلف یکنی احد لیسایہ و یطیب و یجلیس علی الشیادہ و یضم
 مضغاً مفتوحاً علی یمینہ و مضغاً مفتوحاً علی یسارہ و مضغاً کذاک بین یدینہ و
 مضغاً کذاک خلفہ ثم یدعو الله ان یکشف علیہ الوقایع الالہیۃ ثم یجہد یمینہ
 ثم یشیر علی اسم الذات من غیر بعض العین فیضرب مرۃ فی المصحف الایمن
 و مرۃ فی الایسر و مرۃ خلفہ و مرۃ بین یدینہ حق یجلی فی نفسہ انشراحاً
 و نوراً و یواطی علی ذلک سبعة ایام و نحوہا مع الخلوۃ فانه یکشف علیہ البہ
 قلت هذا ما قبل و فی قلبی منہ شئی لما فیہ من اسلوۃ الادب فی المصحف

بعضی شاخ فی کہا جاکمینی تجربہ کیا ہی و قلعہ آئندہ کی کشف ہونی پر شیک نہیں وہ یہ
 ہی کہ طالب خلوت میں اعتکاف کری اور غسل کری اور اپنا عمدہ لباس پہنی اور خوشبو
 لگاوی اور صلی پر بیٹھی اور کہلا مصحف اپنی دہنی رکھی اور کہلا مصحف اپنی بائیں طرف رکھی
 اور اس طرح ایک صفحہ آگے رکھی اور اپنی بھی رکھی بہر حق تعالیٰ سے کوشت تمام یہ دعا کر فلا
 واقعہ کو او سپر ظاہر دی ہر اسم ذات کی ذکر میں شروع کری بدون آنکہ بند کرنی کی تو کیا
 دہنی صفحہ پر ضرب کری اور کیا بائیں پر اور کیا سجی اور کیا ساگی ضرب لگاوی یہاں
 تک کہ اپنی دلیں کشائیں اور نو کو پاوی اور سات دن اور مانند اسکی اسپر مداومت کرے
 خلوت کی ساتھ تو التبتہ او سپر کشف حال ہو گا میں کہتا ہوں کہ ایسا کچھ کہا ہی کہنی و او سپر
 اور میری دلیں اسکا کچھ تردد ہی اس واسطی کہ اس میں ادبی ہی صفحہ مجید کی ساتھ **اَللّٰهُمَّ**
اِخْتَارَكَ سَيِّدًا لِّدُنِّي هَذَا الْبَابَ اَنْ يَذْكُرَكَ اللهُ تَعَالَى بِهَذِهِ الْأَسْمَاءِ يَا عَلِيمُ يَا
مُبِينُ يَا خَبِيرُ مَعَ كُلِّ شَرْطٍ الْمَذْكُورَةِ اَمَّا كَمَا وَصَفْتَا فِي الذِّكْرِ بِضَرْبَةٍ
وَاحِدَةٍ اَوْ ثَمَرِ بَابٍ وَاللهُ اعْلَمُ اور کشف واقعہ آئندہ میں جو طریقہ ہماری والد مرشد
 فی السند کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کری ان اسماء ثلثہ شی یا علیم یا مبین یا خیر
 شرط مذکورہ کی مراعات کی ساتھ یا اس طرح جیسا ہم نے ذکر کیا ضربی میں بیان کیا
 ہی یا اس طرح جیسا ذکر سے ضربی میں اللہ اعلم مولانا فی فرمایا شرط مذکورہ ہی خلوت
 اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور صلی پر بیٹنا بدون صاحب کی رکبہ کے مراد ہی مذکور
مُتَاجِرِينَ لِكَشْفِ الْاَوْجَحِ بِهَذِهِ الشَّرْطِ الْمَذْكُورَةِ اَنْ يَضْرِبَ فِي الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ
سُبُوْحٌ وَفِي الْاَيْسَرِ قَدْ وُشِي وَفِي السَّمَاءِ رَبُّ الْمَلِكِ كَعَلَى الْقَلْبِ وَلَدَوْج
 اور شاخ قادریہ فی کہا ہی کہ جو طریقہ کہ کشف ارواح کی واسطی ہمارا مجرب ہی شرط
 مذکورہ کی ساتھ وہ یہ ہے کہ دہنی طرف سے ہر صلی ضرب لگاوی اور بائیں طرف قدوس
 کی اور آسمان میں باب الملک کی ضرب لگاوی اور دلیں الروح کی دل تحصیل الامور الصالحات
الصَّعْبَةِ بِهَذِهِ الشَّرْطِ اَنْ يَضْرِبَ فِي الْيَمَنِ مَا يَذْكُرُكَ لَا تَرِضُضْ فِي الْاَيْمَنِ يَابَعِي

برای کشف واقعہ آئندہ

کشف ارواح

برای حصول امور شریک

وَفِي الْأَنْبِيَاءِ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۚ وَكَانَ يَحْمِلُ صَرْبَ اللَّهِ فِي الْقَلْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَمَا
 وَصَفْنَاهُ فِي النَّفْيِ وَالْإِبْرَافِ وَالْحَيَاتِ فِي الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ وَالْقِيَمِ فِي الْأَيْسَرِ
 اور انشراح خاطر اور دور کرنی بلاؤں کا یہ طریقہ ہی کہ اس کی ضرب لمین لگاوی اور الہ
 الامو کی اوسط ضرب لگاوی جیسا معنی نفی اور اثبات میں بیان کیا اور اسی کی ضرب
 دایمہ اور القیوم کی ضرب بائیں طرف لگاوی وَاِذَا دَاوَدَ اَنْ يَدْعُوَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
 بِشَفَاعَةِ مَرْيَمَ اَوْ دَفْعِ جُوعٍ وَتَقْسِيْعِ الرِّزْقِ اَوْ تَهْرِيقِ الْعَذْرِ فَلْيُطْلَبِ الْاِسْمُ الْمُنَافِ
 بِحَاجَةٍ فِي الْاَسْمَاءِ الْحُسْنَى فَلْيَدْعُ بِذَلِكَ الْاِسْمِ بِضَرْبَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَوْ اَرْبَعَ
 مَرَّاتٍ يَشْكُرُ اَوْ يَصْمُدُ اَوْ يَارِزُ اَوْ اَيُّ مَذَلٍّ اِلَى عِنْدِ ذَلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كُنْتُمْ
 حُبِّ الْمَعْرُوفِ سَيِّدَا كَرِيْمَا ارَادَهُ كَرِيْمَا رُكِي شِفَا كَا دِيَارِ فَعْرِ كَرِيْمَا كَا يَشْكُرُ
 كَا يَا مَغْلُوبِي دُشْمَنِ كَا تَوْجَاهِي كُوْنِي اَسْمُ اَلْهِ مُوَافِقِي اِنِّي حَاجِبُكَ اَسْمَا حَسَنِي سَيِّدُ
 كَرِيْمِي سَوَاوْنِي اَم كُوْبُو ضَرْبَتَيْنِ ضَرْبَتَيْنِ بِحَاجَتِكَ سَا تَهْذُرُ كَرِيْمِي تَوِيْكَ شَفَا مِيْمَا
 يَشْكُرُ يَدْفَعُ كَرِيْمِي يَصِيْدُ يَكْشُلُ رِزْقِي مِيْنِ يَزِاقُ يَدْفَعُ دُشْمَنِي يَذِلُّ اَوْ سَوَاوْنِي
 اَسْمَا اَلْهِ كُوْوَافِقِي اِنِّي مُطْلَبُكَ بِطَرِيقِي نَذُوْرُ كَرِيْمِي وَاسْمُ اَعْلَمُ وَحُكْمُ فَضْلِ فِي اَشْغَالِ
 الْمُنَافِ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَسْحَابُ اِمَامِ الطَّرِيقَةِ خَاجَةِ مَعِينِ خَسَنِ الْجَنَّةِ وَجَنَّةِ قَرِيْبَةٍ
 رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَبَدًا فَفَضْلُ سَيِّدِ الْجَنَّةِ كِي اَشْغَالِ مِيْنِ اَوْ رُوْهُ اَمَامِ طَرِيقَتِ خَاجَةِ مَعِينِ
 حَسَنِ حَسَنِي كِي مَرِيْدِيْنِ اَوْ حَسَنِ خَاجَةِ مَعِينِ الدِّينِ كِي سِرُوْنِي كَا نُوْنِ كَا نَامِ سَيِّدِ اَرْضِي
 اَوْ نَسِي اَوْ رَاوْنِي سَبِ سِرُوْنِي وَفِ سَوَاوْنِي كَا فَرَايَا كِهْ حَضْرَتِ خَاجَةِ مَعِينِ الدِّينِ حَسَنِي اِسْمُ
 عَمْدِهِ اُولِيَا مِيْنِ اِنِ اَوْ نَمِي بَا تَهْذُرُ رِزْقِي كَفَارِيْمُوْ دُشْمَانِي كُوْوَافِقِي اِسْمُ اَلْهِ كِي حَبِ خَاجَةِ
 اَشْغَالِ سَوَاوْنِي اَوْ نَمِي اِسْمُ اَلْهِ كِي مَشَاوْنِي مَبَارَكِي بِرِيْمِي نَقْشِ طَاهِرِي مَوْكَِي جَلِيْبَاتِ فِي حَبِ اَلْهِ عِنِي خَدَا كَا دُوْ

درجہ اولیٰ
 درجہ دوم
 درجہ سوم

درجہ اولیٰ
 درجہ دوم
 درجہ سوم

کی محبت میں مر گیا قال لعلاء علی صلوات اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ دلتی
 علی أقرب الطرقات الی اللہ وأفضلہا عند اللہ وأسمیٰ لها العبادۃ فقال
 رسول اللہ صلوات اللہ علیہ وسلم عليك بما لا ذنبة الذکر فی الخوة فقال
 علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کشف اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلوات
 اللہ علیہ وسلم غمض عینیک واسمع منی ثلاث مرات غاب النبی صلوات اللہ علیہ وسلم
 قال لا اله الا الله ثلاث مرات علی کتبسم ثم قال علی کتبسم اللہ وجہہ لا اله الا الله ثلاث
 مرات والنبی صلوات اللہ علیہ وسلم یسمع ثم یقول علی کتبسم اللہ وجہہ الحسن البصری
 وهكذا حتی وصل لکنا وهذا الحديث انما وجدنا عند هؤلاء المشايخ وعلى قارئین
 أهل الحديث فیبحث حول مشايخ ختیه فی فرمایا کہ امام الاولیاء علی مرتضیٰ بنی صلی اللہ علیہ
 وسلم کی پاس آئی سو کہا یا رسول اللہ محبو وہ راہ تباہی جو سب راہوں سی زیادہ قریب ہو
 کیرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کی نزدیک اور او کی بندوں پر آسان تر ہو تو آنحضرت
 علیہ الصلوٰۃ والسلام فی فرمایا کہ انبی اور لازم کر لی مداومت ذکر کی خلوت میں سو علی کرم اللہ
 وجہہ فی کہا کیونکر ذکر کروں یا رسول اللہ فرمایا کہ انبی آنگھوں کو بند کر اور مجھ سی سن تین بار
 آنحضرت فی تین بار فرمایا لا اله الا الله اور علی مرتضیٰ سنتی تہی پر علی مرتضیٰ فی تین بار لا اله الا الله
 کہا اور آنحضرت او کو سنتی تہی پر علی مرتضیٰ فی یہ طریقہ حسن بصری کو تعلیم کیا سیرح
 درجہ بدرجہ مرشد بشد سم تک پہنچا مصنف فی فرمایا کہ محدث کو تو ہمنی نقطان مشایخ ختیه
 کی پاس آیا اور اہل حدیث کی قوانین پر تو اس میں طویل بحث ہی ف مولانا فرمایا بحث کی
 یہ وجہ ہی کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہے اور شدت منقطع ہی اس واسطی کہ لانا
 حسن بصری کی علی مرتضیٰ سی باعتبار تاریخ کی ثابت نہیں اور کاکت الفاظ سیر علاوہ
 مترجم کہتا ہی — فی الواقع کتب اسما والرجال سی اصال اس روایت کا مشکل ہی لیکن اولیٰ
 چست رضی اللہ عنہم کی ساتھ حسن ظن کو مقتضی ہی کہ اس حدیث کو پایہ اعتبار شہہ قطع
 کیجی ہو اس کے امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک کی نزدیک بشرط عدالت ہوا حدیث مرسل ہی
 ہو اللہ علمہ فاداک — اراد الشیخ ان یلقین تلمذہ امرہ ان یصوبہ

والله علم فاذا اراد الشيخ ان يلقن تلميذه امره ان يصوم يوما فكان يوم الخميس
 هو الذي تم بامره بالاسبغ عشرين مرآة والصلوة على النبي صلى الله عليه وآله
 عشرين مرآة ثم يقول ان الله تعالى يقول في محكم كتابه فاذا ذكر الله قياما فاعلم ان
 فاجتهد ان لا ياتي عليك زمان الا واثق فاذكر واعلم ان قلبك موضوع تحت يد ملك العرش

باصبعين على صورته من الصنوبر وكتبه بابان باب فوقاني و باب

تحتاني بمرجب مرشد اراده كري اني مرید کی تلقین کریگا تو او کو امر کری روزہ کہنید
 اگر چہ نہ کا دن ہو تو بہتر ہی اوس شخص سی امر کر دس بار استغفار کرنیو اور دس درود
 پڑھنی کو ہر مرشد کی دست دعا فرماتا ہی اپنی مضبوط کتاب میں فاذا ذکر الله قياما و بعد
 على صومکم یعنی الصبر کو یاد کرو کہ ہر ہی اور شہی اور لیٹی سو تو اسپر کوشش کہ کوئی زمانہ بدو
 کی تجھ کو گذری اور معلوم کری ای طالب کہ تیرا کہا ہی تیری بائیں جہاتی کی نیچی دوا نکل
 شکوفہ چنورہ کی اور او سکی دو دروازی ہیں ایک دروازہ اوپر کا ہی اور دوسرا نیچی کا ف
 مصنف نے ماشہ میں فرمایا کہ باب فوقانی سی وہ مراد ہی جو جسم ملا ہی اور باب تحتانی سی مراد
 جو روح متصل ہی اما الباب فوقانی مفتحة بالذکر الخ یعنی فاما القفا
 مفتحة بالذکر الخ یعنی دل کی اوپر کی دروازی کے کیشائش تو ذکر علی سی جو ہی اور نیچی کی دروازی
 کی کشادگی تو ذکر خفی علی سی فاذا اردت الذکر الخی فاحس متذقاً وحذا العرق الذی
 یتسبی کما س یا ہام تدمک الیمین والی تلمہا و سمعت سیدائی الموالد قدس سرہ
 یقول هو عرفی بطن الرکبة یصل من جانب الفخذ واخذ هذا الکلیفہ یفید فی
 الخاطر جمیع الہیۃ و یسخر القلب لیس فیہ کما جب تو ذکر علی کا اودہ کری تو چار زانو ہٹا
 اور پر او س رگ کو جب کیا س نام سی اپنی دھنی بانوں کی انگوٹھی اوپر سج کی اونگی کو داب کر
 اور سنی اپنی والد مرشد قدس سرہ سی سنا کہتی ہی کہ کما س وہ رگ سی زانو کی علی ران کی جگہ
 سی تری ہی اور او کا اسطر کہ نافع سا وں اور جہت کو مفید ہی اردن کو گرم کر دیا عجیب ہی
 کی مانتہ جلیں جلہ الصلوة مستقبل القبلة یا جمیع العزیمۃ ھو فی لا الہ الا اللہ

ذکر علی و خفی

ای کو ثابت کر رہی ہیں قائلو اگر کہہ اَعْظَمُ رَبُّهُ الْقَلْبُ بِالْشَّيْءِ عَلَى صِفَةِ الْحَبَّةِ
 وَالْعَظِيمِ وَمَا كَحِطَّةِ صُورَتِهِ قُلْتُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى مَظَاهِرُ كَثِيرَةٌ خَمَامِينَ
 عَابِدِينَ كَانَ أَوْ ذَكِيًّا أَوْ قَدْ ظَهَرَ بَحْدَ إِلَهٍ صَارَ مَعْبُودًا لَكَ فِي مَنَاقِبِهِ
 وَهَذَا الشَّرْحُ نَزَلَ الشَّرْحُ بِاسْتِقْبَالِ الْفَيْلَةِ وَلَا سَتُورَهُ عَلَى الْعَرْشِ قَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ
 صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّوْا لِحَدِّكَ فَلَا يَصْنَعُونَ قَبْلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَبْلَتِهِ
 وَنَسَأَ جَارِيَةً سَمَوَاتٍ كَوْنِ اللَّهِ فَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ فَسَأَلَهَا مَنْ أَنَا فَشَارَتْ بِأَصْبَعِهَا تَقِي
 اللَّهُ أَنْ سَلَكَ خَفَا لَهَا مَوْجِدَةً فَلَا عَلَيْكَ أَنْ تَسْتَحْجَهَ إِلَّا إِلَى اللَّهِ وَلَكِنْ يَطْلُبُ قَلْبُكَ إِلَيْهِ وَكَفَى
 بِاللَّهِ إِلَى الْعَرْشِ وَنَصَقِ الْكَذِبِ وَصَعَهُ عَلَيْهِ وَهُوَ أَرْحَمُ الْكَوْنِ كَمِثْلِ كَوْنِ الْقُرْآنِ بِاللَّهِ
 إِلَى الْفَيْلَةِ كَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُونُ كَالْمَرَاقِبَةِ لِهَذَا الْمَكَارِثِ
 مَشْلُوحٍ خَشِيَةٍ نِيْ فَرَايَاهِي كَرَنِ الْعَظِيمِ دَلَّ كَالْمَاءِ وَكَانَتْهَا هِيَ مَرْتَدِي سَاهِبَةٍ مَحَبَّتٍ أَوْ تَعْظِيمِ
 صِفَتٍ بِرَاوراوسکی صورت کا ملاحظہ کرنا میں کہتا ہوں حق تعالیٰ کی مظاہر کثیرہ میں سو
 کوئی عابد غیبی ہو یا دیکھ نہیں کر کہ وہ اسکی مقابل مظاہر ہو کر اوسکا معبود ہو گیا ہی اور اسے
 بہید کی سبب سے رو قبلہ ہونا اور استواء علی العرش کا شیعہ میں نازل ہوا ہی اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جب تم میں کوئی نماز پڑھ ہی تو اپنی منہ کی سامنی نہ ہو کی اسو
 کہ اللہ تعالیٰ ہی اوسکی دریاں اور اوسکی قبلہ کی دریاں میں اور حضرت فی سبیاہ لو تہذیب
 پوچھا تو فرمایا کہ اللہ کہاں ہی تو لو تہذیب فی آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت فی اوس سے پوچھا
 کہ میں کون ہوں تو اوسنی اپنی اوٹھکی اشارہ کیا مرد اوسکی پہلے کہ خدا فی شجرہ کو ہی پوچھا تو فرمایا کہ ہم
 ایمان پڑھ ہی تو اسی لاک تجھ پر کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے تو متوجہ ہو کر اللہ کی طرف اور اپنا دل
 نہ لگاؤ کی مگر اوس سے اگرچہ عرش کی طرف متوجہ ہو کر اور اوس کی طرف کا تصور کر کی جسکو حق تعالیٰ نے
 عرش پر رکھا ہی اور وہ نہایت روشن رنگ ہی چاند کی رنگ کی مانند یا قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر
 چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اوسکی طرف اشارہ کیا ہی تو یہ اس حدیث کا گویا مراقبہ ہو گا واللہ
 اعلم ف صفت فی حاشیہ میں فرمایا کہ حق تعالیٰ کی عالم مثال میں تجلی ہی تو ہر شخص نے

فی حاشیہ
 فی حاشیہ
 فی حاشیہ

انہی استعداد کی مناسب و سکوا دراک کرنا ہی مترجم کتابی تجلی اور عالم مثال کی حقیقت
 صوفیہ میں مفصل مذکور ہے یہ رسالہ مختصر لائق اسکی تفصیل کی نہیں فاذا استقر الظن
 بقرائن الذکر امرک بالمرأۃ وھی مستنقہ من الذکر قیبت تمبیت بعد الاسماء
 الطالبت یراقب قلبہ او یراقب قلب اللہ کما اراد اللہ یدر قلبہ فیقول لیسانہ ان
 یخجل قلبہ اللہ حاضر فی اللہ فاطری اللہ شاہد اللہ معی اولاً اللہ یکمل شئی لو کانہ
 ینکسر القلب لکشفہ ہر جب طالب رنگین ہو جاو ذکر کی نوری تو مرشد او کو مراقبہ کرینکا
 امر کری اور مراقبہ رقیب یعنی محافظت اور نگہبان سے مشفق ہی ہکا مراقبہ اسو اطلی نام
 رکھا گیا اگر سالک بعضی مراقبات میں اپنی دلی محافظت اور نگہبانی کرنا ہی یا بعضی اوقات
 میں اللہ تعالیٰ کا مراقبہ ہوتا ہی جیسا اللہ اسکی حفاظت کرنا ہی تو مراقبہ کی وقت زمانہ ہی
 یا اپنی دلی خیال کری کہ اللہ حاضری اللہ ناظر ہی اللہ مدد ہی اللہ معی یا ہکا مراقبہ کر ہی اللہ یکمل
 شئی منجھٹ یعنی آگاہ ہو جا کہ اللہ ہر چیز کو گہیر ہی یا ہکا مراقبہ کری کہ گویا اللہ حاضری تیری
 او تیری قبلہ کی در بیان میں اور تو او کو مشاہدہ کرنا ہی قال المشائخ منہ اراد الدخول
 فی الکعبینۃ یکنفہ من اعاءۃ اموری و ام الصیام و ام الاطعام و قتل الکلام و
 الطعام والنسائم والضحیۃ مع الامام والمراحمۃ علی الوضوء فی حالۃ التیقظۃ عند
 المنام و ربط القلب مع الشیخ علی الدوام و ترک الغفلة و اسلحتی کون عندہ من اللہ
 فاذا ادخل فی الحجۃ رجلاً ائمنۃ تعوذ و سبی و قرأ سورۃ الناس ثلث مرات و اذا
 ادخل الرجل البصر قال اللہ انت بلی فی الدنیا و الاخرۃ و کنت
 محمداً علیہ السلام و ارفع فی محبتک اللہ ان رفی حنک و اشعلنی محاکم
 المحلۃ اللہ ارفع و تہبہ بحد بآیت ذلک یا ایہن من لا ینس کہ رب لا تہربہ منہ و ارفع
 تخیر الکثرین مشائخ ختیہ فی فرمایا کہ جو جلد میں داخل ہو نکا ارادہ کری او کو خیر امور
 رعایت کرنا لازم ہی ہمیشہ روزہ رکھنا اور سداں قیام شب کرنا اور بولنی اور کہانی اور
 ہر صحبت خلق کو کم کر دینا اور ہمیشہ با وضو رہنا جگنی اور بولنی کی حالات میں اور مرشد

بیاض
 بولنی

بیاض
 بولنی

اشغال نقشبندیہ

فصل فی اثبات

۱۰۰

اور رواد و حق تعالیٰ دعا کری پچاس بار تو بالضرورت اللہ تعالیٰ دعا مستجاب ہوگی
واللہ اعلم مولانا فی فرمایا کہ بعضی ناواقفون فی اعتراض کیا ہی کہستین گردین
ڈالنا کیونکہ جائز ہوگا حالانکہ اوجیہ ماثورہ میں یہ ثابت نہیں ہم جواب دیتی ہیں کہ قلب
یعنی چادر کا التالیف نامہ استقامت سول علیہ السلام سی ثابت سی حال عالم بدل جاوے
تو یہ طرح آستین گردن میں ان امر مخفی کی اظہار کی واسطی یعنی تضرع کی واسطی شعاع گردش
حال کی حصول مقصود سی کیونکہ جائز ہوگا **فصل فی اشغال السالک فی النقشبندیہ**
و احکام ابامام الطریقہ خواجه بہاؤ الدین نقشبند البکاردی صلی اللہ علیہ
و آلائہ وسلم **فصل ہفتم** شیخ نقشبندیہ کی اشغال میں نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہاؤ الدین
نقشبند بخاری کی مرید میں اضر اضی ہوا ونسی اور او کی مرید ونسی قالی اطر **فصل فی اشغال**
الی اللہ ثلث احکام الالک **فصل ہفتم** نقشبندیہ کی اشغال میں نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہاؤ الدین
نقشبند بخاری کی مرید میں اضر اضی ہوا ونسی اور او کی مرید ونسی قالی اطر **فصل فی اشغال**
اثبات ہی اور وہی منقول سی تقدیر میں نقشبندیہ سی وصفیہ ان یکتھن قرصہ
من الثبوتات الخاریجیہ کا لا شتم احادیث الناس الداخلیہ کا لجم المقطوع
والغضب والاکرام والشج المقطوع ثم یدکر الموت یحضر ین ید یدہ و یتغفر اللہ تعالیٰ بآلہ
منہ من المعاصی ثم یستم شفیئہ و یغص عینیہ و یحبس نفسہ فی بطنہ و یقول
یا قلب لا یخرجہا من سرہ الی الا ین و یدل ہا حتی یصل الی منکبہ ثم یخرجہا من منکبہ
الی راسہ فیقول اللہ ثم یخرجہا بالشد اللہ اور طریقہ نقشبندیہ کی اثبات کی ذکر کا یہ ہی کہ
کو ضمیمت جانے ثبوتات بیرونی سی چنانچہ لوگوں کی گفتگو سنا اور ثبوتات
اندرونی سی چنانچہ رنگ زائد اور غضب اور درد اور سیری مفرط پر موت کو یاد کری
نصو میں او کو اپنی آگے سامنی کر لی اور اللہ تعالیٰ مغفرت چاہوں گناہوں کے جو اس
صادر ہوئی ہر دونوں لبوں اور دونوں پہون کو بند کری اور دم کو اپنی پیٹ میں
کری اور دلی کہی لا اسکو اپنی نافی و منی طرف نکالی اور پی پی بیان تک کہ اپنی توجہ

پہنچی ہر موندی کو کہ طرف جہادی اور ہادی اور کئی اللہ پہ ضرب لگا وی اپنی دین
 سختی سے لا اللہ کی و نصف قدس سرہ کی بہائی حضرت شاہ اہل العرفانی چار باب
 میں فرمایا کہ مبادی سلوک میں اسم ذات ہی ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات ہر ایک
 ہزار کیا موطبت کرنا آثار عجیب اور غریب کا مضمون ہی قالوا الحبس النفس خاصية عجيبه
 في لتجني الباطن وجمع الغريزة و هيجان العشق وقطع احاديث النفس
 يتدبر في الحبس لئلا ينقل عليه والمركب بالحس غير المظربينه و بين ما
 بامير الحكيم بون لارن نقبتني فرمایا کہ جس نفس یعنی رو کوئی کی عجیب خاصیت
 ہی باطن کی گرم کردنی اور جمعیت عزیمت اور عشق کی ابھارنی اور وساوس
 کی قطع کرنی میں اور تدریج اندک اندک جس دم کی شوق کر می تا اوس پر اگر انہی جاوے
 اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور جس دمی جس غیر مفرط مزاج جسکی نوبت حضرت
 تک پہنچی تو نقبتنیہ کی جس دم میں جسکو جوگی باقی میں شوق بعید ہی و نصف
 قدس سرہ فرمایا رباعی حاشا کہ اکابر وہ جو گویہ روند اثبات مقالات دین
 کنند جس نفس دار و فرق جس نفس ست انچہ نشانش بد بند و کذالک
 بعدد انون خاصية عجيبه فيقول ان لا هذه الكلمة من في نفس واحد
 يقول ثلاث مرات في نفس واحد وهكذا يتدبر شج حتى يصل الى احد عشر
 مع المراجعة على عدد الحروف و جس دم مانند شمار طاق کی ہی عجیب خاصیت ہی اول
 کلمہ توحید کو ایک بار ایک دم میں کئی پیر تین بار ایک دم میں کئی اسطرح درجہ بدرجہ خیر
 کی شوق میں اکیس بار تک پہنچی طاق عدد کی مراعات کی ساتھ یعنی اول بار ایک بار اور
 دوسری بار تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور چوتھی بار و علی ہذا القیاس و الشرط اعظم
 ملاحظه ان العبودية او المصونية او الوجود من غير لاء تعالى و انما لها
 له تعالى على وجه التاكيد و اجتماع الخاطر لا كما يدور في النفس من
 الخاطر و الاحاديث و شرط اعظم نفی اثبات کی ذکر میں ملاحظہ کرنا ہی نفی بصورت

یا نفی مقصودیت یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالیٰ سی اور اثبات محبوبیت وغیرہ کا حق تھا
 کیواسطی بروجہ تاکید اور اجتماع خاطر نہ او سطح حبسی لمین خطرات اور باتوں کی خیالات
 کہ ہوتی ہر تہی میں وہاں تلخ الی احدى عشرین مرة وکلمة یفتح لہ باب من الجذب
 وانصراف الباطن الی اللہ تعالیٰ وجب الاستغفار باسمہ والشفقة عن الاستغفار الاخری
 فلیعرف ان عملة امر یقبل فلیستألف ہذا الشرط من الثلثة الی احدى عشرین
 اور جو شخص کہ اکسین بارتکب یا اسکی واسطی جذب یعنی کشش بانی اور خدا کی طرف
 گردش باطن کا دروازہ کھلا تو اسکو اسکی اسم کی مشغولی واجب ہوئی اور نفرت اور اسکا
 سی لازم آئی تو چاہی کہ وہ معلوم کری کہ اسکا عمل مقبول نہوا تو شہر وطن مذکورہ اسکو
 پھر سے سی شروع کرنا چاہی اکسین بارتکب وکلمة الاستغفار باسمہ والشفقة عن الاستغفار الاخری
 المتفقین واما استخراجہ منہ فمما یأتی آدم من یقریب منہ فی الزمان واللہ اعلم اور منہ
 ذکر کی اثبات مجرد سی یعنی فقط اللہ کا لفظ ذکر کری بدون نفی اور اثبات وغیرہ کی اور
 کہ یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کی نزدیک نہ تھا اسکو تو خواجہ محمد باقی فی اوٹنی کسی قریب العصر
 فی نکالاہی واللہ اعلم مولانا فی فرمایا کہ اثبات مجرد شریعت میں کہیں ثابت نہیں
 اسواسطی کہ ذات حجت کا تصور عوام کو ممکن نہیں بلکہ شرع میں اسم ذات بعض صفات
 یا بعض محامد کی ساتھ یا بعض اوجیہ کی ساتھ وارد ہوا ہی سمیعہ سید فی التوالد فی
 التقی والاثبات اقل للسلوک فلا اثبات الجہم اذین للجدب سینی ابنی والد مرشد
 شہنا فرماتی تھی کہ نفی اور اثبات سلوک کی واسطی مفید تربی اور اثبات مجرد جذب
 کشش کیواسطی زیادہ تر مفید ہی وصیقتہ ان یخرج لفظہ اللہ من شریعتہ بالشد انام
 ویمدھ حتی یصل الی کم دماغہ مع الحبس والشدہ فی الزیادۃ حتی ان منہم
 من یقول لہا فی نفس واحد انت مرة وقد رايت امرأة من محلہا من سید
 التوالد تقول لہا ألف مرة فی نفس واحد والکثر ذلک ایضاً اور طریقہ
 اثبات مجرد کا یہ ہی کہ اللہ کے لفظ کو اپنی نفسی شدت تمام نکالی اور اسکو اپنی

تاک کہ او کی دماغ کی چلتی تک پہنچی جس دم کی سائندہ اور اندک اندک زیادہ کرنا جاوے گی بلکہ
 ایک کہ بعضی نفسیہ یکدم میں سکون پڑا بار کھتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ایک عورت کو جو مرشد
 والد کی مرید و نفسی تہی دیکھا کہ اسم ذات کو ایک دم میں ہزار بار کہتی تھی اور اس اکثر ہی سچھٹ
 سیدی لولہ قدیس سر کچلی عن نفسه اَنَّهُ كَانَ فِي الْبَدَايَةِ يَقُولُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
 فِي شَيْءٍ وَاحِدٍ مَا نِي مَدْرَ كَلَلَهُ اَعْلَمُ اور سنی اپنی والد مرشد سی سنا اپنا حال نقل
 فرماتی تھی کہ ابتدای سلوک میں نفی اور اثبات کو ایک دم میں دو سو بار کہتی تھی واللہ اعلم
 و ثانیاً المدائنیہ اور دوسرے طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ ہے و مصنف قدس
 سرہ فی حاشیہ منہ میں فرمایا حقیقت مراقبہ بوجہی کہ شامل جمیع افراد ان باشندہ است کہ جو
 قوت دراکہ باقبال تمام لبوس صفت حضرت حق نمودن یا لبوس حالت الفکاک روح
 حبیباً مثل آن تا انکہ عقل و وسوسہ و خیال و جمیع حواس تابع توجہ گردد و انچہ معمولست
 منزکہ محسوس نصب العین گردد و صیغہ اَنَّا یَحْلِسُ النَّفْسُ تَحْتَ لَشْرَةِ حَبَسَ سَائِلًا
 ثُمَّ تَوَجَّهَ بِجَمَاعٍ اِذْ رَاكَ اِلَى الْمَعْنَى اَلْحَمْدُ الْبَسِطُ يَصُوْنُ وَفِي كُلِّ اَحَدٍ عِنْدَ
 اِطْلَاقِ اسْمِ اللّٰهِ وَلَكِنْ قَلَّ مَنْ يَخْرُجُ عَنِ اللَّفْظِ فَلْيَتَّبِعْ هَذَا الطَّالِبُ لِيَا
 يَخْرُجَ هَذَا الْمَعْنَى عَنِ الْاَلْفَاظِ وَيُوَجَّهَ اِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ مِنْ اَخْمَةِ الْخَطَرَاتِ وَالتَّوَجُّهَ
 اِلَى الْغَيْرِ وَمِنْ النَّاسِ مَنْ لَا تَمْلِكُ هَذِهِ الشَّيْءُ مِنَ الْاَوَّلِ اِنَّ هُنَّ الْمَنَاجِيْهِ مِنْهَا
 مِثْلُ هَذَا اَللّٰهُ عَزَّ وَصَفْتُهُ اَنَّهُ لَا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ بِقَلْبِهِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنْتَ
 مَقْصُوْدِيْ قَدْ بَرَأْتَ اِلَيْكَ عَنْ كُلِّ مَا سِوَاكَ وَخَرَجْتُ مِنْ الْمَنَاجِيْهِ وَفِي هَذَا
 اِلَى الشَّيْءِ الْمَذْكُوْرِ اَوْ طَرِيقِہ مراقبہ کا یہی کہ دم کو بند کرے نیات کی نیچی تہوڑا سا پہنچی
 جمیع حواس بدرکہ سی متوجہ ہو معنی مجرب و بسیط کی طرف حکم و خضوع الی اللہ کی نام بولنے کی وقت
 تصور کرنا ہی لیکن ایسی لوگ کمتر ہیں جو اس معنی بسیط کو لفظ سی خالی کر سکیں جو طالب گوشش کرے
 کہ اس بسیط کو الفاظ ہی اُکری اور اس کی طرف متوجہ ہو بلاغیر اجماع ظنن اور التعمات اسکو اسکی

تحقیق اسم اقدس و جبرئیل

حصہ

حصہ

حصہ

اور بعضی لوگوں سے اس قسم کا ادراک نہیں ہو سکتا ہی سو بعضی مشایخ تو ایسی شخصوں کو
 ہر طرح کی عاقباتی ہیں اور طریقہ اوس دعا کا یہ کہ ہمیشہ دلسی کرے یوں کہی امی ب تو ہی ہر
 مقصود ہی میں بیزار ہو آیا تیری تیری اور مانند اسکی کوئی اور مناجات کرے اور بعضی مشایخ
 شخص کو کہو خلا مجرد یا نور بیط کی خیال کر نیکو فرائی میں تو طالب اس تحصیل سے توجہ مذکورہ
 کی طرف تدریج پہنچ جاتا ہی تہ ترجم کہتا ہی خلا مجرد سی یہ مراد ہی کہ ساری عالم کی مکان
 کو جمیع اجسام سے محال تصور کرے اور نور بیط سادہ روشنی عیاری سے **قَالَ لَهَا اَلْبَطَّةُ الْبَيْتِي**
 اور تیسرا طریقہ وصول مالی اسد کار الباط اور اعتقاد کامل ہم پہنچا یا ہی اپنی مرشد کی ساتھ
فَمولانا فی فرمایا حق یہ ہی کہ رب مونس یہ راہ زیادہ تر قرین کا ہی مرید میں قابلیت نہیں
 ہوتی تو اوس کے مزاجیت مرشد اوسین نصرت کرتا ہی مشایخ طریقت فی فرمایا ہی کہ اسد کی ساتھ
 صحبت رکھو سو اگر شبہ ہو سکے تو اوس کی ساتھ صحبت رکھو جو اسد کے ساتھ صحبت
 رکھتی ہیں عرف بابہ شیخ عبد الرحیم قدس سرہ فی فرمایا کہ مشایخ طریقت کی کلام
 معنی یہ ہیں کہ پہلی تو سامنا کرنا چاہی کامل بیداری اور ہوشیار سی جو ایک پر تو ہی تخیل
 ذاتی کی اطفال سے تاکہ تعلق کو میں سے مخلصی حاصل ہو جاوے سو اگر یہ ہو سکے تو اوس
 لوگوں سے تعلق ہم پہنچا نا چاہی جو اس پر توسی مشرف ہوتی ہیں جو اپنی نفوس اور طلاق
 سے نجات پا گئیں ہیں اور اس آیت قرانی میں **كُوْنُوا صِدْقًا** یعنی سچوں کے
 ساتھ رہو ایک طرح کا تمہیں اشارہ ہی راہ مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہو تو اوسکی
 توجہ سے اندک زمانہ میں وہ حاصل ہوتا ہی جو ساہا سال کی محنت میں حاصل نہیں
 ہوتا اور خوب کیا کہا ہی شعر آنکہ تیر زید یک نظر شمس دین طعنہ زہد بردہ سحرہ کدر جملہ
وَسَرَّحَهَا اَنْ يَكُوْنَ الشَّيْخُ قَوِيَّ التَّوَجُّهِ دَائِمًا الیادداشت **فَاذْاَحْبَبَهُ حَقِي**
نَفْسُهُ **عَنِ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا مَحَبَّتَهُ** **وَبَنِي طَرِيْقًا** **يُفِيضُ مِنْهُ دِيْعُضُ عَيْنِيَه** **اَوْ يَخْتَرُكَ** **بِنَفْسِهِ**
بَيْنَ عَيْنِيَه **الشَّيْخُ فَاذْا اَمَّا شَيْءٌ فَلْيَسْبَحْهُ** **عِجَامِ قَلْبِهِ** **وَلْيَحَافِظْ عَلَيْهِ** **وَاذْا اَمَّا**
الشَّيْخُ عَنْهُ **يَحْتَلِ صَوْرَتُهُ** **بَيْنَ عَيْنِيَه** **بِصِفَةِ مَحَبَّةٍ** **وَالْتَحَقُّمِ** **فَقِيْلُ صُوْرَتُهُ** **مَا فَيْدُ صَحْبَةٍ**

اور راہ مرشد کی شرط کا یہ ہے کہ مرشد قوی التوجہ ہو یا دہشت کی مشق دائمی رکھتا ہو
 بہر جب ایسی مرشد کی صحبت کری تو اپنی ذات کو ہر چیز کی تصور اور خیالی خالی کر دے
 سوا اس کی محبت کی اور اس کا منتظر ہی جسا اس کی طرف سے فیض آدمی اور دونوں انہیں بند
 کر لی یا ان کو کہول دی اور مرشد کی دونوں آنکھوں کے چین کی لگاوی ہر جہ سے چیز غیض
 آدمی تو اس کی بھی پر جا و اپنی دل کی جمعیت اور چاہی کہ اس فیض کی محافظت کری اور
 جب شد او کی پاس نہ تو اس کی صوت کو اپنی دونوں آنکھوں کی دریاں خیال کر تار ہی طریق
 محبت اور تعظیم کی تو اس کی خیالی صوت وہ فائدہ دے گی جو اس کی صحبت فائدہ دیتی ہی ف
 مولانا فی زمانہ مرشد کی شرط یہ ہے کہ وصل بمقام مشاہدہ ہو اور نورانی تجلیات ذاتیہ ہو جس کی
 دیکھنی سی ذکر کا فائدہ حاصل ہو موجب اس حدیث صحیح کی کہ ہم الذین اذار و و ذکر اللہ یعنی ایسا
 اللہ وہ ہیں جس کی دیکھنی سی خدا یا دیری اور جس کی صحبت فوائد صحبت کے مفید ہو موجب اس
 حدیث کی ہم جلسہ رائے کہ اولیاء اللہ جلس ہیں خدا کی اور مقصد اس حدیث محمد کی ہم قوم
 لایقینی جلس ہم یعنی اولیاء اللہ ایسی قوم ہی جن کا جلس اور ہم صحبت بہت نہایت تاثر جم
 خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فی موجب احادیث مذکورہ کی دل کی علامت بتائی اس قولین
 رباعی با سر کہ شستی شتر جمع دلت و ز تو زید صحبت آب و گلت زہنا ر صحبت گریزان
 میاں ورنہ کند روح عزیزان جلالت خلاصہ یہ ہے کہ جس کی صحبت دنیا سر دہو
 ہر طرفی دل ٹوٹ کہ حضرت جنتی متعلق ہو جاوے تو اس کی صحبت اور محبت اکبر اعظم ہے
 اور جب بنیاد نہ منقطع ہوئی تو فیض اوقات ہی اس کی صحبت تو نہایت بہتر ہی تو واجب
 ہی کہ غلو عوام پر دہو کمانہ کہا و ہر شیخ سی بیت کر لی بلکہ طریقت کی بیعت اس مرشد
 کامل مکمل سی کری جس کی ولایت کی علامات ظاہر اور باہر ہوں موی روم علیہ الرحمۃ نے
 فرمایا شعر ای لبا الملبس آدم روی بست پس بہرستی نشاید داد دست اعتقاد اور
 محبت مرشد کی عمدہ چیز ہے لیکن افراط اور تفریط ہر امر میں معیوب ہے ایسی افراط بھی بہترین
 جمین صورت پرستی کی نوبت پہنچی اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہو جاوے حتیٰ تعالیٰ ہر امر

میں صراطِ مستقیم پر قائم رہی امین سمعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدُ يَقُولُ يَجِبُ عَلَى النَّاسِ
 اِذَا كَانَ عَلَى هَيْئَةٍ وَحَصَلَ لَهُ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ الْمَعْنَى اَنْ لَا يَقْبَلَ تِلْكَ الْهَيْئَةُ
 فَاِنْ كَانَ قَائِمًا لَمْ يَقْبَلْ وَاِنْ كَانَ قَاعًا اَوْ رَوَالِدًا مَرَدًّا سَمِعِي سَنَا فَرَاتِي تَبِي سَالِك
 پر واجب ہے کہ جب کسی شکل اور ہیئت پر ہو اور او کو یہ کوئی حال حاصل ہو اس شکل کو نہ
 والی تو اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھی اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہ ہو جیسا کہ میں اللہ شافع من یا من یخفی القلب
 مَلِكٌ عَلَيْهِ اسْمُ اللَّهِ وَلِلَّهِ وَبَعْضِي وَهُوَ مُشَافِعٌ مِّنْ جُورِ سَالِكٍ كُتِبَ لِي فِي دَلِيلِي اسْمُ اللَّهِ كُتِبَ
 سے لکھا ہوا خیال کر لیا سمعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدُ يَقُولُ اَمْرٌ لِّي خَاصَّةٌ هَاسِمُ الْبَنَاتِ
 بِلِيَا بَةِ اسْمِ الدَّاتِ وَاَنَا ابْنُ عَشْرٍ سَعْدَانٍ فَكَتَبْتُ مِنْهَا وَاخَذْتُ بِهَا مَعَ قَلْبِي حَتَّى
 اَتَى كُنْتُ مَشْغُولًا بِكِتَابٍ فَكَتَبْتُ اسْمَ الدَّاتِ عَلَيَّ
 یعنی میں آنحضرتؐ اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتی تھے کہ مجھ کو
 ہاشم بنی نبی اس مذات کی لکھی ہو فرمایا اور میں دس برس کا تھا تو سینے اسکے گھنے
 کی کثرت کی اور اسکی تحریر میں نبی دلمین جالی بیان تاک کہ ایک کتاب کی لکھی میں بخول
 تو اسم ذات کو میں بقدر جا و رقون کی لکھ گیا اور مجھ کو کچھ خبر نہ ہوئی مولانا فی فرمایا کہ نبی
 مصنف قدس سرہ ہی سنا کہ کتاب مذکورہ احدی حکیم یا لکھوئی کا حاشیہ تھا شرح عقاید کی
 حاشیہ خیالی پر سمعْتُ يَقُولُ رَأَيْتُ خَواجِعَ خَرَدِي كَتَبَ بِأَسْمَائِهِمْ عَلَى أَصَابِعِهِمْ الْأَكْبَرِ
 شَيْئًا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ لَمْ يَمْهِمْ وَشَافَهُ كُلَّهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَتَبْتُ اسْمَ الدَّاتِ فِي بَدَانِهِ
 مَرِي وَصَارَتْ دِيدَنًا لَا أَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْفِلَاحَ عَنْهَا وَاللَّهُ اعْلَمُ اَوْ
 والد مرشد شیعی میں سنا فرماتی تھی کہ میں نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی کو دیکھا کہ اپنی انگوٹھی
 اپنی چاروں انگلیوں پر کچھ لکھی تھی اپنی نشست اوقات کرنی اور سب کا مومنین میں نے
 پوچھا تو فرمایا کہ میں نے اسم ذات کو ابتدائی سلوک میں لکھا تھا اور اب مجھ کو ایسی عادت ہو گئی ہے
 کہ میں اسکی چھوڑنی پر قادر نہیں ہوں واللہ اعلم وَاللَّهِ شَيْئًا عَلَيْهِمْ كَلِمَاتٌ عَلَيْهِمْ سَائِعٌ
 کلمہ قیمتی بعض اوقات اسنادہ اسی ہذا اَلَا شَعَالٍ وَبَعْضُهَا عَلَى شَرْطٍ تَا نَدْرُهَا

ہاشم بنی نبی
 ہاشم بنی نبی

اور سناخ نقشبندیہ کی چند اصطلاحات ہیں جن پر او کی طریقہ کی بنا ہے بعضے اصطلاحات
 میں تو او نہیں اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بعضے انکی تاثیر کی شرح طوں پر
 تو مکتوبوں کا ذکر کرنا چاہئے ہو بشرح مردم نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن
 یاد کرد باز گشت نگہداشت یادداشت فہذا ہی الما توفی عن خواجہ عبد
 الحاق العبد وانی وبعدها ثلثة ما توفی عن الخواجه نقشبند ووقوف
 زمانہ ووفی فی قریۃ ہوس دروم ہا نظر بر قدم سفر در وطن ۴ خلوت در انجمن ۵ یاد
 کرد ۶ باز گشت ۷ نگہداشت ۸ یادداشت توبیہ آئندہ کلمات خواجہ عبد الحاق غجد و
 منقول ہیں اور او کی بعد میں اصطلاحیں خواجہ نقشبندی ہر وی ہیں آو قوف ربانی ۲
 قلبی ۳ وقوف عدوی ۴ ماکھوش مردم ۵ معنایہ الذی قطعی کل نفس فلا یرا
 متذکرا متفحصا عن نفسه فی کل نفس هل هو غافل او ذاکر کھذا امر فی
 الذی یجی الی الذکر الحضور وھذا البندی فاذا توسط فی السلوک فیکل
 متفحصا عن نفسه فی کل طایفۃ ان انما یمنل ان بیا کل بعد کل سلفہ
 هل دخلت علیہ عقلت او لا فان دخلت عقلت استعصر وعزم علی انکمال
 فی المستقبل وھذا حتی یصل الی الدوام ویسمی ہذا الاخیر بوقوف
 یا استخرجہ خواجہ نقشبند لہذا ان التوجہ الی علم العلیم فی کل نفس
 یستوی حال المتوسط فانما اللایق بہ الاستغراق فی التوجہ الی اللہ حیث لا یراجع
 علی ہذا التوجہ ہوش مردم کی معنی ہوشیاری اور بیداری ہی ہر دم کی ساتھ تو
 ہمیشہ بیدار اور جس پر اپنی ذات سی ہر سانس میں کہ وہ غافل ہی یا ذکر اور بیدار طریقہ
 ہے تبدر سچ دوام حضور کی حاصل کر نیکا اور اس طرح کی ہوشیاری مبتدی کیو اسطرحی مخصوص
 ہی پر حجب آگی بڑی اور سلوک کی در بیان میں آدمی تو چاہی ہی ہوج کر تابی اپنی ذات کا ہوش
 ہو بڑی مدت میں اس طرح کہ نابل کری ہر ساعت کی بعد کہ اس ساعت میں غفلت آئی یا نہیں سو
 اگر غفلت آئی ہو تو استغفار کری اور آئندہ کو او کی پیور نیکا ارادہ کری اس طرح دوام

خواجہ نقشبند

کرتا رہی یہاں تک کہ دوام حضور کو پہنچ جاوے اور یہ پہلی طریق کی ہوسیار مسمی بوقت رات
 ہی اسکو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا اسواسطی کہ اوہنوں نے معلوم کیا کہ متوجہ ہونا علم اعلم یعنی دانست
 کو دریافت کرنا ہر دم میں سالک متوسط کی حال کو پریشان کرتا ہی اسکی مناسب تو استغراق
 ہی توجہ الی اللہ میں اس طرح پر کہ اسکو اپنی متوجہ ہونکی دانست ہی مزاحم حال ہنوف مترجم
 کہتا ہی ہر ہر دم کا محاسبہ بعبارت ہی ہوش دردم ہی سو یہ مبتدی کی مناسب ہے
 نہ متوسط کی اور قدری مدت کا محاسبہ جبکا نام وقوف زمانی ہی لائق مہربانہ متوسط ہے
 مولانا نے فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ کہتی ہیں حدیث وارد ہی کہ ہوسیار وہ
 شخص ہی جسکی اپنی نفس کو دبا اور بعد موت کے واسطی عمل کیا اور امیر المؤمنین عمر فاروق
 نے خطبہ میں فرمایا کہ اپنی جانوں کا محاسبہ کرو قبل اسکی کہ تمسی حساب لیا جاوے اور انکو وزن کرو
 قبل اسکی کہ وزن کئی جاوے اور مستعد ہو جاوے غرض اگر یہ واسطی یعنی خدا کا سامنا جو قیامت میں
 ہو گا اوسدن تم سامنی کئی جاوے گی تمہاری کوئی خبر نہ ہے کسی کی آما نظر پر قدم بمعنا
 اِنَّ السَّالِكِيْنَ يَجِبُ عَلَيْهِمْ اَنْ لَا يَنْظُرُوْا فِيْ خَالَ مِثْلِهِ اِلَّا اِلَى قَدَمِهِ وَكَفَى خَالَ فُجُوْهُ الْاَكْبَرِ
 بِيَدَيْهِ فَاِنَّ النَّظَرَ اِلَى النُّقُوشِ الْمُخْتَلَفَةِ وَالْاَوَّلِ الْمُنْجِبَةِ لِنَفْسِهِ عَلَيْهِ حَاكِلَةٌ وَ
 يَمْنَعُهُ مِمَّا هُوَ بِسَبِيلِهِ وَفِيْ حُكْمِهِ اَلَا سَمِعَ اِلَى الصَّوْنِ النَّاسِ وَاَحَادِيثِهِمْ
 سَمِعْتُ سَيِّدَ الْاَوَّلِ يَقُوْلُ هَذَا بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْبُتْدِيِّ اَمَّا الْمُنْتَرِفُ فَيُجِبُ عَلَيْهِ
 اَنْ يَنْتَظِرَ مَلِكًا عَلَى قَدَمِ اَيِّ نَبِيٍّ هُوَ اَدْمُرُ اَوْ اَوْفِيْلَاءُ مَرْيَمَ كُنْ عَلَى قَدَمِ فَخْرٍ
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَكَهْ اَلْحَامِيَّةُ النَّامَةُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ عَلَى قَدَمِ
 مُوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسُ فَاِنْ عَرَفْتَ مَشْرِئُوْعَهُ فَلَتَكُنْ اَخْرَاجَهُ
 وَوَاَفْعَاؤُهُ مُنَاسِبَةً بِوَاقِعَاتِ مَبْنُوعِهِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اور نظر پر قدم کی توہم راہ ہے
 سالک پر واجب کہ اپنی جگہ پر رہنے کی قوت کسی چیز پر نظر نہ ڈالی سو ہی اپنی قدم اور نہ اپنی ٹہنی
 کی حالت میں دیکھی مگر اپنی اگلی اسواسطی کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگوں کا نظر کرنا سالک
 کی حالت کو بگاڑ دیتا ہی اور اوس روکتا ہی جسکی وہ طلب میں ہی اور در حکم نظر ہی لوگوں کے

اور انہیں اور انکی باتوں کی طرف کان لگانا اپنی والدہ مرشد سی مینی سازماتی تھی کہ یہ نہ غیور
 کو نیچے رکھنا بہ نسبت مبتدی کی ہی اور نہ ہی پر تو واجب ہی کہ تامل کو ہی اپنی حال میں کہ وہ
 کسب کمال کی قدم پر ہی اس واسطی کہ بعضی اولیاء سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدم
 پر ہوتی ہیں اور انکو پوری عامیت کمالات کی حاصل ہوتی ہی اور بعض اولیٰ موسیٰ علیہ السلام کی
 قدم پر ہوتا ہی و علیٰ ہذا القیاس ہر رجب شہی اپنی میثاق کو بچان لی تو چاہے کہ اسکی حالت اور
 اپنی میثاق کی واقف کی ساتھ مناسب ناسبت ناسبت علم آما سہرہ وطن نہ عداۃ الا نفا
 مِنَ الصِّفَاتِ الْحَسَنَةِ إِلَى الصِّفَاتِ الْمَلَكِيَّةِ الْفَاضِلَةِ فَيَجِبُ عَلَى
 السَّالِكِ أَنْ يَتَخَصَّصَ عَنْ نَفْسِهِ هَلْ فِيهِ قَبِيحَةٌ خَلْقِيَّةٌ أَوْ عَرَفَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ
 اسْتَأْنَفَ التَّوْبَةَ وَعَلِمَ أَنَّ ذَلِكَ صَنَعَهُ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى لَقَسْتُ عَنْ
 قَلْبِ السَّائِلِ الْفَلَاحِي وَأَتَيْتُ حَبَّ اللَّهِ كَانَ ذَلِكَ لِأَنَّ حَقِيقَةَ الْحَسَنَةِ
 فِي دَاخِلِ الْقَلْبِ كَثِيرَةٌ خَفِيَّةٌ لَا يُمْكِنُ أَنْ يَسْتَخْرِجَ إِلَّا بِالتَّخَفُّصِ الْبَاطِنِ
 وَاجِبٌ عَلَيْهِ أَنْ يَتَفَحَّصَ هَلْ فِي قَلْبِهِ حَسَدٌ أَوْ حَقْدٌ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ
 فَلْيَكْثِرْ مِنْهَا أَمَّا هَذِهِ الْكَلِمَةُ أَوْ سَفَرُ وَطَرِجٍ كَمَا سَطَبَ نَقْلُ كُنَا هِيَ صِفَاتُ كَثِيرَةٍ
 سِي صِفَاتُ مَلَكِيَّةٍ فَاضِلَةٍ كِي طَرَفٍ تَوْسَا لَكَ بِرُوحٍ هِيَ كَمَا هِيَ نَفْسٌ مُتَخَفِّصَةٌ بِهِيَ
 كَمَا آيَا أَوْ مَعِينٍ كَچھ جب خلق تابی ہی ہر جب او کو جان سچا تو سرفروسی تو بہ کری اور جانی کہ
 یہ میرا بت ہی اس واسطی کہ جو تجھ کو خدا سی باز رکھی وہ فی الواقع تیرا بت ہے کہ ہی کہ لا الہ الا
 سی ارادہ کری کہ مینی غلانی خیر کی محبت کو نفی کرو یا اور لا الہ الا اللہ سی قصد کری کہ اللہ کی
 مینی او کی مقام پر ثابت کر دی اور وجہ اسکی یہ ہی کہ غیر خدا کی محبت کی گمراہی کے بہت
 جیسی ہو ہیں اور ناگاہانہ ممکن نہیں کہ کمال تفحص میں تلاش فی سائلک پیدا حجت کہ تلاش کری
 کہ آیا اس کی دل میں کیا حسد یا کیا کینہ یا اعتراض موجود ہی تو او کو توڑا کری اس کی
 مدد و نصرت میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فی فرمایا جس نے اللہ کی محبت کا خالص ہر حکم
 تو او سنی او کو طلب دنیا سی باز رکھا اور سب لوگوں سے او کو خوشی کر دیا آما خلوت دسرا

۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

انجمن۔ فَمَعْنَاهُ اِنْ تَشْتَغِلْ بِقَلْبِهِ بِالْحَقِّ فِي الْاَحْوَالِ كُلِّهَا مِنَ الْقُرْسِ وَ
 الْكَلَامِ وَكُلِّ الشَّرَفِ الْمَشْتَقِّ اَنْ يَحْصُلَ السَّالِكُ مَلَكَهَ التَّوَجُّهِ اِلَى
 الْحَقِّ فِي وَقْتِ اَلِاسْتِعْجَالِ بِهِمْ اَلَا شَغْلًا قَالِ خَلِجَهُ نَفْسُهُ وَكَلِمَةُ الْاَشَادَةِ فِي قَلْبِهِ
 عَزَمَتْ قَالِ بِجَالِ اَنْ تَكُونُ هُمْ تَجَانُّوْا كَيْفَ عَنْ مَذَلِّ اللَّهِ بِلِ الْحَقِّ اَنَّ النَّاسَ يُمْرُغُونَ
 الْفُقَرَاءَ وَدَوَامِ التَّعَلُّقِ بِاللَّهِ يَكُونُ غَالِبًا مَطْنَةً لِلزَّيْلِ وَالسَّمْعَةُ قَالِ وَكَلِمَةُ اَنْ
 يَكُونُ الرَّبِّي زَيْلَ الْعِلْمِ وَالْذِيَانَةِ وَالْاَجْتِهَادِ فِي الطَّاعَاتِ وَيَكُونُ الْقَلْبُ
 سَمْعًا لِحَقِّ دَائِمًا قَالِ الْحَاجِدُ عَلَى الدَّائِمِيَّةِ بِالْقَارِئَةِ شَعْرًا زِدْرَقْنَ شَوَاشِنًا
 اَزْدِرَقْنَ بِيكَا نَهْ وَشِ اِيْنَجِدِينَ زِيَارَ وَشِ كَمْ مَبْدِي اَنْدَرِجَانِ
 اور خلوت در خجری طلب ہی کہ دل سی خدا کی ساتھ مشغول ہی اپنی جمیع حالات میں
 پیرانی میں اور کلام کرنی اور کہانی اور مثنوی اور حلینی میں تو سالک کو واجب ہی کہ خدا کی طرف
 متوجہ رہی کا ملکہ یعنی قوت راسخہ ہم بیجاوی ان خیال مذکورہ کی مشغولی وقت خواہ نقشبند
 فی فرمایا کہ اس طرف اشارہ ہی حق تعالیٰ کی قول میں کہ مردانی وہ لوگ ہیں جنکو سوا کسی
 اور خرید و خست ذکر ابد غشی غافل نہیں کرتی مگر کتاب ہی دل بیار دست بجا گویا اسی بیت کا ترجمہ
 ہی ملکہ حق یہی کہ بیاس فقر نشان مند ہونا اور ہمیشہ متعلق بذکر خدا رہنا اس طرح پر گویا گون پر
 نہ ہی اس میں اکثر وہابی اور سنی کا منطہ ہی تو بہتر یہی کہ وضع اور لباس تو علم اور دیانت
 اور اجتہاد فی الطاعات کا لباس اور دل ہمیشہ حق جل شانہ کی ساتھ رہی چنانچہ خواہ حق تعالیٰ
 مضمون فارسی کی بیت میں ادا کیا یعنی اندر سی اشارہ اور باہر سی بیگانی کی مانند ایسی بیار
 چال کتری چان میں ف تبرج کتابی مصنف حق تعالیٰ فرمایا کہ اس نانی میں دفع ریا کار
 کی واسطی اس سے بہتر کوئی وضع نہیں با خدا کی واسطی کہ علما کی وضع اور لباس اختیار کیا
 اور با حق رہی اکثر عوام کو اس کی ساتھ عقیدت نہوگی ہی گمان کریں کی کہ یہ ملاہیں کتاب
 کیرٹی او کو درویشی اور ولایت کی نسبت بخلاف لباس فقیر کی یا مطلق ترک لباس کے
 حکامات اکثر نے خواہ نقشبندی چاہے کہ کار بار کی مشغولی میں توجہ الی امدد رکھنا اور غافل

نہی

ہونا کیونکہ تصور ہو اور اس پر کیا دلیل ہی خواجہ علیہ الرحمہ فی اسات سہی استدلال کیا کہ
 کہ رجال لا تکرہ تجارت ولا یسع عن ذکر اللہ واما یاد کرد تمناہ ذکر اللہ تعالیٰ امتا
 بالقی والانبیاء او بالانبیاء الجدد کما مر تقصیلہ
 اور یاد کردی مراد ذکر اللہ ہی یا نبی او پیشات — مجروح یا نچہ اسکی تقصیل مذکور ہو
 ف یاد کردی مراد یہی ہے کہ ہمیشہ اوس کی کوکرا کرتا ہی حکو مرشدی سیکھا ہی تیک
 کہ حق جل شانہ کی حضور جی صل ہو جاو خواجہ نقشبند قدس سرہ فی فرمایا کہ مقصود ذکر حق
 سی کہ دل ہمیشہ حضرت حق کی ساتھ حاضر ہی ہو صفت محبت اور تعظیم کی اس واسطے
 کہ ذکر یعنی یاد دفع غفلت کا نام ہی لکذا فی الحاشیہ الغزنیہ واما باز گشت تمناہ
 ان یرجع بعد کل طائفة من الذکر ثلث مراتب او خمس مراتب الی
 المناجات فیدعو اللہ عزوجل بمجامع ہمتیہ یارب انت مقصود
 لک الدنیا والآخرۃ لک اثنیم علی نعمک وارزقنی وضو لک
 التام سمعت سیدی الوالد قدس سرہ یقول ہذا شرط
 عظیم فی الذکر فلا یتنبی ان یعقل السالک عنہ فانما
 لہ یجد ما وجدنا الا بین کما ہذا اور باز گشت یعنی رجوع کرنا اور پھر نا اس عبادت
 ہی کہ قدری ذکر کی بعد تین بار یا پنج بار مناجات کی طرف رجوع کری سو یونہی عاکری اللہ
 عزوجل سی بحضور دل کہ اسی سیر ہی رب توبہ اس مقصود ہی مینی دنیا اور آخرت کو جو اثر
 ہی واسطی اپنی نعمت کو مجبور کر اور پورا وصال اپنا محکو نصیب فرما والدہ مرشد قدس سرہ
 مینی سنا فرماتی ہی کہ ہر شرط عظیم ہی ذکر میں توفیق نہیں کہ سالک اس سے غافل ہو اس واسطی کہ
 جو مینی پایا سکی برکت سی پایا ف موفانی فرمایا کہ ذکر جب کلمہ طیبہ کو دل سی کہی تو اس
 عبادت سی کہی تو ہی میر مقصود ہی اور تیری ضامیر مطلوب یعنی اس کی سی ہی
 مقصود اس واسطی کہ یہ کلمہ ہر خاطر نیک اور بد کانی تو دم بدیم اخلاص تازہ کی ذکر کو خوا
 کر یا چاہا کہ باطن اسوای حق صفا ہو جاوے ذکر ذکر ایسا اخلاص پایا تو دعائی کو کو لاطریق

علامہ

شیخ

تقلید مرشد کیا کری تو مرشد کی برکت سی او سکو انشاء اللہ تعالیٰ اخلاص حاصل ہو جاوے گا اور ہرگز
 سی اخلاص حاصل کرنا اسو اسطی ذکر میں شرط عظیم ہے کہ ذکر کی دل میں وہ وسوسہ آتا ہی ہو جو خطر
 سی تو اوپر ضرور ہو جاتا ہی اور اسکو مقصود ذکر اور تیا ہی حالانکہ اسکی حق میں یہ ہرگز
 زیادہ تر مضری و آماندہ کا ہوا داشت مہوعیانہ عن طرہ الخطرات و کما فی
 النفس فیبدی ان یكون السالك متيقظا فلا یک عخطر یخطر فی قلبہ
 قال خواجه نقشبند یبغی ان یصلح السالك فی اقل ما یظهر ولا یظهر اذا ظهر
 ما لک الیہا النفس وان تها فی عینہ والہا فہذا طریق تحصیل
 ملک خلو کوہ الذہن عن خطرات الخطر ^{النفیس} اور نگاہ بہشت تو عبارت خطرات اور احادیث
 نفس کی ہانگی اور دور کرنی سی تو سالک کے لائق ہی کہ بیدار او ہوشیار ہی ہو کہ خیال
 او خطرہ کو اپنی دل میں جوڑی کہ خطور کر سکی خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فی فرمایا کہ سالک
 کو لائق ہی کہ خطری کو اسکی ابتدا می تہویر میں رک دے اسو اسطی کہ جب ہر سو جگہ کا تو
 اسکی طرف مائل ہو جاوے گا اور وہ نفس میں اثر کرے گا پہر او سکا دور کرنا مشکل ہو گا تو یہ فی
 نگاہ داشت طریقہ ہی حاصل کرنی بلکہ خلوتختہ و ہر کا خطرات اور وساوس کی خطور کرنی سے
 ف مولانا فی فرمایا کہ خطری کو ساعت دو ساعت بہی ل میں کہنا چاہی بزرگون کہ
 نزدیک یہ امر ہم ہی اور ادویا می کالمین کو یہ دولت تا زمان دراز حاصل رہتی ہے
 و اما یاد داشت فعیانہ عن التوجہ الی صوف الجہد عن الافراط و التخلات
 حقیقہ و کجب الوجود و لکن انہ لا یستقیم الا بعد الفناء الشام
 و البقاء الشامی واللہ اعلم اور یاد داشت تو عبارت ہی توجہ صرف سی جو
 ہی الفاظ اور تخیلات سی واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہ ہی کہ
 متوجہ رہنا باستقامت حاصل نہیں ہوتا مگر فانی تمام اور بقا می کامل کی بعد و اللہ اعلم
 خلاصہ یہ کہ یاد داشت ذات مقدس کی ذہیان گناہ ہی جو بعد از ربیعہ الفاظ اور تخیلات
 ہو یہ دولت مہیان ولایت کو البتہ حاصل ہوتی ہی جہاں اللہ منہم رحمۃ اللہ علیہ

وَأَمَّا وَقُوتٌ فَمَا فِي فَقَدْ ذَكَرَ الْقَسِيدُ أَوْ وَقُوتٌ زَمَانِي كِي تَفْسِيرُ كَوْنِهِ مَبْنِي مَوْجِبِ مَرْدَمِ
تَفْسِيرِ مِنْ بَيَانِ كِي عِنْدَ مَرَسَا حَتَّى كِي تَامِلُ كَرَانَا كِي غَفْلَتِ أَلِي يَابَنِينَ دَر صَوْرَتِ
اِسْتِفْهَارِ كَرَانَا اَوْرَا اِنْدَه كَوَاوَسْ كِي تَرْكِ بِرْمَتِ بَانْدِ سَهَا قَامَا دَقُوتِ عَدَدِي فَهِيَ الْخَالِفَةُ
عَلَى عَدَدِ الْوَقُوتِ وَتَدَمُّ بِسَاءِ شَيْءٍ اَوْرُو قُوتِ عَدَدِي تَوْعَدًا
كِي مَحَافِظَتِ كَرْنِي كَانَامِ هِي اَوْرَاوَسْ كَا بَيَانِ هُوَ چَا عِنْدِي ذَكَرُ كُو طَاقِ ذَكَرُ كَرَانَا دَر حِفْظِ
أَمَّا وَقُوتٌ قَلْبِي فَصَمْعَانَا التَّوَجُّهَ إِلَى الْقَلْبِ الَّذِي هُوَ مَوْجِدٌ إِلَى الْجَانِبِ
الْأَكْسَرِ رَحْتَ الشَّدِي وَالْحِكْمَةُ فِي هَذَا التَّوَجُّهَ كَالْحِكْمَةِ فِي مَنَاعَاةِ الصَّرَافِ عِنْدَ الْبَحْرِ
اَوْرُو قُوتِ قَلْبِي عِبَارَتِ هِي اَوْسْ قَلْبِ كِي طَرَفِ جَوَا بِطِينِ طَرَفِ جِهَاتِي كِي نَحْيِ مَوْجِبِ
اَوْرَحْمَتِ اِسْمِ تَوَجُّهِ كِي وِلَاسِي هِي جِسِّي ضَرْبَاتِ كِي رِعَايَتِ مِنْ حَكْمَتِ مَشَاخِخِ قَادِرِيهِ كِي زَرْبِ
بَعْنِي ثَابِتِي عِلْمِ سَوَا تَوَجُّهِ بَاقِي رَهِي اَوْرَحْطَرَاتِ بِيرونی كَا دَلِيلِ اِخْلَافِ اِهْوَا جَدْرِ بَرَجِ عَدَدِ
مِنْ تَوَجُّهِ خَصْرِ مَوْجِبِ اَوْ لَانَا نِي فَرَايَا تَوَجُّهِ دَا سَطَحِ بِرْمُو كِ اَوْ سِرِ دَا قَفِ هِي شَانِي كَرِيزِ
اَوْرَدَلِ كُو ذَكَرُ حَقِّ مَسْمُوعِ كَرَلِي اَوْرَاوَسْ كُو ذَكَرُ اَوْرَاوَسْ كِي مَقْهُومِ سِي اَهْلِ اَوْرَاوَسْ كَانَهْ جَوَزِ حَقِ
نَقِشْدَنِي حَسْبِ نَفْسِ اَوْرَحَايَتِ عَدَدِ كُو ذَكَرُ مِنْ لَازِمِ نَهْمِنْ فَرَايَا اَوْرُو قُوتِ قَلْبِي اَوْ كَرْنِي
اَشَا مِي ذَكَرُ مِنْ لَازِمِ هِي چَا نَخْبَرِ اِلْطِمَاشِ اَوْرَحَايَتِ لَازِمِ مِنْ لَكِهْ مَقْصُودِ ذَكَرُ سِي
غَفْلَتِ هِي اَوْرَهْمِ حَاصِلِ نَهْمِنْ بِرُوْنِ قُوتِ قَلْبِي كِي اَوْرَاوَسْ كِي نَحْيِ نِي كَبَا هِي شَعْرِ
عَلِي مَضِي قَلْبِكَ كَرْنِ كَا نَكِ طَايِرِ — فَمِنْ ذَلِكَ الْاَحْوَالِ فَمَكِ تَوْلَدِ
بَعْنِي اِنْبِي دَلِ كِي اَتَدِي بِرِجْرِيَا كِي طَرَحِ مَوْجِبِ اِسْ دَا سَطَحِ كَا سَلِ وَ مَسْمُوعِ تَحْتِ حَالِ اَعْلِي
بِدَا هُونِ كِي بِالْمَقْشِدَةِ نَصْرَاتِ عَجَبَةٍ مِنْ جَمْعِ اَلِهَةِ عَلَى مَنْ اَدْفِكُونِ عَلَى قُوتِ
اَلِهَةِ وَكَانَ فِي الطَّالِبِ دَوْنِ الْمَرْحُومِ اِنْفَاذَةِ التَّوْبَةِ
عَلَى الْعَامِي وَالْمَصْرُوفِ فِي قُلُوبِ النَّاسِ حَتَّى يَحْبُوْا وَيَعْظُمُوْا اِنْفَاذَهُمْ
حَتَّى يَمُتَ قِيَامًا وَبَيَاتًا عَظِيْمَةً وَ اِلْاِطْلَاعِ عَلَى نِسْبَةِ اَهْلِ اَللّٰهِ مِنَ الْاَحْيَاءِ
وَ اَهْلِ الْقُبُورِ اِلْاِشْرَافِ عَلَى حَوَاطِرِ النَّاسِ وَ مَا يَخْتَلِكُ فِي الصَّدُورِ

تصرفات نصیب

طریقہ تیسر طالب اپنی توجہ داون

کشف الوقائع المستقبلة و دفع البلية النازلة و غيرها و نحن نشيرك على ان يخرج
 منها او نفيدون کی عجائب تصرفات میں عہت باندہا کسی مراد پر تو اس میں
 کامیابی کی موافق ہونا اور طالب میں تاثیر کرنا اور بیمار کے کو مریض سے منع کرنا
 اور ماضی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگوں کی دلوں میں تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور
 ہو جاوے یا ان کی خیالات میں تصرف کرنا اور انہیں واقعات عظیمہ مثل ہون اور آگاہ ہونا
 اہل السد کی نسبت پر زندہ ہون یا اہل قبور اور لوگوں کی خطرات قلبی پر اور جو ان کی سنیوں
 غلبان کر رہا ہی اوپر مطلع ہونا اور وقائع آئندہ کا کشف ہونا اور بلائی نازل کو دفع کرنا
 اور سوائی انکی اور ہی تصرفات میں اور ہم تجلوی کسی کتاب کی دیکھنی والی اور انہیں سے بعض
 پر آگاہ کرتی ہیں بطریق نمونہ کے اما بعد التصرفات عند کبارہم اصحاب الفناء
 فی اللہ والبقا بہ فلما شان عظیم و اما عند سائرہم فالتأید فی الطالب ان یقوہ
 الشیخ انفسہ الناطقة و تصادفہا بالہمة الثامنة القویة ثم یستغرق فی
 نسبتہ بالجمعیۃ و هذا بعد ان تكون نفس الشیخ حاکمۃ لشیئہ من نسب
 القوم و كانت مملکۃ راسخۃ فیہا فتسقل نسبتہ الی الطالب علی حسب
 استعدادہ و منہم من یتوب بہذا النجۃ الذکی و الصرہ
 علی قلبہ الطالب و اذ یغاب الطالب فانہم یخیلون صدقہ و یقربون الیہا
 اور اس کے تصرفات کا ملین نصیب یونکی نزدیک جو فانی اسد اور بقا بالسد کی لوگ
 ہیں تو انکی اور ہی شان عظیم سی اور اکابر کی سوا باقی مسوسین کی نزدیک طالب میں تاثیر
 کرنی کا یہ طریقہ ہی کہ مرشد طالب کی نفس طبع کی طرف متوجہ ہو کر اپنی پوری قوی
 سے ٹکرائی ہر دہ جالی اپنی نسبت میں جمعیت خاطر سی اور یہ تصرف اسکی بعد ہوگا کہ
 نفس مرشد کسی نسبت کا عامل ہوں بزرگوں کے فستون میں اور نسبت کا اسکو ملکہ راسخ ہو
 کہ ہر دم اسکی قابو میں ہو مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اسکی یاقوت اور
 موافق اور بعض نصیب ہی اس توجہ کی ساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگائی کو ہی دیتی

اور جب کہ طالب غائب ہو تو اس کی صورت کو خیال کرتی ہیں اور اس کی طرف متوجہ ہوتی ہیں
 یعنی غائب کو توجہ دیتی ہیں اس کی صورت کو خیال کر کے **وَأَمَّا الْعِثْمَةُ فَغَيَابَةُ عَنْ**
الْجَمْعِ الْخَاطِرِ تاکلید العریضۃ بصورۃ العثمتی والطلب بحیث لا یحضر فی
 القلب خاطر سوی هذا المراد طلب الملك للعطشان واختبرنی من ارتقی
 آن من الشیوخ من یستغل فی الغنی والانیات و یحیی بہ کما یطرد الہافہ او کما یطرد
 او ما یناسب هذا الہ اللہ فانیہ الفاعل لهذا الفعل و رہمت تو عبارتہا اجمال خاطر اور
 قصد کی مضبوط ہو جانی سی بصورت آرزو اور طلب کی اس طرح پر کہ دل میں کوئی خطرہ
 نہ سماوی سوا اس کی جیسی سیاسی کو بانی کی طلب ہوتی ہی اور محکو خبر دی اوئی خبر
 محکو اعتماد ہی کہ بعضہ شیوخ فقی اور اثبات میں مشغول ہوتی ہیں اور لا الہ الا اللہ سی رہے
 کرتی ہیں کہ کوئی اس آفت کا تاملی والا نہیں اور کوئی روبرو دینی والا نہیں اس کی سنا
 جو دعا ہو سوا اللہ کی **ف** مولانا فی فرمایا مجر موقوف سی مراد اخون محمد دلیل ہیں اور
 بعضہ مشائخ سے محدودی مشائخ مراد ہیں **وَأَمَّا دَقُّ الْمَرْجِ فَجَارَةٌ عَنْ أَنْ یُتَخَلَّ عَنْهُ الْمَرْجُ**
وَأَنْ یُهَذَا الْمَرْجُ جمیع الجہۃ بحیث لا یحضر فی قلبہ خطرۃ دون هذا فان المرص یشغل اللہ
 و هذا المرص یشغل اللہ فی خلقہ اور بیاری کی دور کرنا اس سی عبارت ہی کہ مرد صاحب
 اپنی ذات کو یا خیال کرے یہ جانی کہ یہ بیاری مجہ میں ہی اور اس پر محبت کو جمع کرے
 اس طرح پر کہ اس کی دل میں کوئی خطرہ نہ آوی سوا اس صورت کی تو مرض کی بیاری اس
 کی طرف منتقل ہو جاوے گی اور یہ ہم عجائبات قدرت اور صنعت ایزدی سنی اس کی خلق
 میں **ف** مولانا فی فرمایا کہ سلب مرض کی دو طریق ہیں ایک یہ ہی کہ جب کوئی شخص بیمار
 ہو جاوے یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب شہادت و شکر کی اور ذور کحت نماز پڑھے اور
 خدا کی طرف متوجہ ہو و شکر دل ہوا اور زبان پر کہی یا سُبْحَانَ الْمَضْطَرُودِ وَ حَمْدُكَ شَیْفَ السُّوءِ
 اور شجاعت میں اور نصیر کی در بیان میں کہی کہ شخص بیمار کی بیاری یا بتلاسی
 زایل ہو جاوے اور دو صورت طریقہ وہ ہی جو مصنف قدس نے فرمایا **وَأَمَّا الْإِثْمَةُ**

(تو)

(تو)

نَبِيٍّ كَمَا أَكْثَرُ أَفْ عَلَى الْخِيَامِ فَطَرَفُهُ أَنْ يَفْرَجَ نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ حَيْثُ
وَحَاطَ بِقَيْفِ نَفْسِهِ إِلَى نَفْسِ هَذَا الْخَيْرِ فَإِنْ حَتَّى فِي نَفْسِهِ حَيْثُ فِي الْوَحْشِ
ہم خاطر اور شرافت خاطر یعنی دل کی باتوں کی دریافت کرنی کا طریقہ یہی اپنی ذات
سیرات اور ہر خطرہ سی خالی کری اور اپنی نفس کو اس شخص کے نفس تک پہنچا دے یہ
اگر اسکی دل میں کچھ رکھیں اور کوئی بات معلوم ہو بطریق پر توڑنی کی تو وہی بات اسکی دل
ہی وَا مَا كُنْتُ أَوْ قَائِمِ السَّعْيَةِ فَطَرَفُهُ أَنْ يَفْرَجَ نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا أَنْتَ لَا
مَعْرِفَةٍ هَذِهِ الْوَاثِقَةُ فَإِنَّ الْفَتْحَ عَنْ كُلِّ حَدِيثٍ وَكَانَ الْإِسْقَاطُ كَطَلِ
الْمَاءِ لِلْعُطَّانِ جَعَلَ يَبْدُو نَفْسَهُ مَا نَابَعْدَ مَا نَابَ إِلَى الْمَلِكِ الْأَعْلَى أَوْ
السَّافِلِ يَبْدُو سَعْدَ أَدَمَ وَيَكْجُرُ دَاكُنْهُمْ فَإِنَّ كَعْدَ قَرَابٍ يَنْكُشُ عَلَيْهِ الْأَمْرُ كَقِفِ
ہاتھ آدھرتیہ واقعہ فی الیقین ان فی اللہ اور وقایع آئندہ کی کشف کا طریقہ یہی کہ اپنی
دل کو خالی کری ہر چیز سی سوامی اس اقد کی دریافت کی انتظار سی ہر جب اسکی
دل سی ہر خطرہ منقطع ہو جاوے اور انتظار اس تیرہ ہو جیسی ریاسی کو بانی کی طلب ہوئی
ہی تو اپنی روح کو ساحت بساحت ملا اعلیٰ بلا واسطہ کی طرف بلند کرنا شروع کری
اپنی استبداد کی اور اوہن کی طریت کیو ہو جاوے تو جلد و سپر حال کھل جاوے گا خواہ ہاتھ کی
آواز سی یا جانی اس قفس کو دیکھ کر یا خواب میں ف ملا اعلیٰ ملے گا کہ میری کہتے ہیں جو مقررین
بارگاہ صمدیت میں اور محل اسرار قضا اور قدر میں اور ملا سافل و فرشتی میں مراتب میں
وَأَمَّا دَفْعُ الْبَلَاءِ النَّازِلَةِ فَطَرَفُهُ أَنْ يَتَخَيَّلَ تِلْكَ الْبَلَاءَ بِصُورَتِهَا الْمُسَائِلَةِ وَيَتَخَيَّلَ
مَصَادِمُهَا وَدَفْعُهَا بِقُوَّةِ ثُمَّ يَجْمَعُ هُنَّ عَلَى ذَلِكَ وَيَبْدُو نَفْسَهُ مَا نَابَعْدَ مَا
إِلَى حَتَّى تَزَالُ الْأَعْلَى كَوَالِ السَّافِلِ وَيَكْجُرُ دَاكُنْهُمْ فَإِنَّ كَعْدَ قَرَابٍ يَنْكُشُ عَلَيْهِ الْأَمْرُ كَقِفِ
تاکہ اللہ آغٹہ اور بلا سی نازل کی دفع کر نیکیا یہ طریقہ یہی کہ اس بلا کو اسکی صورت حق
کی ساتھ خیال کری اور اسکی مصادمت اور دفع کر نیکیا بقوت تمام خیال کری پھر اپنے
سمت کو اوپر مجتمع کری اور اعلیٰ روح کو ساحت بساحت ملا اعلیٰ بلا سافل کی

مکان کی طرف بلند کری اور اونہیں کی طرف کیوں ہو جاوی تو مخترب وہ دفع ہو جاوی
 واسطہ علم و شہرہ ہذہ التقرات و ما یجری مجریہا اتصال نفس المؤمن بنفس
 المؤمن فیہ و لا لآلہام بہا و لا فضلہا الیہا و اصحاب التجربہ من عواکف البدن
 یعرفون ہذا الاتصال و یقدرون علی تحصیلہ واللہ اعلم و ہذا الذی
 ذکرناہ من الاشغال ہذا الذی کان یختار سیدہ الودیدہ شہداء اور ایسی تصرفات کی شرط اور
 جو انکی قائم مقام ہر متصل کرنا ہی اثر دینی والی کی نفس کو اسکی نفس سے حسین تاثیر کرنا منظور
 ہی اور ملا دنیا اسکی ساتھ اور اس تک پہنچا دنیا اور چولوگ کہ بدن کی حجابوں سے پاک ہو
 ہر ہر اس اتصال کو پہنچاتی ہیں اور اسکی حاصل کرنی پر قادر ہیں اللہ اعلم اور یہ اشغال غنی
 مذکور کی دوہرین شکوہ جاری والد مرشد سید کرتی تھی للشیخ أحمد السہروردی اشغال
 آخری فلند کن ہا بالاجال علمہ اللہ تعالیٰ خلق فی الانسان سبب لطائف
 الہی حقائق مفتریہ بحیالہا کما ہو ظاہر کلام الشیخ و اتباعہ و اجہات
 و اعتبارات للنفس الناطقة فی شہی باعتبار قلبا و باعتبار اخر
 و حاکم الی غیر ذلک و هو الذی اختارہ سیدہ الودیدہ و صو رہا
 صورہا درسم دائرہ و قال ہی القلب ثم دائرہ اخرى فی ہذہ
 الدائرہ فقال ہی الروح الی ان درسم الدائرہ السادسة و قال
 ہی انا و سمعہ بقول بعضہا فی البعض و یستدل علی ذلک بالحديث
 الذی علی السنۃ الصوفیۃ ان فی جسدین آدم قلبا و فی القلب ذنوب
 الی اخیرہ و لکم احفظ لفظہ اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کی نظر
 میں اور اشغال ہیں تو جابہی کہ ہم اونکو محض کر کرین معلوم کر کہ حق تعالیٰ فی انسان میں چہرہ منظور
 پیدا کی جسکی حقائق جدا جدا ہیں بذات خود چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہی شیخ موصوفت کی
 اور انکی تابعین کی کلام سے ایلاطاف مستہ جدا اور اعتبارات ہیں نفس ناطقہ و نفس
 ناطقہ ایک اعتبار سے ہی اور دوسرا اعتبار سے اور کلام و روح نام ہی و علی ہذا القیاس

الشیخ

اشغال طریقہ مجددیہ

باقی لطائف اور یہی قول ہماری والدہ مرشد کا مختار اور مجبواں لطافت کی صورت بناوے
تو اول ایک دائرہ یعنی کڈل بنایا اور کہا کہ یہ دل ہی بہر اوس کڈل کی اندر دوسرا دائرہ
بنایا اور کہا یہ روح ہی یہاں تک کہ چہنہا دائرہ کہا اور کہا کہ یہ مین ہون یعنی حقیقت
انسانی حکمو آدمی عربی مین انہ تعبیر کرتا ہی اور فارسی مین من اور ہند ہی مین بولتا ہی
اور مینی والدہ سی سنا فرماتی تھی کہ بعض لطائف بعض کی اندر مین اور اس عا پر اوس صریح
استدلال کرتی تھی جو صوفیوں کی زبان پر دائرہ اور شہور ہے کہ مقرر ابن آدم کے
جسم مین دل ہی اور دل مین روح ہی تا آخر لطائف ستہ اور مجبواں حدیث کی الفاظ مٹھو
نہیں و مولانا فی فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچھ اصل ثابت
نہیں و بالجملة عن النبی احمد الشہرندی ان کل الطیفۃ من ثلاث اللطائف
کہ ارتباط بعض من الجسد فالقلب تحت الشیء الاکسر باصبعین و
الروح تحت الشیء الاکسر من جذء القلب و الشقوق الشیء الاکسر
ما نکلا الی وسط الصدور الخفی فوق الشیء الاکسر ما نکلا الی الوسط
فی الخفی فوق الشیء الاکسر فی الوسط و النفس فی البطن الاول من الدماغ
و فی کل من هذه الاعضاء حركة تبصیة فالشیء یا من یحافظہ تلك الحركة
و تخیل ما ذکر اسم الذات ثم تأمن بالنفی و الاثبات ما ذاللفظہ کا علی اللطائف
کلها و صنادید اللفظ الا الله علی القلب و الله اعلم خلاصہ یہ ہے کہ شیخ احمد سہروردی کی عرض
یہ ہے کہ ان لطائف مین سی ہر طیفی کو تعلق اور ارتباط ہی بدن کی بعض اعضا سی تو قلب کا
تعلق بائیں چاتی کی نیچی دو اگل پر ہی اور روح کا ارتباط دائرہ چاتی کی نیچی مقابلہ دل
ہے اور مرکز تعلق دائرہ چاتی کی اوپر وسط سینہ کی طرف جلتی ہوئے اور حقے
بائیں چاتی کی اوپر وسط سینہ طرف اور اٹھنے کا مقام حقے کے اوپر ہے اور
سرد وسط مین ہے اور نفس کا مقام دماغ کی بطن اول مین ہے اور ہر ایک عضو مین
نکھڑی سی نفس کی مانند حرکت ہی شیخ محمود اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت

کو اسم ذات خیال کر لیا اور ذاتی ہیں پر نفی اور ثبات کا امر کرتی ہیں اس کی لفظ پہلے ہی
 جمیع لطائف مذکورہ پر اور کلام اللہ کی لفظ کو دل پر ضرب لگا کر واحد اعلم و متعالیٰ
 فرمایا کہ شیخ مجدد کی تابعین کلام سی مضموم ہوتا ہی کہ ہر لطیفہ کا نور جدا اور رنگ
 علیحدہ ہی تو قلب کا نور نہ رہی اور روح کا نور سرخ ہی اور سر کا نور سفید ہی اور خفی کا نور
 سیاہ اور اخفی کا نور سبز اور سر کا مقام قلب اور اخفی بامین ہی اور اخفی سبط لطف
 میں اللطف اور اس سب سے اور روح اللطف ہی قلب سے مشایخ مجدیہ میں معمول ہی کہ ہے
 اور توحید سی اسم ذات کی ذکر کو ہر لطیفہ میں لطافت مذکورہ سی القا کرتی ہیں اور توحید سی
 حرکت کو محسوس ہوتا ہی اور اس کی ماہیت اسم ذات کی ذکر کو ہر لطیفہ میں درجہ بدرجہ ارشاد
 فرماتی ہیں اور ہر لطیفی کی ذکر قوی ہونی کی بعد نفی اور ثبات کر تعلیم کرتی ہیں کہ خیال کے
 زبان سی زیر زبات سی کلام کو دماغ تک پہنچاؤ اور کلام اللہ کو دماغ ہی نوٹ ہی پر اپنا
 راست پر پہنچاؤ اور کلام اللہ کو لطافت خمسہ پر بہتر تاہل پر ضرب کری افضل من جمیع
 الطرق کلھا الی تحصیل حیثیۃ نفسانیۃ شمعہ عندہم بالنسبۃ لانہا اختاب
 و ان تباکی باللہ عز وجل و بالتکینۃ بالسورہ مرجع مشایخ کی طریقوں کا بہت
 نفسانی کی تحصیل ہی جو صوفی نسبت کہتی ہیں اسو اسطی کہ نسبت اللہ عز وجل کی نسبت
 اور ارتباطی عبارت ہی اور اس کی نزدیک سی سبکی اور نور ہی جو حقیقتہا
 کفایت حالہ فی النفس الناطقۃ من ان الشیء بالذات و الطریق الی و نسبت کے
 حقیقت اور ماہیت جو نفس ناطقہ میں حلول کر گئی از قسم شبیہ بمرستگان باجاء
 عالم جبروت کا و تفصیل ان فی الذل اذا دأب علی الطاعات و الکہارات و الاذکار
 حصّل کما صفة قائمۃ بالنفس الناطقۃ و ملکۃ راسخۃ لہذا الشیء
 مہذا و حسن اللقب و کل منہا ان کی تفسیر اور تفصیل اس حال کی یہ ہے کہ جو
 حجابات اور ظہارات اور از کار بردار و مست تو اس کو ایک صفت حاصل ہو جاتی ہی جو
 قیام نفس ناطقہ میں ہے اور اس قیام کا لکھنا اس میں جو جاتا صفت قائمہ سی شبیہ ملکوت

مراد ہے اور ملک توجہ سے تطلع بہروت مقصود ہی تو نسبت کے یہ دونوں جنس ہیں ہر جنس کی
نیچے انواع کثیرہ داخل ہیں فقہنا نسبتہ الحبۃ والعشق فتكون الحبۃ صفۃ
والتحبة فی القلب سو منجہ انواع مذکورہ کی محبت اور عشق کی نسبت تو اوسمین
محبت کی صفت محکم ہوجاتی ہی قلب کی اندر و منها نسبتہ کثیر النفس والتکبر فی
عن حطوہا کان سیدہ والکلا کثیرہا نسبتہ اهل البیت اور منجہ انواع مذکورہ نفس
اور برہاری لذات کی نسبت اور والد مرشد اسکو نسبت اہل بیت کے کہتی تھی و منها
نسبتہ الشاہدۃ وھی مملکۃ التوجہ الی الخیر و البیط و بالجملة فلیحضر مع اللہ
الاولیٰ بحسب اقوال معنی الحبۃ او کثیر النفس ان غیرہا بالبادداشت و النفس تقوی
بہا مملکۃ و نسبتہ من هذا الاول و سقی تلك الملكۃ نسبتہ والنسب کثیر
جدد الامایہ المیز یدرک کل نسبتہ علی حدیثہا و انعم من تحصیل نسبتہ و
لذلک علیہا و الاستغناء فیہا حتی نکتسب النفس منها مملکۃ و نسبتہ
اور منجہ او کی مشاہدہ کی نسبت ہی وہ عبارت ملک توجہ سے مجرد بسیط کی طرف یعنی ذات
مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسکی نام نسبت مشاہدہ ہی حاصل کلام بالا جمال یہ ہے
کہ حضور مع اندر رنگ برنگ ہی بحسب اتصال معنی محبت یا نفس شکنی یا انکی غیر کی باداشت
کی ساتھ اور نفس انسانی میں اس رنگ مخصوص کا نسخہ یعنی کیفیت قویہ قائم ہوجاتی ہے
اور یہی ملک اور کیفیت سہی بہ نسبت ہی اور تقبیہات بکثرت ہیں اور صاحب ہر اس نسبت
کو علیہ علیہ در یافت کرنا ہی اور اشغال قادریہ اور حشیدیہ اور فتنندیہ وغیرہ اسے
غرض اس نسبت کی تحصیل ہی اور امیر دوام اور موافقت کرنا اور اوسمین ڈوبی رہنا تاکہ
نفس اس موافقت اور شوق دائمی سے ملک اسخہ پیدا کر لی و ف حاشیہ منہ میں ارشاد ہوا
کہ مصنف فی اول طرق کا مال کا ربیان کیا کہ نسبت ہی پہر او سکود و شوق
تقسیم کیا پہر تطلع الی البجروت کی چند اصناف شمار کئی پہر ان اصناف
کا قاعدہ کلیہ بتایا سو اسکو تامل کہ تاکہ تو راہ یاب ہو

و
ل
ل
ل

و
انبات تورات
نسبت طریقت
زینت زمان
سات
دفع غفلت
ناقصین

و لا تظن ان النسبة لا تحصل الا بهذه الاشغال بل هذه طرق تحصيلها
من غير حصر فيها وغالب الرائي عندي ان الصحابة والتابعين كانوا يحصلون
السكينة بطرق اخرى فمنها المواظبة على الصلوات والتسبيحات في الخلوة
مع المحافظة على شريعة الخضر والحضور منها المواظبة على الظلمة
وذلك هادم اللذات وما اعلاه الله للمطيعين له من الثواب و
للعاصين له من العذاب فيحصل انفكاك عن اللذات الحسية وانفكاك
عنها من المواظبة على تلاوة الكتاب والتدبر فيه واستماع كلام الله
وما في الحديث من الرقائق والجملة فكانوا يواظبون على هذه الاشياء مدة كثيرة
فحصل ملكة راسخة وهمة فاسية فيحفظون عليها بقية العمر وهذا المعنى هو الموقوف
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من طرق مشايخنا لا شك في ذلك ولا يخفى الا ان
طرق تحصيلها اربعة مكان نكحوا نسبت مذكوره نهين صل هو تي كرا نهين اشغال سي بكة
حق نهيه كه اشغال هي او كي تحصيل كا ايک طريق هي او نهين مين كچه انحصار نهين او
مير سي نزديك طر غالب به هي كه حضرات صحابه اور تابعين سكينه يعني نسبت كو اور به
طريقون سي حاصل كرتي تهي سونجه اون كي طرق تحصيل كي مواظبت هي صلوات او تسبيحات
پر غلوت مين شرط خشوع او حضور كي محافظت كي ساتھ اور سنجده اون كي طهارت پر اور موت
كي ياد پر جو لذات كي دواني والي هي محافظت كرنا اور جو حق تعالى في مطيعون جو
هيا كيا هي اور جو گناهارون كي واسطی عذاب معين فرمايا او سكو بهشيدار كرنا تو اس نوا
اور ياد كي سبب لذات حسيه انفكاك اور انقطاع حاصل هو جاتا تها اور سنجده اون كي مواظبت
تهي قرآن مجيد كي تلاوت پر اور اون كي معاني خور كرني پر اور نصيحت كرني والي كي بات سننه پر
اور اون احاديث كي تامل كرني پر جنبی نرم هو جاتا هي خلاصه به هي كه حضرات صحابه او
تابعين اشياي مذكوره پر مدت كثير مواظبت اور دوام كرتي تهي تو اون كو تقرب الي الله كالمك
راسخا و سويت نفسانيه حاصل هو جاتي تهي اور اسي پر محافظت كيا كرتي تهي بقية عمر مين اور هي

متواتر ہی خارج سی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی بوارثت چلا آیا ہمارے مشنوں
 کی طریق میں اس میں کچھ شک نہیں اگرچہ الوان مختلف ہیں اور تحصیل نسبت کی طریق میں
 ہیں مولانا نے فرمایا ہے کہ مینی مصنف قدس سرہ سی سنا کہ قول مفصل اس بات میں
 یہ ہے کہ نسبت صحابہ اور تابعین کی نسبت احسانہ ہی اور وہ نسبت مہارت اور نسبت
 سکینہ سی مرکب ہر کات عدالت اور تقویٰ اور صاحب کی اخلاط کی ساتھ تو ان کی کلام
 محض اصلی اور ان کی خاص عام طرح اولیٰ ہے تو تجھ کو لائق ہی کہ ان حضرات کی احوال
 اور اقوال کو اسی پر جو معنی تباہ کچھو چا سچہ ان کی قصص اور حکایات اس کی شاہد ہیں
 اور مینی سنا مصنف سی فرماتی تھی کہ ایدہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو مینی شاہد
 کیا کہ ایک دوسری کی دامن میں جنگل ماری ہی اور ان کا سلسلہ عالم ارواح میں غلط نہیں
 کی ساتھ سچ عجیب و سرخ عزیز متصل ہے مینی شاہد کیا کہ ان کا قول ارواح کی باطن
 در باطن میں زیادہ تر ہی خارج کی نسبت واللہ علم متوجم کہتا ہی حضرت مصنف
 محقق فی کلام دلپذیر اور تحقیق حدیم النظیر سی شبہات مافضین کو جڑ سی او کہا وہ
 بعضی ماوان کہتی ہیں کہ قادریہ اور حشیشیہ اور نقشبندیہ کی اشغال مخصوصہ صحابہ اور
 تابعین کی زمانی میں تھی تو بدعت سیئہ ہوئی خلاصہ جواب یہ ہے کہ جس امر کی دا
 اولیٰ ہی طریقت رضی اللہ عنہم فی یہ اشغال مقرر کئی ہیں وہ امر زبان رسالت سے
 انکے پر چلا آیا ہی گو طرق اس کی تحصیل کی مختلف ہیں تو فی الواقع اولیٰ ہی طریقت
 مجتہدین شریعت کی مانند ہوئی مجتہدین شریعت فی اتباع احکام ظاہر شریعت کی حصول
 ظہرائی اور اولیٰ ہی طریقت باطن شریعت کی تحصیل کی حکو طریقت کہتی ہیں قواعد و قواعد
 تو یہاں بدعت نہیں کا گمان سراسر غلط ہی ہاں یہ القیہ ہی کہ حضرات صحابہ کو سب صفات
 طبعیت اور خصوصاً خورشید رسالت کی تحصیل نسبت میں ایسی اشغال حلیہ تھی بخلاف
 شاخین کی کہ ان کو سب بعد زمان رسالت کی التبت اشغال مذکورہ کی حاجت تھی اور
 صحابہ کرام کو زمان اور حدیث کی فہم میں قواعد صرف اور نحو کی دریافت کی حاجت تھی اور

اہل حج اور افضل کی عرب و اسی خارج میں و اللہ اعلم سمعت سید الوالد القد
 سر ایدکن و افعہ کہ احوالہ دای فیہ الحسن و الحسنین و علیا رضی اللہ
 تعالیٰ عنہم فقال سالت علیا کرم اللہ وجہہ عن سببی ہل ہے الکی کانت
 عند کرم فی زمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامروا بالابلا شیعہ فی فیہا
 و تا مکل جگہ کہ ہاں ہی بلا فرق و اللہ مرشد قدس سرہ مینی سنا کہ اسی طویل حوا
 کو ذکر کرتی تھی حسین بنین اور سید الاولیا علی مرتضیٰ علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ
 علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سی پوجا اپنی نسبت سی کہ آما یہ وہی نسبت ہی جو کہ مکران
 صلی اللہ علیہ وسلم میں حاصل تھی تو مجھ کو امر کی نسبت میں اشتقاق کرنا اور خوب مال کیا
 پھر فرمایا یہ نسبت وہی ہی بلا فرق نشتر لصاحب الداؤمۃ علی الشیخینۃ احوال
 و رفیعۃ تنوبہ مرۃ و مرۃ و یلیختمہا السالک و لیعلم انہا علیہا ما شہد
 لہا و تا یثبوت فیہم النفس بنوی پھر معلوم کرنا چاہی کہ نسبت پر دست کرنا الی کے
 حالات برفع الشان محبت نبوت ہونی میں ہی کوئی اور بھی تو سالک اور ثلاث
 رفیعہ کو خیمت جانی اور معلوم کر سی کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونی اور باطن
 دل کی اندر اثر کرنی علامات میں و منها ایثار طاعة الله سبحانه علی جمیع ما سواہ
 و الغیۃ علیہ فقد اخرج مالک فی الموطا عن عبد الله بن ابی بکر انہ انما طاعة
 الا نصاریٰ کان یصلی فی حایطہ فظلا د یسوی فظفوق یثد د و یلمس فخر جہ
 کا عجبہ ذلک فجعل یبغۃ بصرہ ساعة ثم یج الی صلوۃ فاذہو لا یدری
 کہ صلی قال قد اصابتی فی مالی ہذا فینۃ نجاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فذکر لہ اللہ فی حایطہ من الفینۃ و قال یارسول اللہ ہو صدقہ اللہ
 فصنعہ حیث شئت و فینۃ سلیمان علیہ السلام المائد الیہا فی قولہ
 عذیر متا بل فظفوق مسجدا بالشوق والا عناف
 مشہورۃ معلومۃ منجہ احوال رفیعہ کی تقدیم ہی طاعات الہی کے

او سکی جمع ہوا اور اسپر غیرت کرنا سوال التبتہ امام مالک فی موطا میں عبد اللہ بن ابی کر سے
 روایت کی کہ ابو طلحہ انصاری اپنی باغ میں نماز پڑھتی تھی تو ایک چڑیا خوش رنگ اور
 سوا ہر او دہر جاکتی پہرتی تھی اور نکل جانی کی راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت کیسے
 پہچان اور زمین پر جگہ تھی کہ اوسکا نکلنا دشوار ہو تو ابو طلحہ کو یہ امر خوش معلوم ہوا تو ایک
 ساعت اپنی نظر کو اوسکی ساتھ دوڑایا کئی پہر اپنی ناز کی طرف متوجہ ہوئی تو یہ معلوم ہوا
 کہ کتنی پڑھی تھی تو کہا کہ یہ میرا مال یعنی باغ میری حق میں فتنہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی پاس آئی اور انحضرت سی یہ قصہ نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ خیرات
 ہی اللہ کی راہ میں اسکو رکھئی اور دیکھی جہان کہن چاہی اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ
 جکا اس آیت میں اشارہ ہی فلفلف محاسب السوق والاعناق مشہور اور
 معلوم ہی مترجم کتاب ہی قصہ مذکورہ مجملایون ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کیا
 گہوڑوں کی دہن میں ایسی مشغول ہوئی کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہو گئی تو فرمایا
 کہ گہوڑوں کی پٹلیاں اور گردنیں کاٹی جاوین خلاصہ یہ ہی کہ اہل کمال کی نزدیک
 طاعت حق ہر امر پر مقدم ہی اگر اچھا کوئی چیز کی مشغولی فی طاعت میں خلل ڈالے تو
 غیرت اہل کمال اوس چیز کی دفع کرنی مقتضی ہوئی ہی چنانچہ ابو طلحہ فی حدیث خیرت
 کر دیا یا حضرت سلیمان علیہ السلام فی گہوڑوں کو مرواؤا لَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ
 اللَّهُ تَعَالَى بِحَسْبُ ظَهْرِي ظَاهِرُ الْبَدَنِ وَالْجَوَابِ لَهُ أَنْ تَخْرُجَ الْحَقَاطِ
 فِي الْأَصُولِ آتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةُ يَطْلُمُ اللَّهُ
 وَظِلُّهُ إِلَى أَنْ قَالَ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهُ خَالِيًا فَنَاضَتْ عَيْنَاهُ وَفِي الْحَدِيثِ أَنَّ
 نَزَّ اللَّهُ عَنْهُ قَامَ عَلَى قَبْرِ بَنِي حَتَّى بَلَغَتْ لَحْيَتُهُ وَكَانَ لِرَسُولِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَعَ بَالِكِي أَنْ يَذْكَاءَ يَذْكَاءَ لِرَجُلٍ اور منجملہ حالات رفیعہ
 مذکورہ کی اللہ تعالیٰ کا خوف اس طرح پر کہ اوسکا اثر بدن اور حواس پر ظاہر ہو جاتا ہی چنانچہ
 حدیث فی اصول میں یہ حدیث روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ ست شخصوں

کہ حق تعالیٰ اپنی سایہ رحمت میں کھلیگا یہاں تک کہ ساتواں شخص فرمایا وہ مرد وہی جس نے
 اللہ کو خالی مکان میں یاد کیا پہر او سکی دونوں انگلیں آنسوؤں سے بہنی لگیں اور حدیث میں
 وارد ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کھڑی تھی تو اتنا روئی کہ ڈاڑھی تر ہو گئی اور رسول
 صلعم کا یہ حال تھا کہ جب نجد کی نماز پڑھتی تھی تو سینہ مبارک سے جوش کی آواز آتی ہے
 دیکھ کسی کی جوش کرنی کی طرح **ف** مولانا نے فرمایا حدیث میں وارد ہے کہ دو فرخ
 مین داخل ہو گا وہ مرد جو دیا اللہ کی خوف سے یہاں تک کہ دودھ تین میں پہر جاوے
 اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مرد کثیر البکات تھے انہیں آنسوؤں سے جبکہ وہ قرآن
 پڑھتے تھے اور عبید بن جراح نے کہا کہ جب نبی یہ آیت انحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے
 سنی **اَمْ خَلَقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ اُمُّ سُلَيْمَانَ الْقَوْنُ** تو گویا میرا قلب اور کیا خوف سے **وَمِنْهَا الرُّوْحُ الْكَافِرُ**
لِخَافِطَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُوْحَ الْكَافِرَةِ مِنَ الْكَافِرِ الصَّالِحِ جُزْءٍ مِنْ سِتَّةٍ
وَارْبَعَيْنِ جُزْءٍ اَمِنْ السُّوْرَةِ وَآلَهُ قَالَ كُنْ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ السُّوْرَةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا
وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الرُّوْحُ الصَّالِحَةُ يَرُدُّهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ
اَوْ تَرُدُّى كَهْ جُزْءٍ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعَيْنِ جُزْءٍ اَمِنْ السُّوْرَةِ وَآلَهُ قَسَسَ
قَوْلُهُ تَعَالَى لَهُمُ الْبَشَرُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا اور منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب
 حافظان حدیث نے روایت صحیح کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیک
 سے نبوت کی چیا لیں حصوں میں سے ایک حصہ ہی اور انحضرت نے فرمایا نہ باقی وہ کچھ
 بعد نبوت کے کہ مشرت صحابہ نے کہا اور مشرت کیا ہیں رسول اللہ فرمایا نیک خواب جس کو نیک
 دیکھی یا او سکی واسطی دوسرے نیک و سچا خواب دیکھی وہ نبوت کی چیا لیں حصوں میں سے ایک حصہ ہی
 اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ او سکی واسطی شہادت ہی زندگی دنیا میں تفسیر کیا گیا ہی رسول
 صالح یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ شہادت دنیاوی سے سچا خواب مراد ہے
ف مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ساگون کی خواب کے تفسیر فرمایا کہ
 تا انیکہ بعد نماز صبح کی جلوس فرمائی اور ارشاد کرتی کہ تم میں سے کسی نے بھی خواب دیکھا تو اگر کوئی

خواب بیان کرتا تو آنحضرت اسکی تعبیر فرماتی تھی اَلَمْ اَدْبَالُوا الصَّالِحِينَ رُوِيَهُ الْبُخَارِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ اَوْ رُوِيَهُ الْجَنَّةُ وَالْآدَامُ رُوِيَهُ الصَّالِحِينَ
 وَ اَلْأَنْبِيَاءُ رُوِيَهُ الشَّاهِدِ لِلشَّيْءِ كَبَيْتِ اللَّهِ الْخَرَامُ وَ سَجَلِ سَمْعِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَيْتِ الْمَقْدِسِ رُوِيَهُ الْوَقَائِعُ الْإِنِّيَّةُ الْمُسْتَعْبَلَةُ فَتَقَعُ كَمَا لَمْ يَأْتِ
 الْمَاضِيَةُ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ اَوْ رُوِيَهُ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ كَسَبَبِ اللَّيْلِ وَالْحَصَلَ وَالشَّمْسُ مِمَّا
 هُوَ مَعْلُومٌ كِتَابِ الْوَيْدَانِ الْكَوْنِ وَ رُوِيَهُ الْمَلَكُةُ فِي الْحَدِيثِ أَنَّ جَلَدًا كَانَ يَفْرُقُ
 الْفَرَسَ ذَلِكِ كَلِمَةً فَظَهَرَ ظِلُّهُ فِيهَا الصَّالِحِينَ رُوِيَهُ صَالِحُ سَيِّدِ رُوِيَهُ صَالِحُ سَيِّدِ رُوِيَهُ
 وسلم کی رویت ہی خواب میں یاد کیا جنت اوزار کا یاد کیا صاحبین فرمایا علیہم
 السلام کا اسکی بعد مکانات تہہ کہ کا خواب میں دیکھا جیسی بتائے محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم کا دیکھا یا بیت المقدس کا اسکی بعد رتبہ ہی قلعہ آئندہ کی دیکھی کا کہ مطابق رویت
 کی واقع ہوں یا واقع گذشتہ کا دیکھا تہیک یا انوار اور طیبات کا دیکھا جیسی
 دودہ اور شہد اور کہی کا بینا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الروایہ میں مذکور ہی اور یحییٰ
 کا دیکھا جانگی کی حالت میں حدیث میں مذکور ہی کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات
 تو ایک سایبان غاہر ہوا جسمین حراغ سی تھی تا آخر قصہ و قصہ مذکورہ مجملہ صحیحین کے
 روایت یوں ہی کہ انیذ بن حضیر تبعہ کی وقت سورہ بقرہ پڑھتی تھی تو ایک سایبان آسمان کے
 طرف سے جسمین حراغان کی مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ اونکا کہوڑا ہٹ گئی لگا اونکو
 یہہ قصہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سی عرض کیا فرمایا کہ تجھکو معلوم ہی کہ وہ کیا تھا اونکو
 فی کہا نہیں فرمایا وہ فرشتی تھی تیری قرآن کی آواز سنکی قریب ہو گئی تھی اگر توڑ ہی جاتا تو صبح
 کی وقت اونکو لوگ دیکھ لیتی وہ مخفی نہوتی ترجمہ کتاب ہی رویت نبوی جمیع مقامات سے
 اسواسطی مقدم ہوئی کہ صحیحین میں ابی ہریرہ سی حدیث مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فی فرمایا کہ جس نے مجھکو خواب میں دیکھا اونسی مجھکو فی الواقع دیکھا اسواسطی کہ شیطان میرے
 صورت نہیں پڑ سکتا مولانا فی فرمایا ہی دودہ اور شہد کی مانند سفید کپڑوں کا ہی خواب

احمد اور رزمی فی عالیہ صدیقی سی روایت کی کہ کسینی و رقد بن نوفل کا حال رسول علیہ
 الصلوٰۃ والسلام سی پوچھا تو حدیث الکبریٰ فی کہا کہ اوسنی تو آپ کی تصدیق نبوت کی تھی
 ولکن وہ مرگیا قبل آپ کی ظہور کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ مینی اوسکو خواب
 میں دیکھا اوسپر سفید پوشاک تھی اگر وہ دوزخی ہوتا تو اسپر لباس سفید نہوتا وَمِنْهَا الْفَرَّاسَةُ
 الصَّادِقَةُ وَالْحَاطِرُ الْمَطْبُوقُ لَوَاقِعٌ فَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّ الْفَرَّاسَةَ الْمَوْقُوفَةَ
 فَإِنَّهُ كَيْفَ يَنْظُرُ إِلَى اللَّهِ أَوْ مَخْلُوعَاتٍ رَفِيعَةٍ زَاوَاتٍ صَادِقَةٍ هِيَ أَوْ رَدَّ خَاطِرُ حُجُبٍ
 وَاقِعٍ كِي سَوَالَتِهِ حَدِيثٍ مِّنْ آيَاتِهِ سَهْمٌ كَمَا مَوْسَىٰ كِي زَاوَاتٍ سِي دُرُوكِ وَهَبُ اسْمُهُ نَوَافِلُ
 كِي نَظَرُ كِتَابِ هِي مَتَرَحَمَ كِتَابِ هِي زَاوَاتٍ صَادِقَةٍ سِي تَبِيكٍ اَنْكَلِ مَرَادِ هِي وَمِنْهَا اِجَابَةُ الدُّعَاءِ
 وَخُشُوعٌ مَّا يَطْلُبُ فَوَكَرَ اللَّهُ تَعَالَىٰ بِجَمْعِهِ عَلَيْهِ الْإِشَادَةُ فِي الْحَدِيثِ رَبِّ اَعْلَمُ
 وَأَشْعَتْ ذِي طَمَعٍ لَّنْ لَا يَنْجِبُهُ بِهِ كَوَاقِمٍ عَلَى اللَّهِ لَا يَكُونُ كَالْحَلَاةِ كَالْحَلَاةِ الْوَقَائِعُ وَرَوَاةُ
 حَلَاةٍ عَلَى صِحَّةٍ اِيْمَانٍ التَّحْلِيلِ قَبُولِ طَاعَتِهِ وَسِرَاةِ السُّؤْلِ فِي صَمِيمٍ قَلْبِهِ فَلَمَّا
 اَوْ رَمَجِلَ حَالَاتٍ رَفِيعَةٍ كِي دَعَا كَا قَبُولِ هَوْنَاهِي اَوْ رَمَجِلَ هَوْنَاهِي اَوْ سَكَا جَسَا اَلدِّسِي طَالِبِ
 سَمْتِ كِي كُوشِشِ سِي اَوْ رَاكِي طَرَفِ اِشَارَةِ حَدِيثِ مِّنْ هِي كَلْعَضَا شَخْصِ غَا رَا لَوْدِهِ
 هُوَ بِرَافِي هَيْبِي كِي بِرُونِ وَالْاَحْسَبُ كُوْنِي خِيَالِ مِيْنِ لَانَا اِذَا رَدَّ قَسَمَ كَمَا مِثْبِي اَلدِّسِي اَبْرُو تَو
 حَقِ تَعَالَى اَوْ سَكِي قَسَمَ كُو سِيَا كَرْدِي اَعْنِي خَدَا كِي زَرْدِيَا اَوْ سَكِي اَلدِّسِي جَابِتِ هِي كِي حَيَا اَوْ سَكِي كِتَابِ
 هِي كَرْدِي خَلَاصَهُ كَلَامِ اَبِي هِي كِي اَلدِّسِي حَالَاتٍ رَفِيعَةٍ جَوْنَدُ كُو رَهْوِي اَوْ رَا نَدَا كِي اَوْ رَحَالًا لَمْنَدَلِ
 كَرَمِي مِيْنِ دَكِي صَحْتِ لِيَانِ بِرَاوَرَاو سَكِي طَاعَابِ كِي مَقْبُولِ هَوْنِي بِرَاوَرَاو كِي سَرَاتِ كَرَجَانِي
 بِرَاو سَكِي قَلْبِ كِي اَطْنِ تَو سَاكَلِ اَنْكُو غَنِيَتِ جَانِي ثُمَّ بَعْدَ الشَّيْبَةِ عَرُوجِ اَخْرَجُو اَلْفَا
 فِي اللَّهِ وَكِبْقَاءِ وَلِخِي حُدُودِ اَنَّهُ كَلِمَتُ تَوَارِكُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِطَاسِطَةِ الْمَشَاخِرِ بِالسَّنَدِ الْمُثَلِّ بِرَجِي مَوْجِبَةٍ مِّنَ اللَّهِ تَعَالَى يَهْبِكُهُ مَن شَاءَ مِّنْ
 عِبَادِهِ مِّنْ غَيْرِ تَوَارِثِ وَمَا يَشْهَدُ لِهَذَا الْمَعْنَى مَا رَوَى
 أَنَّ خَوَاجَه نَقَشَبَدِ سَمَلٍ عَنْ سِلْسِلَةِ شُيُوخِهِ فَقَالَ كَمَا يَصِلُ

اور محکومیت کی درود کی ہمیشگی پر روز اور فرمایا کہ اسی کی سبب ہمیں پایا جو پایا
 وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اِذَا جَلَسَ مِنْ بَيْنَاكُمْ وَضَعْتُ يَدَهُ اَوْ كَسَّهٗ اَوْ تَوَضَّعَ اَوْ رَاحَ فَقَدْ
 لَوْحًا طَاهِرًا وَصَحَّ عَلَيْهِ دَمَلًا طَاهِرًا وَكَتَبَ بِسَمَاءِ الْجَدِّ هَوْنٌ حَقٌّ وَشَدَّ
 بِالْمِسْمَارِ عَلَى الْاُكُفِ الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَصَلَبَ الْاُكُفَ وَاصْنَعْ اَصْبَعَكَ عَلَى
 اَمْرٍ صَحِيحٍ الْاُكُفَ يَقُوۡتُ ثُمَّ اَسْأَلْهُ هَلْ شَفِيتُ فَاِنْ شَفِيتُ فَاِنْ شَفِيتُ فَاِنْ شَفِيتُ فَاِنْ شَفِيتُ
 اِلَى الْمَاءِ وَكَتَبْتُ الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَكَتَبْتُ الْاُكُفَ فَانْ شَفِيتُ فَاِنْ شَفِيتُ فَاِنْ شَفِيتُ فَاِنْ شَفِيتُ
 وَكَتَبْتُ الْفَاتِحَةَ ثَلَاثًا هَكَذَا فَلَا تَقْصِلْ اِلَّا اَخِرَ الْحَرْفِ الْاَوَّلِ قَدْ شَفَاكَ اللهُ تَعَالٰى
 اور سنائی والد مرشد سی فرماتی تھی کہ جب کوئی تیرا پاس اپنی دانت کی در دیاسر
 کی در دسی نالان آوی یا او سکور یاح ستاتی ہون تو ایک تختی یا پٹری پاک لی اور اوپر
 پاک ریتا ڈال اور ایک کیل یا کھنٹی سی اوپر امجد ہوز حطی لکھہ اور کیل کو الف پر نور
 داب اور ایک بار سورہ فاتحہ پڑھ اور در دو الا آدمی اپنی انگلی کو در دکی مکان پر زور سے
 رکھی ہی ہر اوس سی پوچھ کہ تم کو کلام ہو گیا اگر در د جاتا رہا تو خوب ہی اور نہیں کیل کو در
 حرف یعنی بی کی طرف نقل کری اور دوبار سورہ فاتحہ پڑھی اور پوچھی پہلی بار کی طرح کہ صحت
 ہوئی یا نہیں اگر صحت ہو گئی تو فہو المراد اور نہیں تو جیم کی طرف کیل کو نقل کری اور تین
 الحمد پڑھی اور اس طرح ہر حرف پر کیل سی داتا جاوی اور سورہ فاتحہ کو ہر بار زیادہ
 پڑتا جاوی تو آخر حرف تک تو نہ پہنچا کر خدا او کی اندر ہی شفا عنایت کی سمعۃ
 يَقُولُ اِذَا عَسَتْ لَكَ حَاجَةٌ اَوْ كَانَ لَكَ غَائِبٌ فَادْنُ اَنْ يَسْجُدَ اللهُ
 سَالِمًا غَائِبًا اَوْ كَانَ لَكَ مَرِيضٌ فَادْنُ اَنْ يَشْفِيَهُ اللهُ تَعَالٰى فَاقْرَأْ سُورَةَ الْفَاتِحَةِ اِخْرٰى
 اِلَّا يَجْعَلَنَّ مَرِيضًا بَيْنَ سَنَةِ الْفَجْرِ وَغَدَا ورنی حضرت والد مرشد سی سنا فرماتی تھی کہ جب
 تم کو کوئی حاجت پیش آوی یا کوئی شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہی کہ حق تعالیٰ او کو سکواس
 اور غام بہر لاویا کوئی تیرا بیا ہو سو تو چاہی کہ اللہ تعالیٰ او کو صحت بخشی تو سورہ فاتحہ کو
 اتنا لیس یا مگر کی سنت اور فرض کی در میان میں پڑھ فہو لانا فی حاشیہ میں فرمایا کہ

پیر
 زید
 مری
 یاح

برای دفع حاجت در دعای شفا

برای زندان مسکین و یتیم

امام حنفی صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو فاتحہ الکتاب کو چالیس بار پانی کی پالی
پر پڑھے اور محمود یعنی تب الی کی نہہ پر چنتا ماری تو حق تعالیٰ اس کو فائدہ بخشی و
سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ عَصَاهُ الْقَلْبُ الْجَنُونَ وَحَيْفَ عَلَيْهِ الْجَنُونَ فَالْتَمَسْتُ لَهُ هَذِهِ
الْآيَةَ عَلَى اَرْبَعِينَ كَسْرَةً مِنَ الْخَبَرِ اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَلَكِنْ لَمْ يَكْدِ
فَمَهْلُ الْكَافِرِينَ اَمْ هَلْ لَمْ دُوْنَهُ اَوْ مَنْ اَنْ يَأْخُذَ كُلَّ يَوْمٍ
اور مینی سنا اور نہیں حضرت سی فرماتی تھی کہ حکمو باولالتا کاٹی اور اس کی دیوانہ ہو جائے
خوف ہو تو اس آیت کو روشنی کی چالیس ٹکڑوں پر لکھہ انہم یکیدون کیدا واکید کیدا
فمهل الكافرين اثمهم زودیا اور اس سے کہہ دی کہ ہر دن ایک ٹکڑا لکھا یا کرے
وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْاَنْعَامِ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ يَضِبْهُ فَاقَةٌ اور مینی اون حضرت سی سنا
فرماتی ہیں کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات پڑھے اس کو فاقہ نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے
عمل حدیث کی موافق ہی والد علم سمعۃ یقول من قرأ عند فاقہ ان الذین امنوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اِلَىٰ اٰخِرِ سُورَةِ الْاَنْعَامِ يَسْأَلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْ يُّقِيْلَهُ فِي
اٰخِرِ سَلَكِهِ اَوْ اَدْرِیْقْ ظَنَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اور مینی اون حضرت سے سنا فرماتی تھی کہ جو شخص اپنی سورت
کیوقت ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سورہ کہت کی آخر تک پڑھے اور اللہ تعالیٰ
سی یہ دعا کری کہ اس کو جگادی حبوت کا کہ ارادہ کری تو حتمی اس کو جگا دیگا اوی و
مترجم کہتا ہے سورہ کہت کی آیات مذکور یہ ہیں اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ کَانَ
لَهُمْ جَنَّاتٌ الْفَرْدُ وَفِیْهَا لَا یَنۢغَوْنَ عَنْهَا حَوَاقِلٌ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ دَآءً لِّهَآ
رَبِّیْ لَنَفَذَ الْبَحْرُ قِیْلَ اِنْ تَفَدَّ کَلِمَاتِ رَبِّیْ وَلَوْ جُنَّا بِظِلِّهِ مَدَّ اَقْلَامُنَا اَنْشُرْ مُلَکُمْ
یوحی الی انما احکم الہ واحد فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً
والا لیشرک بعبادة ربہ احداً

عمل حدیث کی موافق ہی چنانچہ دارنی انبی سند میں لیت کیا ہی کہہ فی السحاشیہ الغریبہ و
سَمِعْتُهُ يَقُولُ کُتِبَ لِهَذِهِ الْعُمَّةِ وَعَلَيْهَا فِي عُنِي الطِّفْلِ يَحْمِلُهَا اللّٰهُ

تَعَالَى بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ
وَمَا مَلَائِكَةٍ تَعِينُ لَا مَلَكٍ تَخَصَّنَ بِحُصْنِ الْاَلْفِ الْاَلْفِ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيمِ اور سنا مینی حضرت والدسی فرماتی تھی کہ اس تعویذ کو لکھہ اور لڑکی کی گردن
لٹکا حق تعالیٰ او کو محفوظ رکھگا بسم اللہ سے آخر تک تعویذ کو رہی ترجمہ اوسکا بہتہ
کہ بواسطہ کلمات الہیہ کی جو اپنی تاثیر میں پوری ہیں میں پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان کاٹنی
والی کیری اور نظر لگانی کی آنکھ کی شرسی مینی پناہ پکوی دس لاکھ لاکھول ولا قوۃ الا باللہ
العلیٰ تعظیم کی قلعہ میں دسمتہ یقول ہذا الدُّعَاءُ اَمَانٌ مَرَّکَ فَاِنَّ یَقْرَأُ
صَبَاحًا مَسَاءً بِسْمِ اللَّهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَوْلُ وَالْقُوَّةُ اِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ مَا سَأَلَ اللَّهُ کَانَ وَکَانَ
لَمْ یَسْأَلْهُ لَمْ یُکُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللَّهَ عَلَیْ کُلِّ شَیْءٍ قَدْرٌ وَاَنَّ اللَّهَ تَدَاخَلَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا
وَاحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَابَّةٍ اَنَسَ
اِخْذَ بِصَلَاتِہَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُسْتَقِیْمٍ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیظٌ اِنْ دَرِیْ
اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَلَ الْکِتَابُ وَهُوَ یَقُولُ الصَّلٰحِیْنَ فَاِنْ قُلْتُ اَنْفَلَ حَسْبِیَ اللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِیْمِ اور سنا مینی اولسی فرماتی تھی کہ یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور
پناہ ہی ہر آفت سی پڑہا کرے او کو صبح اور شام ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ شروع کرتا ہوں اللہ
کی نام سی خداوند تو میرا رب ہی کوئی معبود برحق نہیں سوا تیری شجہی پر مینی بہر و سا کیا او
تو ہی مالک ہی عرش عظیم کا اور نہ بچا وہی گناہ سی اور نہ قوت ہی بندگی یرگہ اللہ کی توفیق
سی جو بلند اور بزرگ ہی جو اللہ فی چاہا ہوا اور جو نچا مانہوا میں گواہی دیتا ہوں اسکی
کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور مقرر اللہ فی اپنی علم سی ہر چیز کو کہہر لیا ہی اور ہر چیز کو شمار
میں کر لیا ہی گن کر خداوند امین پناہ مانگتا ہوں اپنی ذات بڑائی سی اور ہر طرحی واسطے
جاندار کی بڑائی سی جسکی چونٹی کو تو تہا نہیں ہی یعنی تیری قبضہ قدرت میں ہے مقرر

میرا رب صراط مستقیم ہے اور تو بہر حال گناہگار ہی البتہ میری کامیابی والا اللہ ہے
 جسے قرآن اوتارا اور وہ نیکی کاروں کو دوست رکھتا ہے سوا کردہ غامین اور گردن
 کرین تو کہہ مجھ کو اللہ کافی ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے اسکی اوس پر مبنی اعتماد اور ہوسا
 گیا اور وہی مالک ہی عرض عظیم کا سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ خَلِقَ
 مَعَهُ هَٰئِصَ كَيْفَ جَمْعُ حَمِصٍ وَكَيْفَ كُلِّ صَبْعٍ
 مِنَ الْيَدِ اَلَيْمَةُ عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِنَ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ وَمِنْ اَلَيْسَرِ عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ
 ثُمَّ لِيَفْتَحَهُمَا جَمِيعًا فِي حَرْفٍ مِّنْهَا اَمَنَةٌ اور مبنی حضرت والد سی سنا فرماتی تھی کہ جو شخص کسی
 صاحب حکومت سی ڈرمی اسکو چاہی یوں کہی کہ ہعیص کفیت جمع حقیت
 اور جاسے کہ دہنی ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کری لفظ اول کی ہر حرف کی ساتھ اور مبنی
 ہاتھ کی ہر انگلی کو قبض کری لفظ ثانی کی ہر حرف کی نزدیک ہر دونوں ہاتھوں کے انگلیاں
 بند کئی چلا جاوے ہر دونوں کو کہول ہی اسکی سامنی جس سے ڈرتا ہے مترجم کہتا ہے لفظ
 اول ہی کہ ہعیص اور لفظ ثانی سی جمع مراد ہی یعنی جب ف کہی تو دہنی ہاتھ کی ہر
 انگلی بند کری ہر جب ہا کہی یعنی دوسرا حرف بولی تو دوسرا انگلی بند کر لی اور کیا تھانیکے
 بعد تیسری انگلی اور عین کی بعد چوتھی اور صدا کی بعد پانچویں بند کر لی و علیٰ ہذا القیاس
 لفظ ثانی کی ہر حرف کی ساتھ ایک ایک انگلی بائیں ہاتھ کی بند کری وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ
 هَيْتُ اَيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ تَسْتَعِيْ بِاَيَاتِ الشِّفَاءِ يَكْتَبُهَا لِمَنْ يَّعْنِيْ فِيْ اَنَاءٍ مَّعِيْ
 بِالْمَاءِ وَ يَشْرَبُ وَ يَشْفَى صَدَقَ رَقِيْمٌ مَّوْعِنِيْ وَ شَفَاءُ لِمَا فِي الصَّدْرِ وَ رَجُلٌ مِّنْ
 بَطْنِهَا شَرِبَ مِنْ مَخْتَلَفِ الْاَوَانِ فِيْهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ وَ نَبِيْلٌ مِّنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَ رَحْمَةٌ
 لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ كَاشِفٌ قُلْ هُوَ الَّذِيْ اَمَّا هُدًى وَ شِفَاءٌ
 اور مبنی سنا حضرت والد ماجد فرماتی تھی کہ چہ آیتیں ہیں ان کی خبر آیات شفاء
 نام ہی بیماری کی واسطی او کو ایک برتن میں لکھی اور پانی سی ہو کر پکا آیات مذکورہ
 و شفاء سی آخرت میں وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثُونَ اَيَةً تَنْفَعُ مِنَ السَّحْرِ وَ تَنْفَعُ

من اللغز

۴۴ غفلت

حَزَّامِنَ الشَّيْطَانِ وَاللُّعُوسِ وَالسَّالِحِ رَتَّبَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ
 وَآيَاتُهَا بَعْدَهَا إِلَى خَالِدُونَ وَتَلَّتْ مِنْ آخِرِ الْبَقَرَةِ وَتَلَّتْ مِنْ الْأَعْرَافِ
 إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْخَبِيرُ الْغَنِيُّ الْغَفُورُ الْكَرِيمُ
 الْوَهَّابُ وَتَمَّتْ آيَاتُ مِنْ أَوَّلِ الْقُرْآنِ إِلَى آخِرِهِ وَآيَاتُهَا مِنْ سُورَةِ
 الرَّحْمَنِ يَا مَعْشَرَ الْجِبِّ أَلَيْسَ الْبَحْرُ الْبَاسُّ لَكُمْ أَنْ تَخَافُوا قَوْلَ الْكَافِرِينَ أَنَّكُمْ
 مِنْ قُلُوبِهِمْ وَأَنَّهُ يُعَلِّمُ خَبْرَ رَبِّكَ إِلَى شَطَطٍ فَهَذِهِ آيَاتُ الْمَسَامَاتِ تَلَّتْ
 وَتَلَّتْ آيَةُ وَكَانَ سَيِّدُ الْوَلَدِ يُنَادِي عَلَيْهِمُ الْفَاتِحَةَ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ
 وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمَعُودَتَيْنِ وَيَأْخُذُ مِنْ أَوَّلِ السُّورَةِ حُلُّ
 أَفْجَى إِلَى شَطَطٍ أَوْ مَنِي حَضَرَتْ وَالِدُ سِي سَا فَرَاتِي تَهِي تَنْتِيسَ آتِينَ مِنْ كِبَادُ كِي
 كُو دَفْعَ كَرْتِي مِنْ أَوْ شَيْطَانٍ أَوْ رَجُورُونَ أَوْ رُزْدِي جَانُورُونَ سِي بِنَاهُ هُوَ جَاتِي مِنْ
 آتِينَ سُوْرَةِ بَقَرَةِ كِي أَوَّلِ سِي أَوْرَاتِ الْكُرْسِيِّ أَوْ رُزْدَا تَيْنِ أَوْ كِي لَعْدُ كِي خَالِدُونَ تَلَّتْ
 تَلَّتْ تَلَّتْ آخِرُ سُوْرَةِ بَقَرَةِ كِي لَعْنِي وَأَنْ قَبْدُ وَبَانِي الْقَسْمُ سِي آخِرُ تَلَّتْ أَوْ تَلَّتْ آتِينَ سُوْرَةِ
 إِنَّ رُكْمَ سِي مُجْنِينَ تَلَّتْ أَوْ سُوْرَةِ نَبِيِّ سِرَّائِلَ كِي سَجَلِي آيَتِ لَعْنِي قُلْ ادْعُوا إِلَهَكُمْ
 سِي آخِرُ تَلَّتْ أَوْ رُزْدَا تَيْنِ صِفَاتِ كِي أَوَّلِ سِي لَارِبِ تَلَّتْ أَوْ رُزْدَا تَيْنِ سُوْرَةِ رَحْمَتِ بَا مَعْشَرَ
 سِي مُتَضَرِّ تَلَّتْ أَوْ سُوْرَةِ حَشْرِ كِي لَوَانِزْ لَنَا سِي آخِرُ تَلَّتْ أَوْ رُزْدَا تَيْنِ سُوْرَةِ حِنْ كِي لَكِي آيَتِ
 قُلْ أَوْجِي سِي أَوْ رُزْدَا تَيْنِ وَآيَةُ تَعَالَى جَبْرِ نَبَا شَيْطَانِ تَلَّتْ آيَاتِ مَذْكُورَةِ تَنْتِيسَ آيَتِ
 هِنِ أَوْ رُزْدَا تَيْنِ وَآيَاتِ مَذْكُورَةِ سُوْرَةِ فَاتِحَةِ أَوْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ أَوْ قُلْ هُوَ الْبَدِ
 أَوْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ أَوْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ يَا دَكُوتِي تَهِي أَوْ سُوْرَةِ حِنْ كِي أَوَّلِ آيَتِ لَعْنِي
 أَوْجِي سِي شَطَطَانِ لَيْتِي تَهِي وَفَ سَرَجَمِ كِتَابِي حَضَرَتْ مَصْنَفِ قَدَسِ وَفِي آيَاتِ مَذْكُورَةِ
 كَاتِبَتَا بِطَوْرِ خُصَارِ كِي كِدَاقِفِ سَجْمَةِ لِيكَاتُونَا وَاقْفُونَ كِي وَاسْطِي سَتَا مَعْلُومِ هُوَا كِي آيَاتِ
 مَعْدُودَةِ كُوْهِيَانِ پُورَا ذَكَرْ دَرَجِي كِي تَلَّاشْ كَرْنِي پُزِي آلمِ ذَلَاكِ الْقَابِ لَارِبِ فِيهِ هَدِي
 الْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ

۳۳ آیات برای رفع اثر شجر و محافظت از در و خان و درندگان

بانزال اليك وما انزل من قبلك وبالآخرة هم يوقنون اولئك على هدى
 من ربهم واولئك هم المفلحون - آية لاله الا بوسع الحق القيوم لا تاخذ سنه ولا
 نوم له ما في السموات وما في الارض من ذل الى شفع عنه الا باذنه يعلم ما بين ايديهم وما
 خلفهم ولا يستطيعون بشي من علمه الا بما شاء وسع كرسيه السموات والارض لا يوده حفظها
 وهو العلي العظيم لا اكراني الدين قد شين ارشد من النفي من كفر بالطاغوت ويومن بالبدن
 استمك بالعودة الوثقى لا انفصام لها والهد سميع عليم الهدى الذين آمنوا وخبرهم
 من الظلمات الى النور والذين كفروا اوليائهم الطاغوت يخرجونهم من النور الى الظلمات
 اولئك اصحاب النار هم فيها خالدون هدى ما في السموات وما في الارض وان تبدوا في
 انفسكم او تحفوا ويحاكم به الله في غير من يشاء ويغيب من يشاء والله على كل شي قدير ان
 الرسول بانزل اليه من ربه والمؤمنون كل امن بالله ولكمته وكتبه ورسله لا تفرق بين احد
 من رسله وقالوا سمعنا واطعنا خضعت ربنا واليك المصير لا تكلف الله نفسا الا وسعها
 الله اكبر وعليها ما كتبت ربنا لا تؤاخذنا ان سئنا او اخطانا ربنا ولا تحمل علينا
 كمال حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا ان
 مولينا فانصرنا على القوم الكافرين ان ركن الله الذي خلق السموات والارض في
 ستة ايام ثم استوى على العرش يغشي الليل النهار يطلبه حثيا والشمس والقمر والنجوم
 مسخرات بامره لاله الخلق والابوابك الهدى رب العالمين ادعوا ركنكم تضرعا وخفية انه
 لا يحب المعتدين لا تقصدوا في الارض عبدا صلاها وادعوه خوفا وطمعا ان رحمت
 الله قريب من المحسنين قل ادعوا الله وادعوا الرحمن اياما تدعوه لاله الاسماء الحسنى
 ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها واتبع من ذلك سبيلا وقل الحمد لله
 الذي لم ينجذ ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي
 من الدان كبره تكبيرا والصافات صفا لا زجرات رجرا لآليات
 ذكر ان الحكم لواحارب السموات والارض وما بينهما ورب المشارق فانا ربنا السما

الدنیا بزنیہ الکوکب وحفظاً من کل شیطان بار و لا یسمعون الی المداء الاعلی
 ولقد فون من کل جانب و حور او لهم عذاب و اصعب الایمن خطفت الخطیفة
 فابغیہ شهاب ثاقب فامتفتهم اسم الله خلقا ام من خلقنا انا خلقناهم من طین
 لایزب یا معشر الجن و الانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات و الارض
 فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان فبای الاریکما تکتذبان یسل علیکما شواطین نار علیما
 فلما انصران لوانزلنا نذر القرآن علی جبل اریتہ فاشعاً متصدعاً خرج شیتہ السد و تلك الامثال
 نضربها للناس لعلهم یتفکرون هو الله الذی لا اله الا هو عالم الغیب و الشہادة هو الرحمن
 هو الله الذی لا اله الا هو الملک القدوس السلام المؤمن المہین العزیز الجبار المتکبر سبحان
 الله عما یشرکون هو الله الخالق البارئ المصور لا اله الا هو اعزنی بحسبہ فی السموات
 و الارض هو العزیز الحکیم قل اوحی الی انہ سمع لغفر من الرحمن فقالوا ناسمعا و انما
 عجبنا یمدی الی الرشید فانتابه و لن نشکر ربنا احد اذ انہ تعالی جبرنا ما اتحد صانعاً
 و لا ولدا و انہ کان یقول سفینا علی الله خططا و سمیعته یقول اذ انظر من ض الحصة
 فخذ خطاً ارذیف و اقر سورة الحجر و کما امرت علی قوله تعالی فی الامم کما
 تکتذبون فاعقد عقدہ و افقت فیہا و علو الخطیفة تحت الصبی یعافیہ الله تعالی ذلک الرحمن
 اوریسی حضرت والدسی سنا فرماتی تہی حب بیگ بیار علی ہر ہر تو نیلانا کالی او
 او سپر سورہ رحمن پڑہ اور جی بارکہ تو فبای الاریکما تکتذبان پر ہیجی تو ایک گرہ دے او
 او سپر ہونک شال او تمالی کو لڑکی کی گردن میں بندہ دمی جھتھالی او سکواس بیار
 آرام دیگا و سمیعته یقول اسماء اصحاب الکھف امان من الغرق و الحرق و الہب
 و الشرف الہی بحرمہ علیکما متسلکینا کشف ططم فرطیون نس کنا نطیون نس تلبیون
 یق النش بوس و کلیم قسطہم و علی الله قصد السبیل و منہا
 جاز او رسنا مینی حضرت والدسی فرماتی تہی کہ اصحاب کہیف کی نام امان ہیں
 ڈوہنی اور طینی اور غار تگری اور جوری سی الہی آخر تک دعا کری و سمیعته یقول

برای حفظ بیگ

نامہ صاحب کتب برای ان عرق دانش کو دغا تری

إِذَا احْتَضَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَأَقْرَأْ بِدُعَاءِ الْعَجَائِبِ بِالْحَبْرِ يَأْتِيكَ
 أَلْفَا وَمِائَتِي مَرَّةً أَشْنَاءَ عَشْرٍ يَمَّا فَازَ اللَّهُ بِقُصَّةِ حَاجِكَ وَهَذِهِ أَمْرٌ أَحَادٌ سَيِّئٌ أَلَّا تَعْلَمَ
 بِهَا وَنَحْمَدُ مَا أَجَلَّ وَرَسْنَا مِثْلَ حَضْرَتِ وَالِدِ سَيِّدِ نِسَاءِ هِي كَيْسِيَّةٌ تَجِبُكَ كَوْنِي حَاجَتِ
 مِثْلُ أَوْ مِثْلُ بَدِيعِ الْعَجَائِبِ بِالنَّخِيرِ يَأْتِيكَ كَوْبَارُهُ سَوَابِرُ بَارِدَةٍ دَنِّ تَمَكُّ تَقْوَى
 تِيرِي حَاجَتِ بَرِّ لَوَيْكَا أَوْ رِيحِ السَّحَابِ نَدْوَرُهُ كِي أَوَّلِ فَضْلِ سَيِّدِي نَيْكَ مَجْهُوْمِي
 وَالْمُرْشِدِي أَجَارُ دُشْمِي مُنْجِدِي أَوْ جَارُ تَوَكُّلِي حُضْنِي مَجْهُوْمِي أَجَارُ دُشْمِي لِقَضَائِ الْحَاجَاتِ الْمَهْمُومِ
 يَنْبَغُ أَنْ يَكُنَّ يَفْعَالِي أَلَا تَعْلَمُ أَنَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللَّهُ وَكُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
 فَاسْتَجِبْ لَهُ وَجَنِّبْهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ يُفْعَلُ الْمَوْلَى مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ رَبِّ ائْتِنِي
 مَسْنَى الضَّرْوَةِ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ مِائَةِ مَرَّةٍ وَفِي الثَّالِثَةِ وَأَقْرَأْ أَمْرًا لِلَّهِ إِنَّ اللَّهَ
 بِصَبْرٍ بَالِغٍ أَدَامَ مَرَّةً دَعَايَ الْإِبْرَةِ قَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْكَلِيلُ مِائَةِ مَرَّةً تَكْمِلُ وَيَقُولُ الْمَغْلُوبُ فَاتَحَةً
 بِحَاجَاتِ مُشْكَلِي بَرَّانِي كِي وَاسْطَى چَارِ كَعْتَيْنِ پُرِ هِي پَهْلِي كَعْتِ سِنِ رَه فَاتَحَةً كِي بَعْدِ
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ أَنْتَ كُنْتَ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجِبْ لَهُ وَجَنِّبْهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ
 نَحْنِي الْمَوْنِينَ كِي سَوَابِرُ پُرِ هِي أَوْرِدُ سِرِّ كَعْتِ مِثْلِ بَعْدِ فَاتَحَةً رَبِّ ائْتِنِي مَسْنَى الضَّرْوَةِ
 أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ سَوَابِرُ پُرِ هِي أَوْ تَسِيرِي كَعْتِ مِثْلِ بَعْدِ فَاتَحَةً وَأَفُضْ أَمْرِي إِلَى الْمَسْكُونِ
 الْمَدْبُورِ بِالْعِبَادِ سَوَابِرُ پُرِ هِي أَوْ چَوْتِ كَعْتِ مِثْلِ بَعْدِ فَاتَحَةً قَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْكَلِيلُ
 سَوَابِرُ پُرِ هِي پَرِ سَلَامِ كِي كَبِي رَبِّ ائْتِنِي مُغْلُوبٌ فَاتَحَةً سَوَابِرُ مَوْلَانَا نِي فَرَايَا كِي
 أَمَامِ حُفْرِ صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي ارشَادِ كِيَا كِي بِيَه چَارُونِ آسْتِينِ اسْمِ الْعَظِيمِ مِثْلِ
 كِي حُكْمِي سِلْسِلِي سِي جَوْ سَوَالِ كِي پَاوِی اَوْ جَوْ دَعَا كِي قَبُولِ هُو اَوْ مَجْهُوْمِي تَجِبْ آتَا هُو
 اَوْ سِ شَخْصِ سِي كِي بَوَاسِطَةِ اُنْ كِي دَعَا كِي اَوْ قَبُولِ هُو فَا كِدِه جَلِيلِهِ حَضْرَتِ شَاهِ اَلْمَدِينَةِ
 قَدْسِ سِرِهِ فِي چَارِ بَابِ مِثْلِ فَرَايَا كِي جَوْ عَمَلِ كِي حُصُولِ هَرِ مَطْلَبِ مِثْلِ جَلَالِي هُو بِوِجَاهِ جَالِي دَرْ حُكْمِ
 كَبَرِيَّتِ اَحْمَدِ كِي هِي اَوْ اَوْ سَوَا اسْمِ الْعَظِيمِ شَارِكِي هِي وَهِي بِيَه آیتِ هِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
 أَنْتَ كُنْتَ مِنَ الظَّالِمِينَ سَوَالِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نِي فَرَايَا كِي بِيَه دَعَا ذَوَالنُّونِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي سِي

برای حاجت سوار

نماز برای قضاء حاجت

کہ چھلی کی پٹ میں فرمائی جو سلمان جس مطلب کی واسطی اس آیت سی دعا کی
قبول ہوگی اور حق یہ ہے کہ یہ دعا نہایت مجرب تاثیر اور کمال سریع الاثر ہے جس میں
چاہی اس آیت سی دعا کی اور شاخ اسکی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور
اتفاق رکھتی ہیں اور طریقہ دعا کا انہوں نے باقسام متعدد ذکر کیا ہے آسان تر دو طریقے
میں ایک یہ کہ بارہ دن تک بہ نیت حصول مطلب بارہ ہزار بارہ پڑھی اور اگر
نہ ہو سکی تو بارہ سو بار پڑھی اول اور آخر چند بار درود پڑھ کی اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک
لاکھ چیس ہزار بار پڑھی خلاصہ یہ ہے کہ اسکی قوت تاثیر میں کچھ شک نہیں سوا
کہ ایسا کوئی عمل نہیں کہ جسکی صحت قرآن مجید میں ہی ہو اور صحیح حدیث اور شاخ
کی اقوال سے قرآن میں اسکی شان میں روپی سنبھالہ و جنبہ من الغم و کذلک تجی المؤمن
وَلَمْ يَخْطِ الشَّيْطَانُ يَهْرَعُ فِي أَذْنِهِ الْيُسْرَى سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ
بَعْدَ مَا بَدَأْنَا لَهُ آتَانَا وَأَوْفَيْنَاهُ بِمَا نَدَّاهُ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ
بَعْدَ مَا بَدَأْنَا لَهُ آتَانَا وَأَوْفَيْنَاهُ بِمَا نَدَّاهُ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

تو اسکی بائیں کان میں یہ آیت پڑھی و لَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ الْقِيَامَ عَلَى رُءُوسِهِمْ
وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ بِالْأَيُّهَا الْقِيَامَ عَلَى رُءُوسِهِمْ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَالْقُلُوبِ
وَالْأَخْرَافِ وَالْحَشْرِ وَسُورَةُ الصَّافَاتِ كُلُّهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْرِقُ
اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ اسکی کان میں سات بار اذان کے اور سورہ فاتحہ اور قل
اغوذ رب الفلق اور قل اغوذ رب الناس اور آیتہ الکرسی اور سورہ طارق یعنی و اسما و
و الطارق اور سورہ حشر کی آیتیں یعنی ہو اللہ الذی سبی آخر تک اور سورہ صافات بار
پڑھی آسیب جل جاو و گمان ایضا یقر فی اذنیہ اَلْحَسْبُ مِنْ اِلٰہِ الْاٰخِرِ سُورَةُ الْوَعْدِ
اور انجیل کے واسطی یہ بھی عمل ہے کہ اسکی کان میں سورہ مومن کی یہ آیتیں پڑھی
اَلْحَسْبُ مِنْ اِلٰہِ الْاٰخِرِ سُورَةُ الْوَعْدِ اَلْحَسْبُ مِنْ اِلٰہِ الْاٰخِرِ سُورَةُ الْوَعْدِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ اٰخَرًا لَّيْسَ لَهُ فَاغْنَا
خسبہ عند ربہ انه لا یفلح الکافرون و قل رب اعظم و ارحم و انت

علاء
الکبریٰ

خیر الرحمن

وَإِذَا يَقْرَعُ عَلَى مَاءٍ طَاهِرٍ الْفَاتِحَةَ وَالْبِسْمَ الْكُرْسِيِّ وَخَمْسَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ
 سُورَةِ الْحَجِّ وَيُشْرِبُهُ وَجْهَهُ فَإِنَّهُ يَهْنَأُ وَإِذَا أَحْسَنَ بِالْجَسَدِ
 فِي مَكَانٍ فَرَسَ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فِي تَوَكُّبِ الْمَكَانِ فَإِنَّهُ لَا يَمُوتُ إِلَيْهِ
 اور دفع آسیب کا یہی عمل ہی کہ پاک پانی پر پورہ فاتحہ اور آیت الکرسی اور پانچ آیتیں اول
 جن کی پڑھی اور اوس بائیکا اوکی نہیں پر چنٹا ماری کہ ہوش آجا و گیا اور جسے مکان میں جن
 ہو سو اوسی بانی سی اوس مکان کی نواحی میں چنٹائی ماری تو وہاں پہر نہ آویگا مگر جسے آتشی
 جن کی آیت یاد کر دہم ہین قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا
 قرآنا عجبا یهدی الی الرشہ فامنا بہ ولن نشکرک برنبا احد و انہ تعالیٰ
 جد ربنا ما اتخذ صاحبہ ولا ولدا و انہ کان یقول سمعنا علی اللہ شیطا و انہ
 نطقنا ان لن نقول الا للہ علی اللہ کذباً و
 وَلَیْلَامُ الشَّيْطَانِ بِالْبَيْتِ وَدَمِيعُ الْحَجَّارَةِ يَقْرَعُ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّهُمْ
 یَکْذِبُونَ کَیْدَ الْإِلَهِ وَذُودَ الْعَالِیِّ أَرْبَعَةَ مَسَامِیْنِ
 عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَخَمْسِیْنِ مَرَّةً یُکْرَأُ فَنَافِیْ اَرْبَعَةَ اطْرَافِ ذَٰلِکَ الْبَیْتِ
 اور واسطی قریب ہونی شیطان کی گہری اور اوکی تہرہ سبکی کی لمبی یہ آیت پڑھی انہم یکنونون
 کید اور کید کید انہم کافورین انہم روند جا رومی کی کیلون بریکل بریکس اس پر انکو کہی جاوے
 طرف کاڑو و ایضا یکتب اسماء اصحاب الکھف فی جبل الریش اور یہ ہی دفع جن کا عمل
 کہ اصحاب کہف کی نام کہہ کی دیوار و نین کہی وللحق یہ یکتب ہذہ الذلایہ فی رقبۃ النضر
 بالکھف و ماء الورد یتیم یعلیٰ فی عنقہا و لو ان قرأنا سیرت بہ الجمال الی
 جمعا و ایضا یقرع علی اربعین قرینا علی کُلِّ وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَوْ کَظْمًا
 اِلٰی قُرْآنِ کُلِّ یَوْمٍ وَاحِدًا وَابْتَدِیْ مِنْ وَفِّیْ مَرَّعَةً لِّمَنْ عَمِلَ الْحَبِیْضَ وَیُؤْتِیْ قَعْدًا جَمَاعًا لِّکَلَامِ
 اور عقیم یعنی بانیہ موت کی واسطی کہ جلی پر عفران اور کلاب سیکہ آیت کہی و لو ان قرأنا سیرت

برای دفع جن از خانه

برای دفع جن از خانه

برای دفع جن از خانه

برای دفع جن از خانه

ابحال او قطعت بہا الارض و کلم بہا الموتی بل لہ الاموجیہا پھر اس لغویہ کو اوسکی گرد
 میں باندھی اور یہ بھی عقیمہ کی واسطی ہی کہ چالیس لونگون پر سات سات بار است
 کوڑھی او کطلات فی جرجی عیشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضہا نور
 بعض اذا خرج یدہ لم یکدیر باد من لم یجبل لہ نور انما لہ من نور اور ایک لونگ کو ٹہرن
 کہاوی اور شروع کر ہی حیض کی غسل کی فراغت ہونی سی اور انہیں نون میں اوسکا
 نوح اوس قریب کر ہی ف مولانا فی فرمایا اور شرط اس عمل کے یہ بھی کہ لونگ
 رات کو کہاوی اور اوس پر پانی نہ پئی واللہ تعالیٰ حبیبہا تاخذ خطا معصرا علی
 مِقْدَارِ طَوْلِهَا وَ یَعْقِدُ عَلَیْہِ تَشَعُّعَ عَقَدٍ یَنْفُثُ فِی کُلِّ مَہْثَا وَ اصْبِرْ مَا
 صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ اِلٰی مَحْسِنُوْنَ وَ قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ اِلٰی الْاٰخِرِہَا
 اور جو عورت بچہ استطا کر دیتی ہو تو ایک تا گاکسم کارنگا اوسکی قد کی برابر لی اور
 اوس پر نوگرہن لگاوی اور ہر گرہ پر دو اصبر و اصبرک الا بالہد ولا تحزن علیہم ولا تک
 فی ضیق مما یمکرون ان السبع الذین التفوا الذین ہم محسنون اور قل یا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ
 پڑھی اور ہونکی واللہ صرہا الخاض یلُبُّ فِی رُغْعَہِ وَ اَلَقْتُ مَا فِیْہَا وَ تَحَلَّتْ
 وَ اَذِنْتُ لَہَا وَ حُقَّتْ اِہْیَا اَشْرَ اِہْیَا وَ یَلُفُّ الرُّغْعَہُ فِی قَوْبِ طَہْرٍ وَ
 یَعْلَمُ مَا فِیْ خُذِ ہَا الِیْسْرِ فَاِنَّہَا تَلِدُ سَرِیْعًا قُلْتُ حَفِظْتُ مِنْ
 کِتَابِ الذِّکْرِ الْمُنْقَرِعِ عَنْ اَلَا عَمَشِ اَنْ ہٰذِہِ الْکَلِمَہُ دَعَا
 مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ مَعْنَاہُ یَا حَیُّ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ یَا حَیُّ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ
 اور جس عورت کو درزہ ہو یعنی لڑکا پیدا ہونی کا در و تکلیف دمی تو پرچہ کاخیزین
 یہ آیت لکھی و اَلَقْتُ مَا فِیْہَا وَ تَحَلَّتْ وَ اَذِنْتُ لَہَا وَ حُقَّتْ اِہْیَا اَشْرَ اِہْیَا اَو اس پرچہ کو
 پاک کپڑی میں لپیٹی اور اوسکی بائیں میں باندھی تو وہ جلد جنی گی میں کہتا ہوں محکویاد
 ہی جلال الدین سیوطی کی کتاب درمنشور سی بروایت اعمش کہ یہ کلمہ یعنی
 اِہْیَا اَشْرَ اِہْیَا خباب موسی علیہ السلام کی دعا ہی معنی اوسکی بہہ کہ اسی نذرہ قبل خیز

کی اور امی زندہ بعد ہر چیز مہر مکتبہ ہی انہا کبیر مہرہ اشراہیا بفتح مہرہ وین
لفظ یونانی ہے یعنی جس ازلی کو گاہی زوال نہیں اور اشراہیا کہنا بدون مہرہ
کی خطا ہی برہم علمای یہود کذا فی القاموس مولانا فی فرمایا کہ اگر اول سورت سے
حقت تک شیرینی پر پڑی اور حاملہ کو کہلا دی تو یہی حد جنی والی لا تُلَدُ إِلَّا أَنْثَى
يَكْتُبُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ عَلَى الْجِبِلِّ ثَلَاثَةَ أَشْهُدٍ عَلَى رَقِ الْعُزَّالِ بِالْوَعْرِ أَنْ وَمَا
أَلُوْرِدَ وَهَذِهِ آيَةُ اللَّهِ تَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أَنْثَى وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامَ وَمَا تَحْمِلُ
وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ الشَّهَادَةُ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ وَهَذِهِ آيَةُ الْغَيْبِ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامَ وَمَا تَحْمِلُ
بِجَنَّتِ كُلِّ أَلَةٍ أَوْ حَوْرَتٍ سَوَادِ كِي كِي لَوْ كَانَتْ جَنَّتِي مَوْتُو حَلِّ بِرَتَيْنِ مَبْنِي كَذِبِي
بہلی ہون کی جہلی پر زعفران اور گلاب سی اس آیت کو لکھی اللہ تعالیٰ تحمل کل
والتغیض الارحام وازواد وکل شیء عندہ بمقدار عالم الغیب الشہادۃ الکبیر للتعالیٰ
اس آیت کو لکھی یا زکریا انما ننبئک نبیام احمد بھی لم تحمل لمن قبل سمیا پر یہ کلمہ
حق مریم و عیسیٰ ابنا صالحا طویل العمر حق محمد و آلہ یعنی ہر اس تعویذ کو حاملہ باندھی ہے
وَأَحْبَبَ لِي مِنْ أَنْتَ بِهِ لِلْمَقَالَتِ لَا يَعْشِي لَهَا وَكَدَّ يَأْخُذُ نَافِخَاهُ وَالْفَيْضُ الْكَاسُ
وَبَقَرٌ عَلَيْهِ عِنْدَ ظَهْرِ بَيْتِ الْأَشْنِ أَنْ يَأْتِيَنَّ مِنْهُ سَعْدٌ الشَّمْسِ بَدَأَ كُلَّ
مَرْقَةٍ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْمُ بِهَا تَأْكُلُهَا الْمَرْءَةُ كُلَّ
يَوْمٍ مِنْ حَمَلِهَا أَنْفَكَ اللَّهُ وَرَأْسُ نَحْصِ نِي سِرِّ مَجْلُوْ اعْتِمَادِ هِي جَبْرَدے کہ جس عورت
کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجابین اور کالی مچھ لی دونوں چیزوں کو دوشنبہ کی دن
دوپہر کو چالیس بار سورہ وائش پڑھی ہر بار درود پڑھ کر شروع کری اور اونٹنی
ختم کری او سکور روز عورت کہا یا کری نخل کی دن لڑکی دودھ پڑانی تاک کہ جن کے
أَيْضًا لَلَّذِي لَا تُلَدُ إِلَّا أَنْثَى أَنْ يَخْطُ خَطًّا مُسْتَدِيرًا عَلَى بَطْنِهَا سَبْعِينَ
مَرَّةً فِي كُلِّ يَوْمٍ يَقُولُ مَعَ ذَلِكَ الْأَصْبَحُ مَبْنِي وَرَبِّهِ هِي أَوْ هِي مَحْمُودِي مَحْمُودِي مَحْمُودِي

برای از حکم زنا و کفر و غیرہ

برای از حکم زنا و کفر و غیرہ

لڑکی لڑکا نہ خشتی ہو تو اسکی پیٹ پر گول لکیر کھینچی ستر بار برابر لکھنی کی پیرنی کی تھانہ
 یا متین کہی تَمَّ نَعُوذُ بِالْكَلامِ الْأَوَّلِ فَتَقُولُ مِنْ تِلْكَ الْعَزَائِمِ لِلصَّبِيِّ الَّذِي
 أَصَابَهُ عَيْنٌ عَائِنَةٌ يَحْتَاطُ اسْتَدِينُ السَّلَافِ وَهُوَ يَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَهَذِهِ آيَاتُ
 وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَهَوَّ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا وَحَقَّ اللَّهُ الْحَقُّ بِكَلِمَاتِهِ وَكَوْكَرُهُ
 الْحَقُّ مُؤَنِّدٌ لِلَّهِ أَنْ يَحْقُقَ الْحَقُّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعُ دَابِرَ الْكَافِرِينَ لِلْحَقِّ
 الْحَقُّ وَيُظِلُّ الْبَاطِلَ وَكَوْكَرُهُ الْمُحْرَمُونَ وَيَحْقُقُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيَحْقُقُ الْحَقُّ بِكَلِمَاتِهِ
 إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ نَعُوذُ بِالْأَعُوذِ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانِ
 مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَا مَلَّةَ يَاحْفِظُ يَا رَقِيبُ يَا كَفِيلُ يَا كَفِيلُ
 فَسَيَكْفِيكَمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثُمَّ يَكُونُ السَّلَامُ فِي وَسْطِ
 الدَّرَجَةِ وَكَيْفَ تَكُونُ فِي قَلْبِ الْعَائِنَةِ ثُمَّ يَكُونُ تَحْتَ حَصَّةٍ أَوْ قَصَبٍ
 پھر رم رجوع کرتی ہیں پہلی کلام کی طرف تو کہتی ہیں او نہیں عزیمون سی یعنی خلی والدہ
 سی اجازت ہی یہ عمل ہے اوس لڑکی کیواسطی جسکو نظر لگانی والی عورت کے
 نظر لگ گئی اوس عورت کو ڈاؤن اور نہیا ہی کہتی ہیں ایک گول لکیر چھری سخی کھینچی
 آیت الکرسی اور ان آیتوں کو پڑھتی ہوئی وقل جارحی ورتق الباطل ان الباطل
 کان زهوقا وحق الحق بكلماته المجرمون يريد الله ان حق الحق بكلماته وبقطع دابر
 الكافرين لحق الحق ويظل الباطل ولو كره المجرمون ويجوز الله الباطل وحق الحق بكلماته عليهم
 بذات الصدور پھر یہ دعا پڑھی احوذ بكلمات الله الثمان من شر كل شيطان وها
 وعين لا تيه يا حفيظ يا رقيب يا كفيلا فيكفكم الله وهو السميع العليم پھر
 کو کھنڈل کی اندر کاڑھی اور کہی کہ مینی چھری کاڑھی نظر لگانی والی کی دال میں
 پھر اوسکو ڈکھائی گئی یا قصب کی نیچی یعنی طباق کی نیچی وَالْقَصَبُ مَنْ قَالَ
 لِلْعَائِنِ أَوِ السَّاحِرِ يَا فَلَانُ وَدَعَا بِاسْمِهِ وَقَتَّ إِصَابَتَهُ أَوْ قَتَّ حِكَايَتَهُ عَنْ
 نَفْسِهِ بَطَلَ عَمَلُهُ اور یہ بھی ہے کہ جو نظر لگانی والی یا جا دوگر کو کہی یا فلائی اور

الضامن

اوسکا نام لیکر باری نظر لگانی کی وقت یا اوس وقت جب خود اسکا ذکر می تو اسکا اثر
 باطل ہو جاوے گا و ایضاً اِذَا تَحَقَّقَ الْعَيْنُ وَالْعَيْنُ اُمِرَ أَنْ يَغْسِلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرِجْلَيْهِ
 وَدَاخِلَةَ اِرْدَانِهِ فِي اِنَاءٍ وَهَبَ ذَلِكَ الْمَاءَ عَلَى الْمَعِينِ بَعْدَ مِنْ سَاعَةٍ قَلَّتْ اَخْرَجَ مَا
 فِي الْمَوْحَا اَمَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ لِعَائِنِ مَسَدٍ بَابِ هَذِهِ
 اَلْكَيْفِيَّةِ اور یہ بھی ہے کہ جب نظر لگانا اور نظر کا لگانی والا ثابت ہو جاوے تو اس
 منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اور اسکی شرنگاہ کی دہونی کو کبھی ایک برتن میں
 اوس پانی کو اوپر پھڑکی جسکو نظر لگے تو اوس دم اچھا ہو جاوے گی میں بتا ہوں امام مالک نے
 موطا میں روایت کی کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام فی نظر لگانی والی کو اسطرح کی مانند کا
 حکم کیا یعنی شرنگاہ وغیرہ ہونی کا **ف** مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم میں مروی ہے کہ رسول
 علیہ الصلوٰۃ والسلام فی فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی
 تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تفسی ہواوی توڑ دینی اگر دفع نظر کے واسطے کوئی
 غصے درخواست کرے کہ نہ وہ وغیرہ وہودیجی تو وہودینا چاہی کہ شاید تھارے ہی نظر
 لگ گئی ہو اسکا بڑا نا عجب ہی اور روایت ہے کہ عثمان رضی فی ایک خوب لڑکا دیکھا
 تو فرمایا اسکی ٹیڈ ہی میں کالٹیکا لگا دونا کہ اوسکو نظر نہ لگی مترجم کہتا ہے کہ یہ جو لڑکی کی کالا
 تیکا لگا دیتی ہیں معلوم ہوا کہ بی اصل بات نہیں ہے واسطہ اعلیٰ و ایضاً اِذَا رَعِیْتَ مِنْ حِلْطِ
 طَاهِرٍ ثَلَاثَةَ اَدْرُجٍ وَ اَنْزَلَهُ مِنْ عِنْدِ مَنْ يَحْفَظُهُ نَسَمْتُ اَوْ اَحْذَرِ الْعَرْنَمَةَ
 عَلَى الْمَعِينِ نَسَمْتُ اَوْ بَعْ نَابِیَا فَاِنْ رَادَ اَوْ نَقَصَ مِنْ مَعِينٍ فَكُنْ رَا الْعَمَلِ ثَلَاثًا
 نَسَمْتُ اَوْ اَعْمِدْ بِسَمِ اللّٰهِ وَ اَلَا فَاِنَّ رَا بِاللّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ تَقْرَأُ اَلْفَا حِجَّةَ
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُولُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَيْنُ اَلَّتِي فِي فَلَانِ بْنِ فَلَانٍ اَوْ
 فَلَانَةَ بِنْتِ فَلَانٍ اَعْمِدْ بِسَمِ اللّٰهِ وَ بُوْر عَظَمَةِ وَجْهِ اللّٰهِ عَا جَرِ بِدِ اَلْقَلَمِ مِنْ عِنْدِ
 اللّٰهِ اَلِی خَلِی خَلِی اللّٰهِ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
 الْعَيْنُ اَلَّتِي فِي فَلَانِ بْنِ فَلَانٍ اَوْ اَسْرَاهَا بَ اِهْیَا اَدْوِیَا اَنْبَاثُ اِلَ شَدَّ اِی

نہایت سے
 اسکا اثر
 دفع نظر
 نہایت سے

عَزَمْتُ عَلَيْكَ آيَةً الْعَيْنُ الَّتِي فِي فَلَانِ بْنِ فَلَانٍ مَجِي شَيْتَ هَيْتَ انْتَهَتْ يَا
 مُنْطَاعُ النَّجْمِ الَّذِي لَا يَقْوَى عَلَيْهِ اَرْضٌ وَلَا سَمَاءٌ اُخْرِجِي يَا نَفْسُ السُّوءَ
 مِنْ فُلَانِ بْنِ فَلَانٍ كَمَا اَخْرَجْتَ يُوْسُفَ مِنَ الْمَصِيقِ وَجَعِلْ لِي سَيِّئًا
 اَلْبَجَرُ طَرَفًا كَمَا كَانَتْ بَرِيءٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَاللَّهُ تَعَالَى بَرِيءٌ مِنْكَ اُخْرِجِي يَا نَفْسُ
 السُّوءَ مِنْ فُلَانِ بْنِ فَلَانٍ بِالْفِ الْفِ قُلْ هُوَ اللَّهُ اَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ
 وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ اُخْرِجِي يَا نَفْسُ السُّوءَ بِالْفِ الْفِ
 لَأَحْوَلُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَنَقُلْ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ
 وَرَحْمَةٌ لِلْقَوْمِ امِينٌ قَدْ اَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ رَاسٍ خَاشِعًا
 مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ
 حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
 الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ
 اور یہی ہے چشم زخم کا عمل ہی کہ ایک پاک تاگاتین ہاتھ ناپ اور او کی پاس کہہ جو
 نظر زدہ کو کہتا ہی پیر یہ عزیمت یعنی عزمت علیک سی آخر تک پڑھ جیسے نظر لگی ہو
 پیر او سن لگی کو دوسر بار ناپ سوا گر تین ہاتھ سی بڑھ جامی یا کم ہو جامی تو معلوم کر کہ
 او کو نظر لگی ہی تو اس عمل کو تین بار مکرر کر نظر کا اثر دور ہو گا طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ
 بسم اللہ و لا قوۃ الا باللہ کو تین بار پڑھی اور سورہ فاتحہ کو تین بار پڑھ کر عزیمت مذکورہ
 شروع کری اور سجای فلان بن فلانہ کی او سکا اور او کی ما کا نام لی ق لِلْمُسْتَحْوَدِ
 وَالْمَرْبُوعِ الَّذِي اَحْيَا الْاَحْيَاءَ مِنْ صَنْهَ يَكْتُبُ فِي اَنَاءٍ
 صِينَةٍ اَبْيَقُ يَا حَيُّ يَا حَيُّ لَا حَيَّ فِي دَعْوِي مِمَّا مَلَكَ وَبَقَايَ يَا حَيُّ فَمَحُو
 بِالْمَاءِ كَثِيرًا اِلَى اَرْبَعِينَ يَوْمًا قُلْتُ وَذَلِكَ سَيِّدُ الْوَالِدِيْنِ عَلَيْكَ اَللّٰهُمَّ جَبْرًا وَكَوْنًا
 اَنْزِلْهُ وَارَوْسِ بِيَارِكِي وَاسْطَلِيْ حَسْبِيْ بِيَارِسِيْ فِيْ طَبِيْعِيْ كُوْجَا زَكْرِيَّا هُوَ صِينِيْ كِيْ سَعِيْدِيْ بَرْتَن
 مِيْنِ يِهْ اسْمُ لَمْبِيْ يَاحِيْ صِيْنِ لَاحِيْ فِيْ دِيُوْنِ مَلِكِ وَبَقَايَ يَاحِيْ پِر اسکو پانی سی دہو کر چالیس

ایضا

برای سحر و رمض یا یوس الوالد

دن پی من کہتا ہوں مینی حضرت والد کو دیکھا کہ اس اسم پر سورہ فاتحہ زیادہ کرتی
 تھے ومن صواع کہ شئ فقال يا حفيظ مائة من ذبائح عشره سنه من
 غنبي زياده ونقصان ثم قال يا بني ان تلك ميثاق حبه من خرد لا ياتي
 يا بني الله مائة من ذبائح عشره سنه اور جسکی کوئی چیز کہو جاوی تو کہی یا حفيظ ایک سو
 انیس بار بدون زيادتی اور کمی کی پھر یہی آیت یا بنی انہا ان تک مثقال حبه من
 خردل فتکون فی صحرة اونی السموات اونی الارض یا ت بہا احد ایک انیس بار پڑھو
 تو جس کو کسی گم ہوئی چیز کو اوسکی پاسن ہیر لا دیکھا و لم تحرقه النار و يتقابل اثنان في
 مسكان الا بدينين هما و يحملانه بين اصبعي الشبابتين و يكتب اسم
 المذنب في الابريق و يقرء سورة يس لي من المكن مئين فان كان هو
 الذي سرق ذاك الابريق فان لم يدرك قلبه اسمه و لي كتاب
 اسم غيره و هكذا حتى بدد سرك و يجب على من طلع على
 السارق في مثال هذه ان لا يجزم بسرقة ولا يشتم فاحشته بل يبيع القرآن
 فاما هو فليكن ابيع القرآن و قال الله في تفسر ما لکن رچو رک پچانی کی واسطی دو شخص امنی
 سامنی بیٹھیں اور دہ بنی کو اپنی درمیان میں تہا بنی رہیں اور اوسکو گم کی دونو انگلیوں
 سی او تھاتی رہیں اور جب چوری کی تہمت ہو اوسکا نام بدہ بنی میں لکھی اور سورہ
 یس کو من المکن میں تک پڑھی سو گروہی شخص چور ہو گا تو بدہ بنی کہو م جاو گی سو اگر نہ کہو
 اوسکا نام مٹا کر دوسری شخص کا نام لکھی اور وہیں تک پڑھی اور اسطرح ہر شخص شہم کا
 نام کہتا جاوی یہاں تک کہ گوی من کہتا ہوں کہ جو شخص یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل
 کر کی چور پر مطلع ہو تو اوپر واجب کہ اوسکی چورانی پر یقین نہ کری اور اوسکو بدنام نہ کری
 بلکہ قرآن کی پیروی کری کہ یہ عمل ہی اتباع قرآن کا ایک طریقہ ہی حق تعالیٰ نے
 سورہ نبی، اسرا، ایل میں فرمایا اور نہ پچھی پڑ اوس چیز کی جسکا تجکو یقین نہیں پھر رکان اور
 انکہ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاوے گا و اذا بقی لك انفس فبها

برای شہدہ

برای شہدہ

برای شہدہ

وَجَعَلَنِي غَاطٍ وَلَرَكَةٍ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَنَعْتُهُ بَيْنَ جَمْرَيْنِ وَهِيَ الْفَاتِحَةُ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ
 ثُمَّ أَلْتَبَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَنْ فِيهِنَّ ذَا جَعَلَ
 اللَّهُمَّ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا فِيهِنَّ عَلَى عَبْدِكَ فَكَانَ بَرَقًا لَنَافِثَةٍ أَصْبَقَ مِنْ خَلْقِهِ
 حَتَّى يَجْمَعَ إِلَى مَوَلاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ثُمَّ أَلْتَبَّ أَوْ كَطْلَمْتَ
 فِي جَمْرٍ إِلَى مَمْلَاكٍ مِنْ نُورٍ وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرَزَخٌ إِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ وَضَرَبَ لَنَا
 مَثَلًا وَلَتَنِي خَلْقَهُ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مُجِيدٌ فِي كَوْسَجٍ مَحْطُومَةٍ
 ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هَذِهِ الْأَلْبَتِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
 صَلَوَاتُكَ وَسَلَامُكَ إِنَّ نَبِيَّكَ الْعَبْدَ إِلَى مَوَلاهُ يُحْتَجُّ بِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَوْ أَرَاكَ تَرَاغُلًا مِنْ بَهَاكِ يَا مَوْلايَ كَاغِدٍ
 مِنْ لَكِهِ أَوْ أَرَاكَ سَكُوسٍ حَزِينٍ لَيْسَتْ كَرَامَتُهُ بِرِي كَوْثَرِي دَوْبَرُ فَوَاقِي جَمِينٍ رَكْبَةٍ
 يَعْنِي سُورَةَ فَاتِحَةِ أَوْرَاثِهِ الْكُرْسِيِّ كَوَلِّهِ بِرِ اللَّهِ سَيِّدِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ تَكَلِّمُهُ بِرِ تَبِيَّةِ آتٍ لَكِهِ
 أَوْ كَطْلَمْتَ فِي جَمْرٍ لَيْسَ بِغِيَاةٍ مَوْجٍ مِنْ قُوَّةٍ مَوْجٍ مِنْ قُوَّةٍ سَحَابٍ خِلَالَتْ لِعُضْبَاهُ فَوْقَ
 إِذَا خَرَجَ يَدُهُ لَمْ يَكِدْ بِرَأْسِهِ لَمْ يَحْمِلْ لِسَانَهُ نَوَافِرًا مِنْ نُورٍ وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرَزَخٌ إِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ
 وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَلَتَنِي خَلْقَهُ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مُجِيدٌ فِي كَوْسَجٍ مَحْطُومَةٍ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ سَيِّدِي أَخْرَجْتَ وَإِذَا أَدْنَتْ أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ حَلَجْتَ فَاقْ سُوْرَةَ
 الْفَاتِحَةِ بِأَنْ تَوْصِلَ عَيْنَ الْبِسْمَلَةِ بِلَاكُمُ الْحَمْدُ لِلَّهِ تَبْدَعُ مِنْ يَوْمٍ الْوَاحِدِ بَيْنَ سُنَّةِ
 الْفَجْرِ وَفَرَضِهِ سَبْعًا مِائَةً وَالْيَوْمُ الثَّلَاثِي سِتِّينَ وَهَكَذَا أَتَنَقُّصُ كُلَّ يَوْمٍ عَشْرَةً
 حَتَّى يَكُونَ يَوْمُ السَّبْعِينَ أَوْ رَجَبٌ تَوَارَدَ كَرَمِي كَهَيِّ تَعَالَى تَبَرُّمِي مُرَادٍ بِرِ لَوْ سُوْرَةِ
 فَاتِحَةٍ كَوَيْلَةٍ سَطَرٍ كَبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كِي سَمِ كَوَالْحَمْدُ لِلَّهِ سَمِ لَامِ سَمِ لَامِ سَمِ لَامِ سَمِ لَامِ سَمِ لَامِ
 دَنْ سَمِ فَرَجِي سَمِ نَفْسِي سَمِ دَرِيَانِ سَمِ سَمِ سَمِ كَرَمِي سَمِ سَمِ سَمِ سَمِ سَمِ سَمِ سَمِ سَمِ سَمِ سَمِ سَمِ
 وَفَتْ سَمِ
 كَرَمِي سَمِ
 مَمْلَاكٍ فِيهِ مِنَ الصُّبْحِ فَتَوَضَّأَ وَابْتَسَمَ نَبَاكَ طَاهِرَةً وَنَمَّ مُسْتَقْبِلَ الْفَلَاحِ

برای
برده
گر خفته

سجده نماز

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى اَلَا تَقَاتِلُ بَرِيَّةَ مِرَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى بِرَحْمَتِكَ
 مِنْكَ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ دَنِيْمٌ الْوَكِيْلُ وَكَوْنُكَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ حِكْمَتُكَ اَتَى مَوَاسِكَ اَفْسُوْنَ يَمِيْنِ كِي اِيَك كَاغَد
 مِيْن كَلْبِيْ اَوْر اَوَسْكَى بَا زُوْبِر يَنْدِيْ جَلْد اِجَاهِيْ جَاوِيْكَ اَللّٰهُ تَعَالٰى كِي حَكْم سِيْ لِسْمِ اللّٰهِ سِيْ اَخَر
 تَمَك كَلْبِيْ ف اَم لَدَم عَرَب كِي زَبَان مِيْن تَب كِي كَسِيْتِيْ هِيْ اَوْر سَجَاى فُلَان بِن فُلَان
 كِي مَرِيضِيْ اَوْر اَوَسْكَى كَا نَام كَلْبِيْ وَابْصَابِيْ اَكْسِيْ قِيَم بَعْدَ صَلَوةِ الْغَصِيْرِ سُوْرَةُ
 الْحَجَادَةِ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ اَوْر يَمِيْنِيْ هِيْ عَمَلِيْ هِيْ دَفْع تَب كَا كِه رُوْر عَصْر كِي نَاغَر
 كِي عِبْد سُوْرَةِ مَجَادِلِيْن بَارِيْ هِيْ تَب وَآلِيْ بَر وَلِيْزِيْ بِهِ الْخَنَازِيْرُ لِيَعْقِدَ عَلَى سَبْعِيْن
 اَلَا دِيْسِيْم عَلَى مِقْدَارِ طَوْلِ الْمَرْتَضِ اَحَدِيْ وَارْتَعِيْن عَقْدَةً يَنْفَتِيْ كُلَّ عَقْدَةٍ
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَدِقَّةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وَبَرَهَانِ
 اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ وَكَفِّ اللّٰهِ وَجَوَادِ اللّٰهِ وَآمَانِ اللّٰهِ وَحِزْزِ اللّٰهِ وَصَمِيْعِ اللّٰهِ وَكَلْبِ
 وَنَظَرِ اللّٰهِ وَبَهَاءِ اللّٰهِ وَجَلَالِ اللّٰهِ وَكَمَالِ اللّٰهِ اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
 رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ شَرِيْهِ مَا اَحَدٌ اَوْر جَسْكِيْ كِرُوْن مِيْن كَفَنِيْ مَا لَاسُوْ تُوْجِيْ مِيْ كِي تَسْمِيْ بِرُجُوْ
 مَرِيضِيْ كِي قَد كِي بَرَابَر مَوَاتِ لِيْس كِرُوْسِيْ اَوْر رُكُوْر يَمِيْنِيْ دَعَا يُوْنُ كِي لِسْمِ اللّٰهِ سِيْ اَخَر
 تَمَك وَلِيْزِيْ ظَهَرْتِ عَلَى بَدَنِيْ اَلْحَمْرَةُ يَنْقِيْهِ بِهَذَا الدُّعَاءِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَتَكُنْ
 بِالْاَسْلَمِيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْكَلِيْمِ الرَّحِيْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بِعِزَّتِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ
 اَيُّهَا الْحَمْرَةُ جَاءَ تِلْكَ جُودُ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سَلِيْمَانُ اَيُّهَا الرِّيْحُ اَحْبِيْنِيْ
 دَاعِيِ اللّٰهِ وَمَنْ لَمْ يَحْبِبْ دَاعِيِ اللّٰهِ فَمَا لَهُ مِنْ مَلْجَاةٍ وَمَا لَهُ مِنْ ظَهْرِيْ
 بِسْمِ اللّٰهِ وَبِالْاَسْمَاءِ الطَّيِّبَةِ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُ يَكْفِيْكَ وَاللّٰهُ يُشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ
 دَاءٍ يُوْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ اِفَةٍ تَعَارِيْكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
 الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَلَامًا كَثِيْرًا اَجْنَابِيْ اَنْ اَكْرَحِيْنِيْ

۱۱۱

اور جسکی بدن پر سرخ بادہ ہو وہ افسون کری اس غاسی سات بار اوپر اشارہ کرنا جاوے
 پرہیزی کی وقت چہری سی وہ دعا لسم اللہ سی آخر تک ہی دہن لیسکو بصرہ یقیناً وہ
 الایہ تکشفنا عنک عطاءک فیصرک الیوم حدید بعد کل صلوة مکتوبہ
 اور جو ضعف بصارت سی لان ہو وہ یہ آیت پڑھا کری بعد نماز فرض کی یعنی فکشفنا
 عنک غطاءک فیصرک الیوم حدید ولین ابنتک الی الصریح یاخذ لک من الخاس
 فیبتئس فیہ اقل ساعۃ من یوم الاحدی فی ظرف منہ یا قہار انت الذی لا
 یطاق ان یتغایرہ یا قہار ذی النظر الآخر یا مذل کل جبار عنید یقہر عن ربط ایدل
 سلطانہ یا مذل وکائنہ المؤمنون یعینون جو مرگی میں مبتلا ہو تو تابی کا ایک تیرلی سوا
 یکشنبہ کی پہلی ساعت میں اس تیر کی ایک کناری پر یہ نقش کری یا قہار انت الذی
 لا یتطاق ان یتغایرہ اور دوسرے کناری پر یہ نقش کری یا مذل کل جبار عنید یقہر عن ربط ایدل
 اور اسد توفیق دینی والا ہی اور مددگار یعنی اعمال کا اثر توفیق اور احانت ربانی پر منحصر
 فضل مصنف قدس سرہ فی عالم ربانی یعنی عالم حقانی کی جو علم ظاہر اور علم باطن دونو
 سبکی ہی او سکی آداب خاص نہیں ارشاد کسی قال اللہ تعالیٰ اخلو کافراً من کل
 فرقہ طائفۃ یمتھم لیستقموا فی الدین ولستہم رفاقہم اذ انجعوا الیکھم
 لعلکم یحذرون حق تعالیٰ فرمایا سو کیوں نہیں نکلتی ہر قوم سی چند لوگ تا وہ دین
 کا فہم حاصل کریں اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی سی ڈرا دین جب او کی طرف پلٹ جاوین
 وہ پر سر کرین نافرمانی سی و سولانا فی فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہی کہ اپنی ذات
 سعی اور عمدہ عرض تھا ہے ارشاد تو م اور انداز او نکا ہڑا وین اور انداز یعنی ڈرائی کو
 اسو اسطی خاص کر ذکر فرمایا نہ تبشیر یعنی مژدہ رسانی کو کہ انداز ہم سی ارشاد دین اور اس
 میں دلیل ہی اس پر کہ لفظ اور تفسیر فرض کفایہ ہی یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور ہر گائے
 میں چند لوگ ہر علم دین سیکھنا اور مسالہ فقہ کا دریافت کرنا اور ربانی لوگوں کو سکھانا ضرور
 ہے اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھیں گی تو سب گنہگار ہوں گی اور علوم ہوا

دینی کتب خانہ

برای کتب

آیت سی کہ علم دین سیکھنے سی غرض یہی ہے کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگوں کو دین پر
لاوی اور یہ نہیں کہ اپنی علم کی گھنڈ سی لوگوں کو ذلیل جانی اور حق اللہ کو اپنی طرف
جھکاوی دنیا حاصل کرنی کو ترجم کتابی حکیم شانی علیہ الرحمۃ فی کی خوب فرمایا نظم
علم کو تیرا نہ سب تانہ چل از ان علم بود صد بار نہ بدان لغت ست برالیں کہ
نہ اندکھن یار بل بدان لغت ست کا نذر دین علم دانہ بعلم نکلند کار +
الْعِلْمُ لِلرَّابِّی الَّذِیْ یُکَوِّنُ وَکَرَّمَ الْأَنْبِیَاءُ وَالْمُرْسَلِیْنَ هُوَ مَنْ یَحَافِظُ عَلٰی أَمْرِ
عالم ربانی اور فقیہ حقانی جو انبیاء اور مرسلین کا وارث ہو وہ ہی جو محافظت کری خدا
پر از انجملہ صنف حقانی شاخ امر یہاں بیان فرمائی مینہا ان یکتہ رس العلم من التفسیر
وَالْحَدِیْثِ وَالْفِقْهِ وَاسْلُوْکِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّجْوٰی وَالصَّغَرِ لَیْسَ لَهُ اَنْ یَّشْغَلَ بِالْکَلَامِ
وَالْحَوْلِ وَالْمِطْوٰی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هُوَ الَّذِیْ فِیْهِ الْاَمِّیْنِ ذَسُوْا لَمِیْتِ هُمُ
یَتَلُوْا عَلَیْهِمُ الْاَنَامِ وَبَیْنَکُمْ یُعِیْمُہُمُ الْعِلْمُ وَالْکِتَابُ وَالْحِلْمَةُ
منجملہ اون امور کی جکی محافظت عالم ربانی پر ضرور ہے یہی کہ پڑاوی علم کو از قسم
اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کی اور اسکو لازم نہیں کہ کلام
اور اصول اور منطق سی مشغول رہی حق تعالیٰ فی سورہ حمہ میں فرمایا کہ امد وہی حسنہ
بن پڑھون میں سون بجا او نہیں میں سی یعنی وہ ہی اُمی ہی خواندہ نہیں تلاوت کرتا
اون پر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہی اؤ کو اور سکھاتا ہی اؤ کو کتاب یعنی قرآن مجید اور
حکمت یعنی حدیث و صنف قدس سرہ فی آیت قرآنی سی ثابت کیا کہ علم دین منحصر
ہی قرآن اور حدیث میں اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سی استخراج
منطبق میں کتاب اور سنت سی کتاب اور سنت بجا متن میں اور علوم مذکورہ جہاں
شرح کی اور نحو اور صرف اسطی علم دین میں شمار ہونی کہ ہم کتاب اور سنت کا واسطہ
موقوف ہی اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیر ہی اسواطی کہ کلام کو اصول
ہی بولتی ہیں اور اصول اصول فقہ یا اصول حدیث مراد نہیں اسواطی کہ جب حد

اور فقہ علم دین ہوتی تو اوہی اصول بھی علوم دینیہ میں داخل ہیں جو لسانی حاشہ میں
فرمایا عقائد اور کلام میں فرق یہ ہے کہ عقائد علم بامد اور اوہی صفات اور افعال سے
عبارت سے دلائل عقلیہ سی خالص ہو کر اور اگر دلائل حقیقہ کہیں مذکور ہی ہوں تو بطور
تبیح اور عدم لزوم کی اور علم کلام میں تو مباحث منطق اور امور عامہ اور جوہر اور
اور حیولی اور صورت کی مباحث اور نفس وغیرہ کی مباحث داخل ہیں اور بعض
کلام تو مبنی ہی مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ سی قائم یا جب فی اللہ نہیں ملتا
بشیاء شریح القریب لفظ آور تدریس میں حکمی مراعات واجب ہی چند چیزیں ہیں
اشرح عرب کرنا باعتبار لغت کی یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال حکمی معنی نہ معلوم
ہوتی ہوں تو اوہ کو بیان کریں یا حسب لغت یا اصطلاح کی والعیض لفظ اور جو
شکل معلق ہو بنا بر قواعد نحویہ کی اوہ کو بیان کریں یعنی اگر کوئی صغیرہ و شمار یا ترکیب
شاکر دون کی ذہن پر صعب ہو تو اوہ کو موافق صرف اور نحو کی حل کر دو نتیجہ لفظ
بأن یصوّرہا یا کمثالہ الجبرۃ و غیرہ صیغہ اور توجیہ سائل کی اس طرح پر کرنا کہ اوہ کی صورت
باندہ دی خبری مثالوں سی اور اونکا حاصل بیان کریں یعنی اگر کتاب میں قواعد کلیہ
مذکور ہوں اور طلبہ کی ذہن میں آتی ہوں تو صاف صاف عبارت سی اونکی بعض
جزئی مثالین مذکور کریں اور خلاصہ اونکا اس طرح بیان کریں مخاطبین کی ذہن میں آ جاوے
و تقریب الدلائل لتحصیل نتیجۃ بلزوم بعض المقدمات لبعض و اندک بعضہا فی بعض
اور تقریب دلائل اس طرح پر کرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جاوے کہ بعض مقدمات
بعض کو اور داخل ہونی بعض مقدمات کی بعض میں یعنی اگر کتاب میں کسی مسئلہ پر
قائم ہو تو اوہ کی مقدمات پچھہ کو اس طرح روان کریں کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہے
تو لزوم بعض مقدمات بعض کو اور اگر حملیات سی قیاس مرکب ہی تو بسبب اندراج
بعض کی بعض میں نتیجہ حاصل ہو جاوے تقریب دلیل عبارت سے شوق دلیل سے
اس طرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو فی القیود فی القریبات والقرائید الکلیات

اور قواعد قیود کی بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ میں یعنی تعریف اور قواعد میں
 سرسرقید کا فائدہ بیان کر می تا حد جامع اور مانع غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلافانی
 قید اس واسطی مذکور ہوئی کہ فلافانی فلافانی صلیوت نکل جاو جو معرفت کی افراد میں نہیں ہی
 مثلاً کلمہ کی تعریف میں لفظ اس واسطی مذکور ہوا کہ دوال اربع سی اختر از ہوا جاو اس واسطی
 کہ وہ کلمہ کی افراد میں نہیں اور اس طرح سی قواعد کلیہ میں چنانچہ علم اصول میں کن کہنا
 کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہیں تو مرسل غیر ثقہ کی قید سی سل ثقہ خارج ہو گیا
 حبیبی بن المسیب کے مرسل امام شافعی کی نزدیک واجب العمل میں کذا فی النسخ
 الغریز **یُحْجِزُ الْخَصْرُ فِي الْقِسْمَاتِ** اور تقسیمات میں وجوہ حصر کی بیان کرنا یعنی حب
 استقرار ایدیل عقلی بیان کر می کہ مطلوب اقسام مذکورہ میں منحصر ہے و دفع
 الشبهات الظاهرة **الْمُخْتَلِفِينَ بَيِّنْ أَلْفَاظَهُمْ** انہما مشتبہان اقشبتین بیدے
 انہما مختلفان من المذاہب والتجہیات والعبادات
 اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا حبیبی دو مختلف مذہب یا توجہ یا عبارت کا مشتبہ
 خیال میں آنا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر دو مذہب یا دو مذہب
 یا دو عبارتیں اور اس طرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقت مختلف عبارت اور مختلف ہیں وہ
 ظاہر میں مشتبہ معلوم ہوتی ہوں تو دونوں میں بقریر واضح فرق بیان کر می اس کو نظر
 لتبیین کہتی ہیں اور اگر دو مشتبہ کو مختلف گمان کر می تو اس کی حل اختلاف کو تطبیق مختلفین
 بولتی ہیں خواہ اختلاف دونوں کا بدالت مطابق ہوا ایک مطابق ہوا اور دوسرا
 تضمنی یا الزمی و کلزم ما یشیع فی التعریفات کا استدراک و ذکر کی لکھنے
 والہا ہیں **كَيْفَ تَبَيَّنَ الْكِبْرَى سَلْبُ الْقَطْرِ** اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ
 لازم آنا اس کا جو تعریفات میں متمنع ہی حبیبی استدراک اور خفی تر کا ذکر کرنا و علی ہذا
 القیاس عدم جمع و منع یا لازم آنا اس کا جو براہین میں متمنع ہی چنانچہ خبری ہوا کہ
 کا اور سالبہ ہونا صغری کا مترجم کہتا ہی استدراک عبارت ہی اوس لفظ سی جو

کلام میں زیادہ ہو بلا فائدہ اور تعریف میں اضافی کا لانا چنانچہ ہمارے تعریف میں کہنا ہو
 اسطر قساق اسطر قساق آف قادیج فی الذکر و لا یدرج اور مخالفہ بعبارة
 تخریج اولیٰ کلام امام میں اولیٰ کلام دفع کرنا اور سکا جو قیاس استثنائی میں لزوم کا اور
 قیاس فقرائی میں اندراج کا قادیج ہی یا دفع کرنا مخالفہ کا اور کتاب کی دوسری
 عبارت سے یا کسی امام کی کلام سے وہ امام جو اس فن کی اماموں میں داخل ہے
 یعنی اگر مصنف کی عبارت او سکی کتاب کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اس فن
 کے امام کی مخالف ہو تو اسکی توجیہ کرنا چاہیے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ صنف کی کلام
 پر بار آورے ہی میں نظر آتا ہو یا او سکا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر نسبت کہنا ہو تو او سکا
 دفع کرنا ضرور کہہ اصرح المصنف قدس فی رسالہ اُخری قال العالم لا یفید تلامذہ
 فائدہ تا کہ لا یفید تلامذہ حتیٰ کہ ہم ہذا الامور کہ تبتہ علیہ عالمی عالمی شاکر دون کو فائدہ تا
 کا فائدہ نہ کرے گا جب تک اسکی ان امور مذکورہ کو نہ بیان کر دیں پھر انہیں امور پر اکتفا
 درس میں آگاہ کرتا جاویں تا ان قواعد مجملہ کی مواقع مخصوصہ میں شرح اور تفصیل
 ہوتی جاویں گویا معقول محسوس ہو گیا و منها ان یلقن الاشغال و قد ذکرنا ہا انما انقص
 و لیکن کہ وقت مجلس میں مع الناس متوجہا الیہم یلقی الیہم السکینۃ فان شجۃ
 اللہ تعالیٰ انہم الا بالاستطاعۃ المکنۃ ثم الاستطاعۃ المستطاعۃ من الناس
 الطحۃ و لکن علی الاشغال فی لای فعاذ و تصرف بالقلب واللہ اعلم و
 اذیہ الا شادی فی قولہ تعالیٰ فی کتبہم اور سجدہ اون امور کی جسکی حفاظت لازم ہے
 پر لازم ہی یہ ہے کہ اشغال طریقت کی نصین کری اور رہی او کو تفصیل تمام فضول
 سائقہ میں ذکر کیا ہی اور او سکا ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جس میں لوگوں کی ساتھ
 بیٹھی اونکی طرف متوجہ ہو کر اون پر نسبت ڈالنی کو اسو اسطی کہ محبت الہی تمام نہیں ہوتی
 مگر استطاعۃ ممکنہ سے بعد اسکی استطاعۃ غیر سے اور قسم ثانی یعنی استطاعۃ غیر سے صحت اور
 رغبت لانا اشغال پر قول ہی فعل ہی دل کی تصرف والہ علم اور اسکی طرف متوجہ

دل برکت صحبت کی اشارہ ہی حق تعالیٰ کی اس قول میں ویزکیم یعنی رسول کریم
 او کو یا کر تا ہی انوار صحبت و مہربان بینی کہم بالوعظۃ قال اللہ تعالیٰ لی سئلہ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَکَرْنَا اَنْ نَقَعَتِ الذِّکْرُی وَ لِحَتَّی الْقَصَصُ
 فَقَدْ رُوِّنَا فِی الْاُصُولِ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاصْحَابُہُ
 مِنْ بَعْدَہُ کَانُوا یَتَنَبَّوْنَ کُلٌّ بِالْمَوْعِظَۃِ وَرُوِّنَا فِی سُنَنِ ابْنِ مَاجَہُ وَغَیْرَہُ
 اَنَّ الْقَصَصَ کَمْ تَلْکَ فِی زَمَانِ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَافِی زَمَانِ ابْنِ مَاجَہُ
 وَحَمْرَہُ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا رُوِّنَا اَنَّ الصَّحَابَہُ کَانُوا یُخْرِجُونَ الْقَصَاصَ مِنْ الْمَسْجِدِ
 نَعْلَمَا اَنَّ الْقَصَصَ غَیْرُ مَوْعِظَۃٍ وَکَلَّہُ مُدَّ مُوَعِّدٍ وَ اَلْکَھَا مَحْمُودَ کَہُ
 اور سچے امور مذکورہ کی یہی کہ لوگوں کا خبر گیر رہی وعظ اور نصیحت سی حق تعالیٰ
 اپنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا کہ نصیحت کیا کہ اگر نصیحت کرنا فائدہ دی اور
 وعظ کہنی والی کو پاسی کہ قصہ گوئی سی پرہیز کری کہ مقرر ہو روایت پہنچی ہی کتب حدیث
 میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اصحاب اور ان کی بعد خبر گیری کیا کرتی تھی سلیز
 کی وعظ اور نصیحت سی اور مقرر روایت پہنچی ہی سنن ابن ماجہ وغیرہ میں کہ قصہ خوانی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں نہ تھی اور نہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی زمانہ میں اور مقرر
 روایت ثابت تھی کہ صحابہ کرام قصہ خوانی کو مساجد سی نکال دیتی تھے تو معنی ان
 روایات سی معلوم کیا کہ قصہ گوئی اور چیز ہی وعظ اور نصیحت کی سوا اور یہ معلوم ہوا
 کہ قصہ گوئی شرع میں مذموم اور محبوب ہی کہ زمانہ صحابہ میں نہ تھی اور وہ قصہ
 خوانوں کو نکال دیتی تھی اور وعظ اور نصیحت محمود اور پسندیدہ ہی اس واسطے کہ
 انحضرت اور صحابہ کرام کا فعل ہے فَالْقَصَصُ حَوَالِیْ ذَکَرْنَا الْحِکَايَاتِ الْعِصَۃِ
 النَّادِرَةِ وَیَبْلُغُ فِی فَنَائِلِ الْاَعْمَالِ اَوْ غَیْرِہَا مَا لَیْسَ بِمَجْزِیٍّ وَلَا یَقْضِی فِی
 ذَٰلِکَ تَلْذِیْلُہُمْ تَلْذِیْلُہُمْ الشَّئِءَ وَتَمْرَئِیْہُمْ بِہَا بَلِ الشَّدَقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْقَصَصِ
 عَنِ النَّاسِ بِالْفَصَاحَۃِ وَحُسْنِ الْاِبْرَادِ الْحِکَايَاتِ وَالْاَمْثَالِ

بلیغاً آمنٌ مصلحاً مستغنیاً کہ فضل اسو قصہ گوئی سی مراد یہ ہے کہ حکایات عجیبہ
 کو نہ کور کوئی اور فضائل اعمال یا اسکی غیر کو بیا لفعہ تمام بیان کری جو بروایت صحیح ثابت
 ہنیں اور اس گفتاری او سکویہ مقصود ہنیں کہ لوگوں کو اتباع سنت کی تلقین تدریج
 کری اور آستہ آستہ انکو اتباع سنت کا خوگر کر دی بلکہ مقصود انہار زبان
 آوری اور اعجاب گفتاری اور لوگوں میں ممتاز ہونا فصاحت بیانی سی اور حسن
 ایراد حکایات اور محل مثل گوئی سی خلاصہ کلام یہ ہے کہ قصہ گوئی اور وعظ میں فرق
 کرنا ضروری امر ہے اور اسکی بعد ہم ایک فصل بیان کریں گی شرائط تذکرہ اور وعظ
 گوئی میں **ف** مولانا فی زوایا حکایات عجیبہ نادرہ حبیبی قصہ کر بلا اور قصہ وفات اور
 قصہ معراج کا نہایت طویل عرض کر کی نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت ہنیں اور اسطرح
 صحابہ کبار کی قصص صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سی اہل علم کان بہر
 ہو جاوین ایسی ہی حکایات مصداق ہیں اوس حدیث کی جو صحیح مسلم میں ابوہریرہ
 مروی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ میری پہلی امت میں کچھ لوگ ہوں گے
 جو مٹی سی حدیث نقل کریں گی کہ مٹی اور تھاری با یون فی ہنیں سنن تو
 انکی صحبت سی آپ کو بجا یود و یرہو و منها الامم بالمعروف والنہی عن المنکر
 فی الوضوء والصلوة بان ینزلوا علیہم فیقول صل فانک کہ فصل فی اللباس والکلام
 وقین ذلک قال اللہ تعالیٰ ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر و یأمنون
 بالمعروف و ینہون عن المنکر اولئک ہم المفلحون ولا داب فیہما
 النفاق واللین و انما العنف والشدۃ شان الامم لہ والمملوک قال
 اللہ تعالیٰ وجاد لہم بالحق ارجی احسن اور منجند امور مذکورہ کی امر بالمعروف
 اور نہی عن المنکر ہی و صومین اور نمازین کہ اگر دیکھی کسی کو کہ یا تو کو پورا ہنیں ہوتا ہے
 تو پکار کی کہی کہ عذاب اڑیوں کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان بہ ظرافت ہنیں

کرتا تو کہی کہ نماز پھر پڑھ کہ البتہ تو فی نماز نہیں پڑھی کہذا فی الحدیث اور پوشاک
 اور گفتگو اور انکی سوا اور امور میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہی تو ایسا
 فرماتا ہی اور چاہی کہ تم میں بعضی لوگ دعوت الی الخیر کریں اچھی کام کا امر کریں
 اور برائی کام خلاف شرع سی روکریں اور وہی لوگ سنگار فلاح یاب ہیں اور امر بالمعروف
 اور نہی عن المنکر میں لطیف اور نرم کلامی آداب ہی اور سختی اور جبر میں امر بالمعروف
 اور نہی عن المنکر میں امر اور سلاطین کا طریقہ ہی اللہ تعالیٰ فی فرمایا اپنی نبی کریم
 سی کہ مجاہدہ کر اوشی اوس طریقہ پر جو نیک تر ہی یعنی لطیف اور نرمی سے
 وَمِنْهَا مَن سَاءَ الْفَقْرُ لَهُ وَكَانَ لِبِي الْعِلْمِ يَقْدِرُ لَا مَكَانَ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَمَكَانَ لَمْ يَكُنْ
 مَرَاتِفُونَ حَتَّى تَصْنَعَهُمْ عَلَى الْعَاسَاةِ فَإِذَا وَجَدْتَ هَذِهِ الصِّفَاتِ مُجْتَمِعَةً
 فِي شَخْصٍ فَلَا تَشْكَنَّ أَنَّهُ وَلَدٌ لِّلْأَنْبِيَاءِ وَالْمُسْلِمِينَ وَأَنَّهُ الَّذِي يُدْعَى
 فِي الْمَلَكُوتِ عَظِيمًا وَأَنَّهُ الَّذِي يَدْعُوكَ خَلْقُ اللَّهِ حَتَّى الْجَنَانِ فِي جَوْفِ الْمَاءِ
 كَمَا وَدَّ فِي الْحَدِيثِ فَلَا تَنْفُذْ لَا يَقُوتُكَ فَإِنَّهُ الْكَبِيرُ الْأَكْبَرُ وَمَا اللَّهُ أَعْلَمُ
 اور سچا امور مذکورہ کی خبر گیری اور حسن سلوک ہی فقرا اور طالب علموں سی
 امکان تو کی اور اگر مقدور نہ ہو اور اوسکی برادران میں موافق مزاج مقدور والی ہوں
 تو اوکو تھوڑے تر عزیز ہی اوکی ساتھ سلوک کر نیگی تو اگر یہ صفت جو مفصل مذکور ہو
 ایک شخص میں مجتمع ہوں تو ہرگز شک نہ کرنا اوکی وارث الانبیاء و المسلمین فی ہون
 ہی شخص ملکوت اسمانی میں عظیم الشان شہور ہی اور ایسی ہی شخص کو خلق اللہ دعا
 دیتی ہی بیان تک کہ مجاہدان یانی کی اندر دعا کی ہی ہن چنانچہ حدیث میں وارد ہی
 اسی مخاطب اسکا ساتھ نہ چھوڑو کہیں ایسی شخص کی صحبت فوت ہو جاوے اسوا
 کہ بلا شک یہ تو کبریت احمد اور اکسیر عظم ہی اللہ علمت مولانا فی فرمایا کہ حدیث صحیح
 میں وارد ہی کہ فضیلت عالم کی عابد پر جیسی میر فضیلت تہاری ادنی شخص پر اور
 آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام دو گروہ پر گزری اور طالبان علم کی فضیلت مذکور کی

او نہیں میں بیٹھی اور فرمایا انا لعنت معلما یعنی میں تعلیم کی واسطی سبوت ہوا ہوں
 اور شاید کہ اس میں بہید یہی کہ علم حقانی فی لفظہ کمال اسی اور اسی فضیلت ہے
 جس سے انسان ب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہے اور یہی سر ہی خلاف کا واسطی
 کہ اس کی سبب قوت علم اور قوت عمل کی تکمیل ہوتی ہے خلق میں اور اس کی طرف
 اشارہ ہی اس آیت میں ہوا الذی لعنت فی الامیین سوا منهم ولہذا افضل کی
 سے بر صنف قدس سرہ اس آیت کو لایا و اعلم ان کل من انصب منصب
 الہد آیت والدجوة الى اللہ ما اخل فی شئ من ہذہ الامور فان فیہ نکتہ تحقیق
 اور معلوم کر کہ جو شخص ہر ایت اور دعوت اللہ کی منصب قائم ہو جب کہ وہ چاہے اندر
 ہو گا کسی امر میں امور مذکورہ سے قوی اور بہین خنہ ہی تا انیکہ اس کو بند کرے یعنی صفت کو
 حاصل کرے تب کامل ہوتے یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہی جو علم ظاہر اور علم
 باطن دونوں کا جامع ہو والا نقصان سخی لی بہین عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن
 کا محتاج ہی اور باطنی نسبت والا کتاب اور سنت کی حاصل کرے کیا حاجت مند
 ہی تا جامع النورین اور مجمع البحرین اور یادگار اولیا ہی سابقین اور وارث الانبیاء و المرسلین
 وانا اوصی طالب الحق بائس من ہذا ان لا یصحب الا غنیاء الا الذی فی مظاہر
 عن الناس وبعث عاقلہم علی الخیر ہذا ہو وجہ التوفیق بین احادیث
 الذاکہ علی اذیم صحبۃ الملوک و بین ما صحبہم کثیر من العلماء
 البکر اور میں وصیت کرتا ہوں طالب حق کو چند امور کی ازراہ حکم یہی ہے کہ اخیا اور
 امر اسی صحبت نہ کرے کہ نہایت دفع کرنی ظلم کی خلق پر سی یا او کو مستعد کرنی کی
 واسطی خیر پر اور یہ وہی وجہ ہے جس سے اون احادیث کی درمیان میں جو صحت
 ملوک کی مذمت پر دلالت کرتی ہیں اور درمیان او کی کہ اکثر علمائے صاحبین فی او
 صحبت اختیار کی ہے اتفاق ہو کر تعارض دفع ہوتا ہے و منها ان لا یصحب

الصُّوفِيَّةَ وَكِبَرُهَا لِمُتَعَدِّينَ وَلَا الْمُتَقَفَّةَ مِنَ الْفُقَرَاءِ وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ
 الْحَدِيثِيِّينَ وَلَا الْفَلَاةَ مِنْ أَصْحَابِ الْعُقُولِ وَالْكَلَامِ بَلْ يَكُونُ عَالِمًا صَوْنًا
 زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمًا مُتَوَجِّهًا إِلَى اللَّهِ مُتَصَبِّغًا بِالْأَحْوَالِ الْقَلْبِيَّةِ دَائِعًا فِي السَّهْوِ
 مُتَبَعًا لِحَاثِيتِ سَوَالِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ الصَّاحِبَةَ طَالِيَا لِمُتَعَدِّينَ كَلَامِ الْفُقَرَاءِ
 الْمُحَقِّقِينَ أَلْمَالِيْنَ كَمَا كُنْتُ عَنِ النَّظَرِ بِأَصْحَابِ الْعُقَالِ الْخَوْدَةِ مِنَ السَّنَةِ النَّظَرِ فِي الدَّلِيلِ
 الْعَقْلِيِّ تَعَالَى أَصْحَابُ السُّلُوكِ الْبَاقِيْنَ بَيْنَ الْعَدْوِ وَالْقُرْبِ عَنِ الْمُسْتَدْرِكِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَالْمُتَقَفَّةَ
 زَائِدَةً عَلَى السَّنَةِ لَا يَتَحَبَّبُ إِلَّا مِنَ الْأَصْفِ بِهَذِهِ الصِّفَاتِ أَوْ رَأَا بِحُلْمِهِ صَحِيحًا
 كَمَا صَحَبَتْهُ خِيَارُ كَرِي صُوفِيَانِ بَابِلَ كِي أَوْ رَأَا بِحُلْمَانِ عِبَارَتِ شَعَارِ كِي أَوْ رَأَا فِيهِمْ
 كِي جُوزِ زَاهِدِ خَشَاكِ هِنِ أَوْ مُحَمَّدِيْنَ ظَاهِرِي كِي جُوفَقَةِ سِي عِدَاوَتِ رَاكِبِي هِنِ أَوْ رَأَا فِيهِمْ
 مَسْقُولِ أَوْ كَلَامِ كِي جُوفَقُولِ كُو ذَلِيلِ سَحْجِهْ كَرَأَسِدَالِ عَقْلِي مِيْنَ اِفْوَاطِ كَرْتِي هِنِ مَلِكِ طَابِ
 خَلْقُو جَايَسِي كِي عَالِمِ صُوفِي هُو دُنْيَا كَاتَا رَكِ هِرْدَمِ السُّدُكِ دِهِيَا مِيْنَ حَالَاتِ مَبْدِي مِيْنَ دُوبَانَتِ
 مَصْطَفَوِيَه مِيْنَ اِبْغَبِ حَدِيثِ أَوْ رَأَا فِيهِمْ كَرَامِ كَا تَحْجَسِ حَدِيثِ أَوْ رَأَا فِيهِمْ كِي شَرْحِ أَوْ رَأَا فِيهِمْ
 طَلَبِ كَرْنِي وَالَا اَوْنِ فَيَهَانِ مُحَقِّقِيْنَ كِي كَلَامِ سِي جُوفَقُولِ كِي طَرَفِ مَائِلِ هِنِ طَرَسِي أَوْ
 اَوْنِ اَصْحَابِ حَقَائِدِ كِي كَلَامِ سِي خَلْجِي حَقَائِدِ مَانُخُودِ هِنِ سُنْتِ سِي جُونا طَرَفِ هِنِ دَلِيلِ عَقْلِي
 مِيْنَ اِبْطَرَقِي تَبْرَحِ اَوْ رَأَا فِيهِمْ لُزُومِ كِي اَوْرَا اَوْنِ اَصْحَابِ سُلُوكِ كِي كَلَامِ سِي جُونا مَعْرِزِ
 حِلْمِ اَوْ رَأَا فِيهِمْ كِي تَشْدُ دَرْنِي وَالِي هَبِيْنَ اِنْبِيْ نَفُوسِ پَرَا اَوْ رَأَا فِيهِمْ وَاقْتِ كَرْنِي وَالِي سُنْتِ نَبَوِيَه
 پَرِزِيَه كَرَا اَوْ رَأَا فِيهِمْ صَحْبَتِ اخْتَارِ كَرْمِي مَرَا اَوْ رَأَا فِيهِمْ كِي جُونا مَعْرِزِ مَبْدِي مِيْنَ دُوبَانَتِ
 وَفِ مَصْنُفِ قُدْسِ سُرَّةِ نِي مَرْدُوحِي رِي سِتِ كُو غَايَتِ شَفَقَتِ سِي اِبِلِ نَفَقَصَانِ كِي
 صَحْبَتِ سِي مَنَعِ فَرَمَايَا تَا صَحْبَتِ اِنِ اشْخَاصِ كِي رَهْ زَنِ يَنْ مِيْنَ حَافِظِ شَيْخِ اَزْ عَلِيَه اِلْحَمْتِ نِي
 فَرَمَايَا شَعْرِ نَخْتِ مَوْعُظَتِ پَرِ صَحْبَتِ اِنِ نَخْتِ كِي اَزْ مَصْحَابِ جَنَسِ اَحْتِرَازِ كُنْبِدِ
 اَوْ رَأَا فِيهِمْ عِلْمِ بَدِيعَتِ اَوْ رَأَا فِيهِمْ كَمْتَرِ حَالِي سَعْدِ عَلِيَه اِلْحَمْتِ نِي فَرَمَايَا شَعْرِ خِيَالَاتِ نَادَانِ
 خُلُوتِ نَشِيْنِ كِبَرِ مَرَكَنْدِ عَاقِبَتِ كَفَرِ وِدِيْنِ اَوْ رَأَا فِيهِمْ زَاهِدِ خَشَاكِ نُوْرِ بَاطِنِ اَوْ رَأَا فِيهِمْ

قلبیہ سی واقف اور ظاہری محدثین فہم و قیق اور غیر شریعت سی محروم اور غالبان صحابہ
 مقبول اکثر عقائد اسلامیہ میں متردد یا سنکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سی پرکاش
 بخلاف اوس مرد کامل الوجود کی جو کمالات ظاہرہ اور باطنیہ کی جامعیت جمع الحجا
 اور مطلع الانوار ہو کر وارث سیدالابرار ہی ایسی فرد کامل کی صحبت کیما سی عادت ہے
 حق تعالیٰ اپنی رحمت بی علت سی عکوفضیل کر سی آمین ثم آمین و منها لا یتکلم فی
 نَجْمٍ مِّنْهُنَّ اِلَّا قَوْلًا مِّنْ لِّغْوٰی قَوْلٍ مِّنْ لِّغْوٰی قَوْلٍ مِّنْ لِّغْوٰی قَوْلٍ مِّنْ لِّغْوٰی قَوْلٍ
 مِّنْهَا مَا وَفَّقَ صَرِيحُ الشَّيْءِ وَمَعْرِفُهَا فَاِنْ كَانَ اَلْقَوْلُ لَا يَكْلَهُمَا فَخَرَجَ
 اَتَّبِعْ مَا عَلَيْهِ اِلَّا كُنْ وَنَافَاً كَانَ سَوَاءٌ فَفَقَّ بِالْخِيَارِ وَجَعَلَ لِّلَّذِي هَبَ ظَهْرًا
 لِّلْذِي هَبَ وَاجِدَ مِنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ اور از انجملہ یہ ہے کہ گفتگو کری فقہائے کبار کی مذہب میں
 ایک گود دو سکر پر ترجیح دیکر ملکہ جمع مذاہب متحدہ کو بالا جمال مقبول جانے
 اور اونہیں سی اوس پر چلی جو صریح اور شہو سنت کی موافق ہو سوا اگر کسی صورت
 میں فقہا کی دو قولی ہوں اور دونوں باخود اور مستطہ ہوں سنت تو اوس قول
 پر چلی جس پر اکثر فقہا ہوں اور اگر دو طرف کثرت فقہا برابر ہی تو وہ مختار ہی تو جائے
 اس قول پر عمل کر سی چاہی دو سکر پر اور لہذا رابع کی مذاہب کو ایک مذہب جانی
 بدون تعصب کی ف چونکہ جمہور اہلیت کی نزدیک مذاہب اربعہ میں حق دائر ہے
 لہذا اسکو مجمل حق جانی کو فرمایا اور ترجیح مذہب کے گفتگو سی اسواسطی منع کیا کہ ایک مذہب
 کو ترجیح دینا اکثر اذمان میں مذاہب بافیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہے چنانچہ
 اسی سبب سے بعضہ حنفیہ امام شافعی کی مذہب کو برا کہنی لگتی ہیں اور بعضہ شافعیہ
 متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتی ہیں اسی بہید سی افضل الخلق علی الصلوۃ
 والسلام فی فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے مجبوراً فضل نکہو و الحمد اعلم
 مصنف فی حاشیہ نہیہ میں فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہے
 جبکہ مطلب باہرین لغت عرب کے اقہام میں متبادر ہو اور

سی مراد وہی جو بخاری اور مسلم میں متفق علیہ ہو یا ترمذی اور ابو
 داؤد اور افکی سوا اور ائمہ حدیث فی اوشکی روایت اور تصحیح ہوا و رب
 مذاہب فقہا کو ایک مذہب کر ڈالنی کا یہ مطلب ہے کہ اسکا اعتقاد کریں یا نہیں
 شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف و لیاہی جیسی بعضی حنفیوں کا اختلاف بعض
 کی ساتھ آپس میں تو وہ شخص در صورت اختلاف مخاہری یا طالب ترجیح رکھتا
 قائلین سی یا موافق حدیث صریح سی اور مخرج سی مراد وہی جس پر نص دلا
 کوئی لیکن نص اوکی نظر میں وارد ہی سوفہائی او سپر قیاس کر لیا ہے
 یا سنت سی قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہی جس سے اس مسئلہ کا نکلا ہی یا نص اس
 طرح وارد ہی کہ وہ نص دوسرے مقدمہ کی ساتھ بلکہ جواب مسئلہ کی مقتضی
 ہی یا نص اس طرح پر وارد ہی کہ اس حکم کی طرف مشیر ہی مترجم کتابا ہی ہوا
 حدیث صریح معروف کو جو مرجحات محل سے قرار دیا سو اس عالم محقق
 ماہر فی الحدیث کی حق میں ہی جو اسانید اور متون حدیث پر محیط ہے
 اور معرفت اور عنینہ صحیح ناسخ اور منسوخ اور مؤول اور غنیہ مؤول
 برقادر ہو حدیث صحیح صحیح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ
 مصنف قدس سرہ اور سائر علماء محققین کی تصانیف
 سی یہ امر مفہوم ہوتا ہی اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا ہنیں جو شکوتہ
 یا کوئے اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کر کے آپکو محدث
 قرار دیتا ہے شعر تکیہ بر جای بزرگان نتوان زد بگذا ف گر
 اسباب بزرگے ہمہ آمادہ کنے دہنا ان لا ینکلم فی ذلک
 طرُق الصَّوْفِیَّةِ بَعْضُہَا عَلٰی بَعْضٍ وَ لَا یُنْکَلِ عَلَی الْمَغْلُوبِ بَیِّنٌ مِنْہُمْ
 وَ لَا عَلَی الْمَآءِ بَیِّنٌ فِی السَّمَاعِ وَ غَیْرُہُ وَ لَا تَنْتَبِہُ هُوَ نَفْسُہُ اِلَّا مَا هُوَ نَائِبٌ
 فِی السَّنَةِ وَ مَشَہُ عَلَیہِ اصْحَابُ الْعِلْمِ مِنَ الْمُحَقِّقِیْنَ

الْمُسَخِّينَ وَاللَّهُ الْوَقِيعُ وَالْعَلِيُّ اور راز انجملہ یہی کہ گفتگو نوری صوفیوں کی نظر
 میں بعض کو بعض پر ترجیح دیکر اور جو او میں مخلوب الحال میں او سپر انکار نوری اور نہ او پر
 جو سماع وغیرہ میں تاویل کرتی ہیں اور خود پیروی نوری مگر او کی جو سنت میں ثابت
 اور حیرت و اہل علم علیٰ ہر جملہ محققین راہنہ میں اور حق تعالیٰ توفیق دینی والا ہے
 اور مددگار و اولیای طریقت کی طریقہ میں حصول نسبت اور وصول الی اللہ کی
 میں پیر یوں کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل اور راجح ہے تا دیر اور خشتہ سی یا عکس اس کی کہنا
 بی فائدہ ہے جو حکم معلوم ہو اور پسند آوی وہ او کو اختیار کری اور یہ جو فرمایا کہ
 سالک مخلوب الحال وغیرہ پر انکار نوری سوبان ہی خواجہ نقشبندی کی قول کا کہ انکار
 مکمل نہ این کار یکم لغنی مغلوب میں اہل سماع وغیرہ پر انکار اس واسطے نہیں کہ وہ تاویل سے
 یہ فرض کرتی ہیں تحلیل حرام صریحاً نہیں کرتی جو ان کی انکار واجب ہو اور پیروی ان کی
 اس واسطے منع فرمائی کہ یہ امر سنون نہیں چنانچہ حضرت مصنف فی دوسری رسالہ
 میں فرمایا خدا صفا و روح ماکد نسبت صوفیہ غنیمت کبریٰ است مرسوم ایشان سچ
 فی ارز و فضل اس فضل میں آداب تذکیر اور وعظ گوئی کی مذکور ہیں جس کی بیان کا مصنف
 قدس سرہ الغر نے وعدہ کیا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِرَسُولِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ وَقَالَ لِكَلِمَةٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكَرَ هُمْ
 بِأَنَّهُمْ بِاللَّهِ فَالْتَدَكُّرُ كُنْ عَظِيمٌ وَلَنْتَكَلَّمَ فِي صِفَةِ الْمَذَكِّرِ كَيْفِيَّةً
 لَتَدَكُّرٍ وَالْغَايَةُ الَّتِي يَلْحَقُهَا الْمَذَكِّرُ مِنْ آيٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَدَاكَ
 بِمَا أَدَاكَ وَمَا أَدَابُ السَّمْعِيِّ وَمَا أَدَابُ الْفِي تَقَاتُ وَمَا أَتَاكَ تَعَالَى فِي
 ابْنِ رَسُولِ مُحَمَّدٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِي فَرَمَايَا کہ سمجھایا جو جہا یا کہ تو ہی مذکر اور وعظ ہے
 اور اپنی ہم کلام موسیٰ سہی فرمایا کہ او کو یاد دلایا کہ وہ واقع سابقہ کو قرآنی سے معلوم
 نہ تذکیر اور وعظ گوئی دین میں کن عظیم ہے اور ہر کو چاہئے کہ کلام کرین مذکر
 صفت میں اور تذکیر کی کیفیت میں اور اس غایت میں جو مذکر کا مقصود ا

ہی اور کس علم سی واعطو کوئی کی استمدادی اور تذکرہ کی کیا ارکان ہیں اور واعظ سننی
والو کی کیا آداب ہیں اور کیا آفتین ہماری زمانہ کی واعظوں کی وعظ میں پیش آتی ہیں
اور امدادی درخواست مددگاری کی ہی کا مآل الذی فلا بد ان یتکون مکلفاً
بحد لکم ما شئتم فی دای الحذیث والساہدہ نذرا اور واعظ تضرع

ہے کہ مکلف یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی ہو چنانچہ راوی حدیث
اور شاہدین علما فی تکلیف اور عدالت شرط کی ہے **ف** مولانا فی فرما تو لو کا
اور دیوانہ اور کا فر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسی شیعہ اور خارجی لائق تذکرہ نہیں

مُحَدَّثًا مُقْصِرًا عَالِمًا بِجُمْلَةٍ كَافِيَةٍ مِنْ أَحْبَابِ الشَّكْلِ الصَّالِحِ وَسَيِّئِ تِلْكَ
اور واعظ کو ضروری ہے کہ محدث اور مفسر ہو اور سلف صالح یعنی صحابہ اور تابعین اور

تابعین کی اخبار اور سیرت سی فی الجملہ تقدیر کفایت کی واقف ہو یعنی

بِالْحَدِيثِ الشَّغْلُ بَلْتَبْلُغَ الْحَدِيثِ بَانَ يَكُونُ قَرَأَ لَفْظَهَا وَفَرَمَ مَعْلَهَا وَغَرَفَ

صَحَّتْهَا وَفَرَمَ وَأَوْ كَوْنِ أَحْبَابِ حَافِظٍ أَوْ اسْتِثْبَاتٍ فَفَقِيهِ وَكَذَلِكَ بِالْمُفَسِّرِ

الشَّغْلُ بِشَرْحِ غَرَبِ كِتَابِ اللَّهِ وَتَوْجِيهِ مُشْكَلِهِ وَبَيَانِ

دَوَائِيهِ عَنِ الشَّكْلِ فَفَقِيهِ أَوْ مُحَدِّثٍ سَيِّئِ مَرَادٍ لَيْتِي هُنَّ كَتَبَ حَدِيثٍ لَعْنِي صَحَابِ

وغیر ہائے شغل رکھتا ہو اس طرح پر کہ حدیث کی الفاظ کو استاد سی پڑھ کر سند چکا

ہو اور او کی معانی کو بوجہ ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگر

چہ معروف صحت اور تقیم کی حافظ حدیث یا استنباط فقہ سی ثابت ہو گئی ہو اور اس طرح

مفسر سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور

آیات مشککہ کی توجیہ اور تاویل کا واقف ہو اور جو سلف سی تفسیر قرآن روایت ہو

ہی اس کو جانا ہو یُسْتَحَبُّ مَعَ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ فَصِيحًا لَا يَتَكَلَّمُ مَعَ النَّاسِ

الْأَفْطَرُ قَرَأَهُمْ وَأَنْ يَكُونَ كَظِيمًا ذَا حِجْرٍ وَمُوقَّةٍ اور اسکے ساتھ کتب

یہ ہی کہ فصیح یعنی صاف بیان ہونہ گفتگو کرتا ہو لوگوں کی ساتھ مگر بقدر اوس کے

کی اور یہ کہ ہر مان صاحب وجاہت اور مروت ہوتے مولانا نے فرمایا بالائزہم
 کی گفتگو اس واسطی منع ہوئی کہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فی فرمایا کہ گفتگو کیا کر لو گے
 اس قدر جتنا ان کی سمجھ میں آویں کیا تم یہ چاہتی ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب
 کری یعنی جب لوگ ایسا کلام سنیں گی جو ان کی عقل میں نہیں آتا ہو تو اس کا انکار کریں
 گی مترجم کہتا ہے تو معلوم ہوا کہ واعظ کو وقائع تقدیر اور حقائق توحید اور مسائل مشکلفہ
 کی عوام کی روبرو ذکر کرنا بہتر نہیں کہ اوس میں ضلالت کا خوف ہی مولانا نے فرمایا کہ واعظ
 کی وجاہت یعنی بزرگی اس واسطی مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگوں میں بی حقیقت ہے
 اس کا کلام اثر نہیں کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ میں مردت یعنی جو انفرادی اور
 حسن عمل اس واسطی مطلوب ہوا کہ جسمیں یہ صفت حاصل نہیں وہ ان لوگوں کے
 مشابہ ہی جب کا قول فعل کی موافق نہیں تو ایسی شخص کے واعظ سے فائدہ نہ کیا جا
 نہیں مَّا كَيْفِيَّةُ الشَّكِّ كَيْفَ اَنْ يَكُنْ لَكَ اَعْبَادٌ لَا يَكْفِيكَمْ وَفِيهِمْ مَلَائِكَةُ بَلْ اِذَا
 عَرَفْتُمْ فِيهِمُ الرِّجْبَةَ لَا يَقْطَعُ عَنْهُمْ ذُبُنْهُمْ وَغِيْرَهُمْ اَوْ كَيْفِيَّةُ وَعْظِ كَوْنِي كِي يَهْ بے
 کہ وعظ نہ ہی کر فاسلہ دیکر یعنی ہر روز یا ہر وقت نہ کہا کری اور نہ کلام کری اوس حالت
 میں جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو ملکہ اوس وقت وعظ شروع کری جب لوگوں
 میں رغبت اور شوق کو دریافت کری اور قطع کلام کری اور صورتیکہ ان میں رغبت باقی ہو
 ف مترجم کہتا ہے اس واسطی کہ سماع بلا رغبت میں تاثیر نہیں ہوتی سعدی علیہ الرحمتہ
 فرمایا شعر از ان پیش بس کن کہ گوید بس دَاَنْ يَجْلِسَ فِي مَكَانٍ طَاهِرٍ كَالْمَسْجِدِ
 وَاَنْ يَبْدَأَ الْكَلَامَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّم وَخَتَمَ بِهَا وَيَدْعُوْا لِلْمُؤْمِنِيْنَ عُمُوْمًا وَلِلْحَاضِرِيْنَ خَصًّا اور یہ کہ وعظ
 کہنی کو پاک مکان میں بیٹھی چنانچہ مسجد میں اور یہ کہ حمد اور درود سی کلام کو شروع
 کری اور انہیں بر ختم کری اور دعا کری اِلٰہِ اَعْلٰی کی واسطی عموماً اور حاضر لوگوں کے
 واسطی خصوصاً اَلَا يَخْضَعُ فِي النَّحْيِ اَوْ اَلَا يَنْهَى عَنْ الْفَحْشِ فَقَدْ كَلِمًا يَتَوَبُّ كَلَامًا

مِنْ هَذَا أَوْ مِنْ ذَلِكَ كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللَّهِ مِنْ إِدْخَالِ الْوَعْدَةِ بِالْوَعْدِ
 وَالْبَشَائِرِ بِالْإِنْدَاءِ اور یہ کہ مخصوص نکری کلام کو فقط خوشخبری سنانی اور شوق
 دہانی میں فقط خوف اور ڈرانی میں بلکہ کلام کو ملاقات جلالہ ہی کہی اس سے
 اور کہو اوس سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہی قرآن مجید میں وعدہ کی یہی تھی و
 لانا اور بشارت کی ساتھ انداز اور تخلف کو ملا ف اس واسطی کو فقط ترغیب تھی
 آدمی بی باک ہو جاتا ہی اور فقط ترہیب سے یاس مرناسید ہی حاصل ہوتی تو سب
 کو اپنی اپنی موقع پر ذکر کرنا چاہی مصرعہ جو رک زن کہ حراج و مرسم نہ است و آن یگوید
 مَلَيْسَ الْكَافِرُ بِأَنْ يَخْشَى بِالْخَطَابِ لَا يَخْشَى طَائِفَةً دُونَ طَائِفَةٍ وَأَنْ لَا يَشْفَ
 بِذَمِّ قَوْمٍ أَوْ لَا يَنْكَارِ عَلَى شَخْصٍ بَلْ يُعْرِضُ مِثْلَ أَنْ يَقُولَ مَا بَالُ أَقْبَائِهِمْ يَفْعَلُونَ
 كَذَا وَكَذَا اور عظم کو لازم ہی کہ آسانی کرنی والا ہو نہ سختی کرنی والا اور یہ
 خطاب کو عام کری اور خاص نکری ایک گروہ کی خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر
 اور کسی قوم مخصوص کی مذہب یا کسی شخص معین پر انکار یا لٹا فہ نکری بلکہ بطریق
 اشارہ کہی چنانچہ یوں کہنا کہ کیا حال ہی لوگوں کا کہ آیا کرتی ہیں ف مولانا فرمایا
 کہ لٹا فہ مذہب اور انکار و غلط کی صداوت باطنی پر محمول ہوگی اوس قوم اور شخص
 کی ساتھ تو اجید نہیں ہی کہ بعضی سامعین کا دل منقبض ہو اور دونوں سے اوس کے دیا
 اور صداقت جاتی رہی تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہو گا و لا یستلزم یسقط و
 ہزل اور عظم میں کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ نہ بولی ف اس واسطی
 کہ کلام خفیہ اور خوش طبعی کی بات رعب اور ہمت کو کہوتی ہی تو غرض تذکیر میں
 خلل واقع ہو گا و یَحْسَنُ الْحَسَنَ وَيَقْبِضُ الْقَبِيحَ وَيَأْمُرُ بِالْعُرْفِ وَيَنْهَى عَنِ
 الْمُنْكَرِ لَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَهُ وَخُذُوا نِقَابَكُمْ اور برائی کہول دی امر قبیح کی
 اور معروف شرعی کا امر کری اور منکر سے نہی کری اور مروہر جائی رکابی مذہب نہ ہو کہ
 جس مصل میں جاؤ اونکی خواہش نفسانی کی موافق و غلط شروع کری وَاَمَّا الْعَايَةُ الْآتِي

یلحمہ فینبع أن یزور فی نفسه صفة المسلم في أعماله وحفظ لسانه
 وأخلاقه وأحواله القلبية ومدارومته على الكاذب كارتبة ليتحقق فيهم
 تلك الصفة بكماله بالتدريج على حسب فهمهم فإما من أوكافضنا إلى الحسنة
 ومساوئ الحسنة في اللباس والنحو والصلوة وغيرها فإذا تادبوا قليلاً من
 بالأذكار فإذا أشق فيهم فليجرحهم على ضبط اللسان والقلب ليستعين
 تأنيبه هذه في قلوبهم بذكر أيام الله وقائه من باهر أفعاله وتصرفه وتغذيه
 لا مسم في الدنيا ثم بهول الموت وعذاب القبر وشدة يوم الحساب
 وعذاب النار وكذا لك بن غيبات على حسب ما ذكرنا في اورغيت
 وعظي جو مقصود هي سوناسب يون هي كه انبي دل مين تصور كرمي سلمان كي صفت
 كواو سكي اعمال مين اور او سكي حفظ لسان اور اخلاق اور او سكي حالات قلبي اور
 اذكار كي مداومت مين پير چاهي كي هفتي تحيله كو على وجه الكمال سامعين ميثابت
 اور شحقق كر دي انك انك اون كي فهم موافق تو پيل حسانت كي خوبان اور سياست
 كي براييان كا امر كي لباس اور شكل اور نماز وغيره مين پير حجب اسكي خوگرمو جواو
 تواونوا اذكار كي تقين كرمي پير حجب اون مين ذكر كا اثر معلوم هو تواونكو رغبت اور
 چو پ دلاوي زبان اور دل كي رو كني براقوال قبيله اور اخلاق ذميه سي اور او سكي
 دلو مين ان امور كي تاثير كرني مين اعانت چاهي ايام سابقه اور وقائع گذشته
 كي ذكر كرني سي منجمله حق تعالي كي افعال ظاهره اور او سكي تصرف اور تغذيه كي جو
 اكل امتون بر دنيا مين هو چكي هي پير استعانت چاهي موت و مرگ اور قبر كي عذاب
 اور شدت يوم الحساب اور دوزخ كي عذاب كرني سي اور اسطرح ذكر ترغيبات
 استعانت چاهي او سكي موافق حيا هم مذكور كر چكي مين واما استعمال دة فليكن
 من كتاب الله على تأويل الظاهر سنة رسول الله المعروفه عند
 المحققين وتأويل الصحابة والتابعين وغيرهم من صالح المؤمنين وبيان سيرة

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور واعظ گوئی کی استمداد تو کما باسد سی چاہی اوسکی ظاہر
 تاویل یعنی تفسیر کی موافق اور حدیث نبوی سی جو محدثین کی نزدیک معروف ہی اور
 صحاح و تراجمین اور اوکی سوا اور مومنین صالحین کی اقوال سی اور سیرت نبوی
 کی بیان کرنی سی ف مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سی وہ مراد ہی جو لفظ قرآن
 کی ہندرسی مفہوم عند الاطلاق اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات
 اور بظاہر اشارات شاعرانہ کو مقام وعظ میں ذکر کرنا سرگز لائق اور مناسب نہیں اسو اسلی کہ
 ساسمین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارہ میں فرق نہیں کرتی تو اعتبارات اور اشارات
 کو تفسیر مجمل کو فہمی اور گراہ ہوگی خیال نہ ہا رہی زمانہ کی واعظین میں سے ایک واعظ
 فی مقامات قرآنیہ کی مسانی میں غرض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کی یہاں تک
 اوسکی بہالت کی نوبت پہنچی کہ اوسنی طہ تفسیر کی بحساب حمل کہ چودہ عدد ہوئی تو ہم
 خطاب ہی خدا کا ایسی نبی سی علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اسی چودہویں رات کی چاند تو
 غور کر کہ اس واعظ کی بہالت اور بی امتیازی اسکو کہاں پہنچ لیگی اور یہم جو فرمایا کہ
 حدیث معروف کو ذکر کری تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور شکرات اور اون احادیث کا ذکر
 کرنا جنکی کچھ اصل اہل حدیث کی نزدیک ثابت نہیں ہی جائز نہیں و لکن ذکر القصص
 الْحَافَّةِ فَإِنَّ الصَّحَابَةَ أَنْتُمْ وَأَعْلَىٰ ذَٰلِكَ أَشَدُّ إِلَّا تَنْكَرُوا وَمِنْ
 أَوْلِيَّائِكَ مِنَ الْمَسَاجِدِ وَخُرُوجُهُمْ وَالَّذِي مَا يَكُونُ فِي الْأَسْرَائِيلِيَّاتِ الْفِي
 لَا تَعْرِضُ حَتَّىٰ تَأْتِيَ النَّبِيَّةَ وَشَآنِ نَزُولِ الْقُرْآنِ اور واعظ کو چاہی کہ یہودہ قصوں کو جو
 روایت صحیح ثابت نہیں میں ذکر کری اسو اسلی کہ صحابہ کرام فی قصہ خوانی پر سخت انگا
 کیا ہی اور قصہ خوانوں کو مساجد سی نکال دیا اور اونکو مارا ہی اور یہم وہی قصی اکثر اہل
 کتاب کی روایات میں تھی جنکی صحت معلوم نہیں اور سیرت اور قرآن کی شان رسول
 میں و اما انکادہ فالله يَبْذُرُ الْغَيْبُ وَالْغَيْبُ وَالْغَيْبُ بِالْأَمْثَالِ الْوَاضِحَةِ وَ
 الْقَصَصِ الْمُرْفِقَةِ وَالْيَكَابِ النَّافِعَةِ فَمَهَذَا طَرِيقُ التَّلَكُّبِ وَالشَّجَرِ

کی ارکان تو ترغیب ہے اور ترہیب اور مثال گذرانا ان کہلی مثالوں سے اور صحیح معنی
 دل کی نرم کرنی والی اور نکات منفعت بخش ہر طریقہ ہی تذکرہ کا مسئلہ الہی
 میں ذکر حاتمین الحکامی اور الحرام آق من باب ادا اب الصوفیہ اور
 میں باب الدعوات اور عقائد الاسلام فالقول الجلی ان هناك مسئلہ
 وظهرتها في تعليمها اور جس مسئلہ کو واعظ ذکر کری چاہی کہ وہ قسم حلال
 ہو یا حرام سی یا آداب صوفیہ سی یا دعوات کی باب سے یا عقاید اسلام
 سی پس قول ظاہر یہ ہے کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ حکم جو جاتا ہو اور اسکی
 کہانیا طریق معلوم ہو واما آداب المستمعین فان يستقبلوا المذکر
 ولا يعقبوا ولا يقطعوا ولا يتكلموا فيما بينهم ولا يكثروا السؤال من المذکر في
 كل مسألة بل اذا عرض خاطر فان كان لا يتعلق بالمشكلة تعلقا جوا او كما
 دقيا لا يتجمل فهو العامة فليست عنه في المجلس حاضران سألوه في
 الخلق وان كان له تعلق قوي كفصيل الجبال وشرع غير فليست حتى اذا انقضى كلامه
 اور وعظ کی سماعت کرنی والوں کی آداب سو یہ میں مذکر کی سامنے ہوں اور ہو
 لعب نکر میں اور شور نہ مچا دین اور آپس میں وعظ کی اندر باتیں نہ کریں اور ہر امر میں رعظ
 سی سوال نہ کریں بلکہ اگر سامع کو کوئی خطرہ عارض ہو تو اگر اسکو مسئلہ مذکورہ کی ساتھ
 تعلق قوی نہ ہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو حکم عوام کی فہم نہیں اٹھا سکتے تو اس سوال
 سی سکونت اختیار کری موجود مجلس میں پہر اگر چاہی تو اسکو خلوت میں بوجہ سے
 اور اگر اسکو مسئلہ کی ساتھ قوی تعلق ہو جنسی مفصل کرنا محل کا اور شکل لغت کا دریافت
 کرنا تو منتظر رہی تا انیکہ اسکا کلام آخر ہو تو دریافت کری ولعل المذکر کو کلام
 ثلث مراتب اور چاہی کہ وعظ کا کہنی والا اپنی کلام کو تین بار عادیہ کرے و ہر بار
 میں نفس ضعیفہ عنہ سی روایت ہی کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب کلام
 فراتی سے تین بار عادیہ فرماتی تھی تا خوب بوجہ میں آجادیہ فان کان

هَذَا أَهْلُ لُغَاتٍ شَتَّى وَالْمَذْكُورُ يَقْدِرُ أَنْ يُكَلِّمَ عَلَى السَّنَةِ فَيَفْعَلُ ذَلِكَ
 الْيَجْتَنِبُ دِقَّةَ الْكَلَامِ وَاجْمَالِ سَوَاكَرِ مَجْلِسِ عَطَمِينَ كُنْهُ قِسْمِ كِي بُولِي وَآلِي لَوُكْ هُون
 اُور وَاغَطَاوُكِي زَبَانِ پِر قَادِرِ هُو تَو اوسكو پيہ كرنا چاہی یعنی سِر زبَانِ کلام کر ہی اور
 پِر سِر زبَانِ چاہی دَقِیق اور مَجْلِ کلام سِی یعنی اَسو اَسْلَمِ کلام بَارِک اور مَجْلِ سِی عَلِی
 الْعُمُومِ فَايِدَہ حَاصِلِ نِہِیْنِ وَآمَّا الْاَلَفَاتِ اَلَّتِي تُقْتَرَحُ اَلْوَعَاظُ فِي رَمَازِنَا فَمِنْهَا عَدَمُ
 تَمْيِيزِ بَيْنِ الْمَوْضُوعَاتِ وَغَيْرِهَا بَلْ غَالِبُ كَلَامِهِمُ الْمَوْضُوعَاتُ وَالْخُرَافَاتُ
 وَذِكْرُكُمْ الصَّلَوَاتِ وَالِدَعَوَاتِ اَلَّتِي عَدَّهَا اَلْحَدَّثُ نَزْ مِنْ
 الْمَوْضُوعَاتِ اُور وِہ آفَتِیْنِ جَوہَارِی زِمَانہ کی وَاغَطُو کُو مِشِ آتِی مِیْنِ سَوَاذِ مِیْنِ
 اِیکِ عَدَمِ تَمْيِيزِی دَرِ مِیَانِ مَوْضُوعَاتِ اُور غَیْرِ مَوْضُوعَاتِ کِی بَلْکَہ غَالِبِ کَلَامِ اُونِکَا
 مَوْضُوعَاتِ اُور مَحْرَفَاتِ مِیْنِ اُور نَدِکُور کرنا اُونِکَا اُونِ نَازُونِ اُور دَعَاؤُنِ کُو خَلُکُو
 اہلِ حَدِیثِ نِی مَوْضُوعَاتِ مِیْنِ شَمَارِ کِی اِہی فِ سَبَبِ اِسْکَا پِہِہِی کَہ عِلْمِ حَدِیثِ اُور
 اِثَارِ کُو اہلِ حَدِیثِ سِی سَندِ نِہِیْنِ کِیَا اُور شَوْقِ ہُو اَوْعَظْ کُو نِی کَا تَو جَو رَو اِیتِ اُور
 کِسی کِتَابِ مِیْنِ عَوَامِ فَرِیْبِ پَا یا اوسکو بی تَمْيِيزِی سِی ذِکْرِ کَر دِیَا حَالَا نَکَہ حَدِیثِ صَحِیْحِ مِیْنِ
 ثَابِتِ ہِی کَہ جَو عَمْدًا اِنْخِصَرَتْ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَاسْلَامِ پِر چُوٹِ بَانَدِ پِگَا وِہ جَنہِی سِی تَرْجِمِ
 کِتَابِ ہِی تَو اہلِ اِیْمَانِ پِر وَاجِبِ کَہ بَلَا تَحْقِیقِ اُور بَلَا سَندِ حَدِیثِ کُو حَضْرَتِ کِی طَرَفِ
 نَسَبِ نَکَرِی اُور سَوَا اہلِ حَدِیثِ کِی کِتَابُونِ مَشہُورِ کِی ہر کِتَابِ حَدِیثِ نَقْلِ نَکَرِی
 اَسو اُکے کَہ خُودِ جُہُوتِ بَانَدِ ہِنَا یا جُہُوتِی حَدِیثِ کُو بی تَحْقِیقِ نَقْلِ کرنا دُونُونِ بَرَابَرِ مِیْنِ
 مِیْنِ وَ مِنْہَا مَبَا لَعَنَهُمُ فِي الشَّيْءِ مِنَ الشَّيْءِ غَيْبِ وَالتَّهْذِيبِ اُور اَزِ اِنْجِلِ مَبَا لَعَنَهُ ذِکْرِ
 کرنا وَاغَطُو کُو کِسی شِی مِیْنِ تَرْخِیْبِ اُور تَرَاہِی سِی فِ چَا نِجَہِ یُونِ کِنَا کَہ اِگر دُورِ
 فَلَانی فَلَانی سُوْتِ سِی فَلَانی دِنِ اُور فَلَانی سَاعَتِ مِیْنِ پُرِ ہِی تَو تَامَمِ عَمْرِ کِی قَضَا ی نَازِ
 کَا عَذَابِ دُورِ ہُو جَاتَا ہِی یا جُو کُو بی پِہِگِ پِی اُوسنی گُویَا اِپنی اِسی کِجَہِ مَظْہَرِ مِیْنِ فُضْلِ
 اِدِکِ اِجَہِ تَعَالٰی تَمْيِيزِی اُور بی اِصْطِیَاعِی اُور اَقْرَا پِر دَا زِ سِی اِپنی پِنَاہِ مِیْنِ رَکْہِی آمِیْنِ

وَمِنْهَا قِصَصُهُمْ قِصَّةُ كِبْلَاوُ الْوَفَاتِ وَغَيْرِ ذَلِكَ وَخَطْبُهُمْ فِيهَا اور انجیل
 قصہ کر بلا اور وفات کی قصہ خوانی اور اسکی سوای اور موسومین قصہ گوئی اور غنیمت
 خطبہ خوانی کر ناف اسواسطی کہ ایسی امور کار و راج قرون سابقہ میں تھا اور وہ بات
 موضوعہ اور ضعیفہ سی کمتر خالی ہی بلکہ ہر سال نئی مضمون کا مرثیہ طیا ہوتا ہی تارقت
 اور گریہ زیادہ ہو سجان امد کیا اول زمانہ ہو گیا ہی کہ اگر نماز نہ پڑھی تو اللہ ایمانیہ کو
 نہ ادا کری اور ساجدین جمعہ اور جماعت کیواسطی نہ حاضر ہو کو کو آؤں کچ طعن اور
 تشیع نہیں کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیرہ دار میں جاوی اور اوکی بدعات میں شریک
 ہو تو مطعون خلق ہوتا ہی بلکہ اسکی ایمانین حرف آتا ہی کہ فلا نا شخص معاذ اللہ
 خارجی اور دشمن اہلیت ہی شعر بریدہ زاصل کار پوسہ بضرع کم معتقد خدا
 بسیار شرع فصل اس فصل میں مصنف قدس سرہ فی انبی سلاسل طریقت کو
 ذکر کیا ہی وَحُجَّتُنَا وَتَعْلَمُنَا الْآدَابُ الطَّرِيقَةُ وَالسُّلُوكُ مُتَّصِلَةٌ إِلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشَّدِيدِ الصَّحِيحِ الْمُسْتَقْبَلِ الْمُنْقِطِ وَالْمُنْقِطِ
 كَمَا يَكُونُ تَعْلِيمُ الْآدَابِ وَالْأَدَبِ الْأَشْغَالِ بِنَامِي صِحَّتِ اور طریقت اور تبرک کی
 اداب کو سیکھنا متصل ہی رسول اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند ہی جو مشہور
 اور متصل ہی یعنی مصنف سی تا مباد رسالت صحیح میں کوئی واسطہ منقطع نہیں اگرچہ
 تعین ان اداب کا اور تقریر ان اشغال کا یہ نہیں یقینی باعتبار اداب حمیدہ اور اشغال
 مخصوصہ کی اتصال تفصیل نہیں بلکہ اجمالی ہی تا کہ عَبْدُ الضَّعِيفِ وَالْجَاهِلِ
 عَنِ اللَّهِ عَنْهُ وَالْحَقُّهُ بَسْلَفِهِ الصَّالِحِينَ صَحَبَ أَبَا الْكَثِيرِ الْأَجَلِ
 عَبْدُ الْحَكِيمِ بَصْنِ اللَّهِ عَنْهُ وَأَرْحَاهُ دَهْرًا كَوْنًا وَقَلَمَ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ الظَّاهِرَةُ
 وَأَدَبٌ عَلَيْهِ بِأَدَابِ الطَّرِيقَةِ وَرَأَى مِنْهُ الْكِرَامَاتِ وَسَأَلَهُ عَنِ الشُّكْرَاتِ وَبِمَعِ
 مِنْهُ كَثِيرًا مِنْ فَنَائِدِ الطَّرِيقَةِ وَالْحَقِيقَةِ وَمَا جَرَى عَلَيْهِ وَعَلَى شَيْخِهِ مِنْ
 الْوَقَاتِ وَالْأَحْوَالِ وَالْكَرَامَاتِ جَزَاةً اللَّهُ وَسُبْحَانَهُ عَنْهُ

وَمَنْ سَأَلَ مُسْتَفِيدًا بِهِ خَيْرًا تَوْبَهُ ضَعِيفٌ وَلِي الدِّنِ حَقُّ تَعَالَى اَوْسَى عَفْو
 کردی اور اوسکو اوسکی سلف صاحبین کی ساتھ ملا دی زمانہ دراز صحبت رسکے
 ابنی والد شیخ اجل عبدالرحیم کی خدا راضی ہوا ونسی او او کو راضی کر سی اور نہین سے
 علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کی سیکھی اور اونی کرامات دیکھی اور مشکلات پوچھی اور
 اونی اکثر قواعد طریقت اور حقیقت سے اور جوانی پر اونی مرشدون پر وقات اور حال
 اور کرامات گذری اونی سمیع ہوی اندر سبب نہ مولف اور باقی اونی مستفید و نکی طرف
 سی او نو نیک بد لادی وَصَحْبَهُ شَيْخَانِ كَثِيرًا أَجَلَهُمْ ثَلَاثَةٌ أَوْ لَمْ
 حَاجَهُ خُذْ صَحْبَ الشَّيْخِ أَحْمَدَ السَّهْرُزْدِيِّ وَالشَّيْخِ إِبْرَاهِيمَ
 حَسَّامَ الدِّينِ صَحْبُوا خَاجَهَ مُحَمَّدًا بَايَ تَابَتْ لَهُمُ الْمَسِيدَةُ عَبْدُ اللَّهِ صَحْبَ الشَّيْخِ
 أَدَمَ الْبُكُورِيِّ صَحْبَ الشَّيْخِ أَحْمَدَ السَّهْرُزْدِيِّ صَحْبَ خَاجَهَ مُحَمَّدَ بَايَ وَ
 تَابَتْ لَهُمُ الْخَلِيفَةُ أَبُو الْقَاسِمِ صَحْبَ مُحَمَّدٍ بَايَ صَحْبَ الْأَمِيرِ أَبِي الْعَلَاءِ أَوْ شَيْخِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 بہت مرشد و نکی صحبت میں ہی بزرگتر اوفین سی تین شدہین اول اومین خواجہ خرو
 تین جو شیخ احمد سہرندی اور شیخ اہمداد برادر خواجہ حسام الدین کی صحبت میں رہے
 اور تینوں خواجہ محمد باقی کی صحبت میں ہی اور دوسرے مرشد شیخ عبدالرحیم کی سید
 عبدالسہین جو شیخ آدم نوری کی صحبت میں ہی اور وہ شیخ احمد سہرندی کی صحبت
 میں سی اور وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت میں ہی اور قیسری مرشد شیخ عبدالرحیم کی خلیفہ
 ابوالقاسم مین جو ملاولی محمد کی صحبت میں ہی اور وہ امیر ابوالعلاء کی صحبت میں ہی
 ف سہرند شہر لاہور کی قریب اور نور بروزن تنور قصبہ ہی سہرند کی قلاع سی ششم
 الخَاجَهَ مُحَمَّدَ بَايَ صَحْبَ خَاجَهَ مُحَمَّدَ امْكُنْكَ صَحْبَ اَبَاكَ مَوْلَا نَا مُحَمَّدَ بْنَ
 صَحْبَ مَوْلَا نَا مُحَمَّدَ بْنَ اَهْدَ صَحْبَ خَاجَهَ عُبَيْدِ اللَّهِ الْأَحْمَدِيِّ الْأَمِيرِ
 أَبُو الْعَلَاءِ صَحْبَ الْأَمِيرِ يَحْيَى صَحْبَ خَاجَهَ عَبْدِ الْحَقِّ صَحْبَ خَاجَهَ
 عُبَيْدِ اللَّهِ الْأَحْمَدِيِّ لَمْ يَكُنْ بِهَرِ خَاجَهَ مُحَمَّدَ بَايَ خَاجَهَ مُحَمَّدَ امْكُنْكَ کی صحبت میں ہی وہ اپنے

باب مولانا درویش محمد کی صحبت میں ہی وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت میں ہی وہ خواجہ
 عبید اللہ احرار کی صحبت میں ہی اور امیر ابو العلامیر عبد اللہ کی صحبت میں رہے
 وہ امیر سجی کی صحبت میں ہی وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت میں ہی وہ خواجہ عبید اللہ
 مذکور کی صحبت میں ہی وہ خواجہ آخر آر صحبت شیوخا کثیرین منهم
 مولانا یعقوب اچرخ و خواجہ علاء الدین انجند و انی صاحب
 خواجہ نقشبند بلا واسطہ و صاحب لا اکل ایضاً خواجہ علاء الدین عطار و
 الثانی خواجہ محمد باسا و صاحب کمال و خواجہ اور خواجہ اجرائی بہت شیوخ کی صحبت حاصل
 اوغین سی مولانا یعقوب چچ اور خواجہ علاء الدین عطار میں وہ دونوں خواجہ نقشبند کے
 صحبت میں رہا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب چچ خواجہ علاء الدین عطار کی ہی
 صحبت میں رہا اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علاء الدین عطار صاحب کمال و خواجہ علاء الدین عطار
 یعنی سطار اور باسا خواجہ نقشبند کی عمدہ مرید و بہن و فرخ قریہ ہی غزین کی توابع
 اور عیدوان کبیر غین محمد ایک ضم ہی بخارا کی توابع سی او نقشبند کمال کو کہتی ہیں خواجہ
 نقشبند اور ان کی والدہ ہی پیشہ کرتی تھی وہ خواجہ نقشبند صاحب شیوخا کثیرین اجلہ
 خواجہ محمد باسا و صاحب خلیفہ اکامید سید کمال و خواجہ محمد صاحب خواجہ علی
 الدامیاتی صاحب خواجہ محمد باسا و الخیر الفخوری صاحب خواجہ عارف دیوگری
 صاحب خواجہ عبد الخالق انجند و انی صاحب خواجہ یوسف الدامیاتی صاحب
 علی الفاد مدی اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت میں ہی بزرگتر اوغین خواجہ
 بابا سائین اور اوکی خلیفہ امیر سید کمال اور خواجہ محمد باسا سی خواجہ علی رامینی کی صحبت
 میں ہی وہ خواجہ محمود ابو الخیر فتنوی کی صحبت میں ہی وہ خواجہ عارف دیوگری کے
 صحبت میں ہی وہ خواجہ عبد الخالق عید دانی کی صحبت میں وہ خواجہ یوسف سہا
 کی صحبت میں ہی وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت میں عرف ساس بفتح سین و تشدید
 میم قریہ ہی بخارا کی توابع سی اور دیوگری کسرا می عمدہ قریہ سی بخارا کی مصافحہ میں اور

مولانا درویش محمد کی صحبت میں ہی وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت میں ہی وہ خواجہ عبید اللہ احرار کی صحبت میں ہی اور امیر ابو العلامیر عبد اللہ کی صحبت میں رہے وہ امیر سجی کی صحبت میں ہی وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت میں ہی وہ خواجہ عبید اللہ مذکور کی صحبت میں ہی وہ خواجہ آخر آر صحبت شیوخا کثیرین منهم مولانا یعقوب اچرخ و خواجہ علاء الدین انجند و انی صاحب خواجہ نقشبند بلا واسطہ و صاحب لا اکل ایضاً خواجہ علاء الدین عطار و الثانی خواجہ محمد باسا و صاحب کمال و خواجہ اور خواجہ اجرائی بہت شیوخ کی صحبت حاصل اوغین سی مولانا یعقوب چچ اور خواجہ علاء الدین عطار میں وہ دونوں خواجہ نقشبند کے صحبت میں رہا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب چچ خواجہ علاء الدین عطار کی ہی صحبت میں رہا اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علاء الدین عطار صاحب کمال و خواجہ علاء الدین عطار یعنی سطار اور باسا خواجہ نقشبند کی عمدہ مرید و بہن و فرخ قریہ ہی غزین کی توابع اور عیدوان کبیر غین محمد ایک ضم ہی بخارا کی توابع سی او نقشبند کمال کو کہتی ہیں خواجہ نقشبند اور ان کی والدہ ہی پیشہ کرتی تھی وہ خواجہ نقشبند صاحب شیوخا کثیرین اجلہ خواجہ محمد باسا و صاحب خلیفہ اکامید سید کمال و خواجہ محمد صاحب خواجہ علی الدامیاتی صاحب خواجہ محمد باسا و الخیر الفخوری صاحب خواجہ عارف دیوگری صاحب خواجہ عبد الخالق انجند و انی صاحب خواجہ یوسف الدامیاتی صاحب علی الفاد مدی اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت میں ہی بزرگتر اوغین خواجہ بابا سائین اور اوکی خلیفہ امیر سید کمال اور خواجہ محمد باسا سی خواجہ علی رامینی کی صحبت میں ہی وہ خواجہ محمود ابو الخیر فتنوی کی صحبت میں ہی وہ خواجہ عارف دیوگری کے صحبت میں ہی وہ خواجہ عبد الخالق عید دانی کی صحبت میں وہ خواجہ یوسف سہا کی صحبت میں ہی وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت میں عرف ساس بفتح سین و تشدید میم قریہ ہی بخارا کی توابع سی اور دیوگری کسرا می عمدہ قریہ سی بخارا کی مصافحہ میں اور

اور فائدہ قریہ ہی طوس کی توابع سے صحیح شیوخ کثیرین اجلہم اثنان احد
 الامام ابو القاسم القشیری صحیح اباعلی الدقاق صحیح
 آبا القاسم النضر ابادی والحضر محی صحیح السبلہ صحیح سید
 الطائفة الجنید البغدادی والثانی خواجہ ابو القاسم الکنی گانی صحیح آبا
 عثمان المغربي صحیح اباعلی النکات صحیح اباعلی الرواسی صاحب جنید البغدادی
 علی فارسی بہت مشائخ کی صحبت میں ہی بزرگتر او نہیں سے دوہین ایک امام
 ابو القاسم قشیری وہ ابو علی وقاق کی صحبت میں ہی وہ ابو القاسم نضر
 ابادی اور ابو الحسن بن خضر کے کی صحبت میں رہے اور دونوں اپنے
 نضر ابادی اور خضر محی سبلہ کی صحبت میں ہی وہ سید الطائفة جنید بغداد
 کی صحبت میں ہی اور دوسرے مرشد علی فارسی کی ابو القاسم گانی میں
 جو ابو عثمان مغربی کی صحبت میں ہی وہ ابو علی کاتب کی صحبت میں ہی وہ ابو علی
 ردوبار کی صحبت میں ہی وہ جنید بغداد کی صحبت میں ہی ابو القاسم قشیری
 رسالہ قشیری کی مصنف ہیں جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کی بیانیں نہایت عمدہ
 کتاب ہی قشیری قبیلہ ہی عرب کا اور وقاق بفتح دال و تشدید قاف ہی اور رگان
 بضم کاف عربی و تشدید راء حملہ و کاف عجی ایک گانوں کا نام ہی رودباری مشہور
 بنا ہے کہ ان کی آبا کا منشا تھا و الجنید البغدادی صحیح خالہ السری الشافعی صحیح
 المعروف الکنی صحیح شیوخ کثیرین اجلہم اثنان احدہما الامام علی بن موسی
 الرضی صحیح آبا الامام موسی کاظم صحیح آبا الامام جعفر بن الصادق
 صحیح آبا الامام محمد بن الباقر صحیح آبا الامام زین العابدین صحیح آبا الامام
 حسین صحیح آبا امیر المؤمنین علی بن ابی طالب صحیح سید المرسلین صلی
 اللہ علیہ وسلم و تاجہ اود الطائی صحیح فضیلہ حبیبہ العجمی و قالہ

صَحَابَةُ كَثِيرِينَ مِنَ التَّابِعِينَ وَتَبَعَهُمْ أَجْلَامُ الْحَسَنِ وَالْبَصْرَةِ
 صَحَابَةُ كَثِيرِينَ مِنَ التَّابِعِينَ وَتَبَعَهُمْ أَجْلَامُ الْحَسَنِ وَالْبَصْرَةِ
 اللَّهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَافِظُ سُنَّتِهِ هَذِهِ سِلْسِلَةُ الصَّحَابَةِ لَا شَكَّ فِي
 صَحَّتِهَا وَتَصَدَّقَ بِهَا بِمَنْزِلَةِ بَنِي إِسْرَافِيلَ فِي سَمْعِ رَبِّهِمْ
 كَرخي کی صحبت میں ہی اور معروف کے بہت مرشد و مکی صحبت میں ہی بزرگتر
 اوغین دو مرشد ہیں ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا ہیں وہ اپنی والدہ امام موسیٰ
 کی صحبت میں ہی وہ اپنی والدہ امام جعفر صادق کی صحبت میں رہے وہ آپ
 والدہ امام محمد باقر کی صحبت میں ہی وہ اپنی والدہ امام زین العابدین کی صحبت میں
 رہے وہ اپنی والدہ امام حسین کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امیر المومنین
 علی بن ابیطالب کے صحبت میں ہی وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں
 رہے اور معروف کَرخي دوسرے مرشد و اودھانی ہیں جو فیصل عیار
 اوجیب عجمی اور ذوالنون مصری کی صحبت میں ہی اور تینوں حضرات تابعین اور تابع
 تابعین میں سے بہت بزرگوں کی صحبت میں رہے بزرگتر اوغین سے حسن سے
 ہیں اور یہ تابعین اصحاب کبار کے صحبت میں ہی اوغین سے انس بن
 مالک ہیں جو خادم تھے رسول اللہ صلوٰۃ والسلام کی اور ان کی احادیث کی حافظ
 تو یہ سلسلہ ہے صحبت کا اس کی صحت اور اتصال میں کچھ شک نہیں ہوا
 فی فرمایا کہ مینی حضرت و نعمت یعنی مصنف سی پوچھا کہ شیخ ابو علی فارسی
 کہ ابو الحسن خرقانی کی ساتھ نسبت رکھتی ہیں اس رسالہ میں نہ ذکر فرمائی فرمایا کہ یہ
 نسبت اولیت کے ہی یعنی روحی فیض ہے اور اس رسالہ میں غرض ہے
 ہی کہ نسبت صحبت کی من عن عالم شہادت میں جو ثابت ہے مذکور ہو لیکن
 اولیت کی نسبت قوی اور صحیح ہی شیخ ابو علی فارسی کو ابو الحسن خرقانی سے
 فیض ہی اور ان کو بانی بطلانی و حایت سی اور ان کو امام جعفر صادق کے

نسخہ
 کتاب
 تاریخ
 اسلام
 جلد
 اول
 صفحہ
 ۱۲۱

رومانیت سی ترتیب سے چنانچہ رسالہ قدسیہ میں خواجہ محمد یار سابعہ الرحمۃ
 مذکور کیا ہے واللہ اعلم بالصواب فی الصادق ایضاً انساب الی جیدہ ابی ارمہ القاسم بن
 محمد بن ابی بکر بن الصدیق عن سلمان الفارسی عن ابی بکر بن الصدیق عن رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اور امام جعفر صادق کو انساب ہی ابی نانا قاسم بن محمد
 بن ابی بکر صدیق کی طرف ہی اور قاسم بن محمد کو انساب ہی سلمان فارسی
 او کو ابی بکر صدیق سی او کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و منہا سلاسل
 الاتصال فی طرفینہا الصبیحۃ و فی طرفینہا البیضاء و الخرقۃ ان اللہ فالعبد
 ولی اللہ اخذ الطریقۃ عن ابیہ الشیخ عبد الجیم عن الشیخ عبد اللہ عن
 الشیخ آدم عن الشیخ احمد الشہرستانی عن ابیہ الشیخ
 عبد الاحد عن شاہ کمال اور ہماری اور ہی سلاسل میں جنکی بعض میں نیاز صحبت
 اتصال ہے اور بعض میں باریجیت یا خرقہ پوشے کے توبہ و صغیر دل
 فی طریقہ اپنی والدہ الشیخ عبد الرحیم سے او نہون فی سید عبد المدسی او نہون فی شیخ آدم
 نبوری سی او نہون فی شیخ احمد ہرندی سی او نہون فی ابی والدہ الشیخ عبد الاحد سی
 فی شاہ کمال سحر و فضا عن شیخ سکنندہ عن جدہ شیخ کمال المذکور
 عن الشیخ فضیل عن الشیخ گداوی عن عن الشیخ نعمان الدین عارف عن الشیخ
 گداوی عن عن الحسن عن نعمان الدین عارف عن الشیخ عقیل عن الشیخ
 بہاء الدین عن الشیخ عبد الوہاب عن الشیخ شرف الدین قتال عن الشیخ
 عبد الوہاب عن ابیہ امام الطریقۃ ابی محمد عبد القادر الجیلانی عن ابی سبیل الخیری
 عن ابی الحسن القرطبی عن ابی الفرج الطوسی عن ابی الفضل عبد الواحد القیمی عن
 ابیہ الشیخ عبد الباقی عن ابی الشیخ احمد ہرندی کو شیخ سکنندہ سی ہی طریقہ
 ملا اور او کو ابی داؤد شیخ کمال مذکور سے او کو سید فیض سی او کو سید گداوی
 بن محبوب علی سی او کو سید مس الدین عارف سی او کو سید گداوی رحمن بن ابی الحسن

سی او کو شمس الدین صحرانی سی او کو سید عقیل سے او کو سید بہار الدین سی او کو
 سید عبد الوہاب سی او کو سید شرف الدین قتال سے او کو سید عبد الرزاق سے
 او کو کو اپنی والدہ امام طریقت ابو محمد عبد القادر جیلانی سی او کو ابو سعید محرمی سے او کو
 ابو الحسن قرشی سی او کو ابو الفرج طرطوسی سے او کو ابو الفضل عبد الواحد غمی سے
 او کو کو اپنی باپ شیخ عبد الغزیز سی سے او کو ابو کرشیبہ سے او کو
 اوس سند سے جو قبل اسکی مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی سی شاہ ولایت علی
 مرتضیٰ ف یہ شرف الدین کا لقب قتال ہو البسب نفس کشی کی ریاضت کی محرم
 و تشہیر ای ہمارے دو مفتوحہ بغداد کا ایک کوچہ ہی و ایضاً تادب شیخنا عبد
 الرحیم علی روح جلیہ لا مہ الشیخ رفیع الدین محمد و آج ان کہ قبل
 ان بولڈ لیسین بطور تخریق العادۃ عن ابیہ قطب عالم سی اور او کو نجم الحق جائیدہ سی او کو شیخ عبد الغزیز
 اور ہی ہمارے شہ شاہ عبد الرحیم ادب آموز ہوئی اپنی ناما شیخ رفیع الدین روح سی
 او ہون نی او کو اجازت طریقت دی او کی پیدا ہونی سی چند سال کی پہلی بطریق کرامت
 او شیخ رفیع الدین محمد کو اپنی والد قطب عالم سی اور او کو نجم الحق جائیدہ سی او کو شیخ عبد الغزیز
 سی جو رسالہ عزیز کی مصنف بن و کہ طرق آخری آج ان کہ الشیخ عظمۃ اللہ اکبر
 آجادی عن ابائہ عن الشیخ عبد العزیز عن فاضل خان یوسف الناصحی عن حسن بن
 طاہر عن سید زامی حامد شاہ عن الشیخ حسام الدین الماکبوری عن خواجہ
 نور قطب عالم عن ابیہ علاء الحق بن اسعد الدہوری البنگالی آخری سراج عثمان
 الاودی عن الشیخ نظام الدین اولیاء عن الشیخ فرید الدین گنج شکر عن خواجہ
 قطب الدین مختار گاکلی عن خواجہ معین الدین الشیخری عن خواجہ عطاء
 ہر فی عن حاجی شریف الزندقی عن خواجہ مؤدود جشتی عن ابیہ خواجہ یوسف
 بن محمد بن سیمان جشتی عن خالہ خواجہ محمد جشتی عن ابیہ خواجہ محمد جشتی عن خواجہ
 ابی اسحق السامی عن ہمسار علو الدین عن ابیہ البصری عن حلیفہ المرعشی عن خواجہ


اور او کو نجم الحق جائیدہ سی اور او کو شیخ عبد الغزیز سی او کو سید بہار الدین سی او کو سید عقیل سے او کو سید عبد الوہاب سی او کو سید شرف الدین قتال سے او کو سید عبد الرزاق سے او کو کو اپنی والدہ امام طریقت ابو محمد عبد القادر جیلانی سی او کو ابو سعید محرمی سے او کو ابو الحسن قرشی سی او کو ابو الفرج طرطوسی سے او کو ابو الفضل عبد الواحد غمی سے او کو کو اپنی باپ شیخ عبد الغزیز سی سے او کو ابو کرشیبہ سے او کو اوس سند سے جو قبل اسکی مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی سی شاہ ولایت علی مرتضیٰ ف یہ شرف الدین کا لقب قتال ہو البسب نفس کشی کی ریاضت کی محرم و تشہیر ای ہمارے دو مفتوحہ بغداد کا ایک کوچہ ہی و ایضاً تادب شیخنا عبد الرحیم علی روح جلیہ لا مہ الشیخ رفیع الدین محمد و آج ان کہ قبل ان بولڈ لیسین بطور تخریق العادۃ عن ابیہ قطب عالم سی اور او کو نجم الحق جائیدہ سی او کو شیخ عبد الغزیز اور ہی ہمارے شہ شاہ عبد الرحیم ادب آموز ہوئی اپنی ناما شیخ رفیع الدین روح سی او ہون نی او کو اجازت طریقت دی او کی پیدا ہونی سی چند سال کی پہلی بطریق کرامت او شیخ رفیع الدین محمد کو اپنی والد قطب عالم سی اور او کو نجم الحق جائیدہ سی او کو شیخ عبد الغزیز سی جو رسالہ عزیز کی مصنف بن و کہ طرق آخری آج ان کہ الشیخ عظمۃ اللہ اکبر آجادی عن ابائہ عن الشیخ عبد العزیز عن فاضل خان یوسف الناصحی عن حسن بن طاہر عن سید زامی حامد شاہ عن الشیخ حسام الدین الماکبوری عن خواجہ نور قطب عالم عن ابیہ علاء الحق بن اسعد الدہوری البنگالی آخری سراج عثمان الاودی عن الشیخ نظام الدین اولیاء عن الشیخ فرید الدین گنج شکر عن خواجہ قطب الدین مختار گاکلی عن خواجہ معین الدین الشیخری عن خواجہ عطاء ہر فی عن حاجی شریف الزندقی عن خواجہ مؤدود جشتی عن ابیہ خواجہ یوسف بن محمد بن سیمان جشتی عن خالہ خواجہ محمد جشتی عن ابیہ خواجہ محمد جشتی عن خواجہ ابی اسحق السامی عن ہمسار علو الدین عن ابیہ البصری عن حلیفہ المرعشی عن خواجہ

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخ عبد الرحیم کی اور ہی طرق ہیں اوکو اجازت
 دی سید عظمت الدہلوی بادی فی اوکو سند حاصل ہی آپا دون سی اوکو شیخ عبد الغفر
 اوکو قاضی خان یوسف ناصحی سی اوکو حسن بن طایسی اوکو سید رجبی حامد شاہ سی اوکو شیخ
 حاتم الدین انکبوری سی اوکو خواجہ نور قطب عالم سی اوکو اپنی والد علوار التخی بن سعد سی خواجہ
 مین لاکھور مین اوکر مین نکالی اوکو انخی سراج عثمان او دہی سی اوکو سلطان الملاح
 نظام الدین اولیاسی اوکو شیخ فرید الدین گنجشکری اوکو خواجہ قطب الدین ختیار کاکلی
 اوکو خواجہ معین الدین سحر ہی معینی سیتانی سی اوکو خواجہ عثمان مارونی سی اوکو حاجی
 شریف زندنی سی اوکو خواجہ مودود چشتی سی اوکو اپنی والد خواجہ محمد بن سمان چشتی
 سی اوکو اپنی مامون خواجہ محمد چشتی سی اوکو اپنی والد خواجہ ابو احمد چشتی سی اوکو
 خواجہ ابوالفتح شامی سی اوکو مشاد علودینوری سی اوکو ابوسیرہ بصری سی اوکو حدیقہ
 بن محشی سی اوکو ابراہیم بن ادم سی اوکو فضیل بن عیاض سی اوکو عبد الواحد بن
 زیدی سی اوکو حسن بصری سی اوکو امیر المؤمنین علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی اوکو
 سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سی مولانا فیرومایا انکبوری پورب مین ایک قصبہ
 ہی آلودہ آباد کی قریب اور اوہ ایک شہر ہی پورب مین حکومت آباد گہتی ہیں اور سحر ہی
 کبیر مین حملہ و سکون جم وزا سب مجہ منسوب ہی حبتان کی طرف جو معرب ہی سبتا
 کا اور ہر چند اولیا جمع تھے ولی کی لیکن حضرت نظام الدین کا اسوا سطلی لقب ہوا
 گو یا کہ ایک ولی اولیا کثیر کی مانند ہی چنانچہ قرآن مجید مین ابراہیم علیہ السلام کو ات
 فرمایا اور اسکی مثالین بہت ہیں جیسی عبید اللہ کا لقب احرار ہی اور عیوب کا لقب
 اخبار اور زندنی ایک پر گنہ ہی بخارا کی سات پر کنوین سے اور و بارون قریب ہی
 زندنی سی آوہ کوس پر اور چشت شہر ہی درہ کوہ مین واقع ہی دو منزل ہرات سے
 اور اب اوکو شافلان گہتی ہیں اور عرش ایک شہر ہی شام کی قول سی قادیان
 سیدنا کو لکھنا ایضاً بحسب الکباطن مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

اللَّهُ رَأَاهُ فِي مَبَشَرَةٍ قَبْلَهُ وَعَلَّمَهُ النُّفْيَ وَالْإِثْبَاتَ وَاتِّصَانِ زَكْرِيَّا النَّبِيِّ
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَإِنَّهُ عَلَّمَهُ النَّبِيَّ أَوْ سِرِّي وَالْمُرْشِدَ أَدَبَ أَمُوزِ طَرِيقِ
 هُوَ حَسْبُ بَاطِنِ كِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِي هِيَ بَانِطَرِيقِ كِي أَنْخَرَتْ
 كُو خَوَابِ مِينَ دِكَمَا سَوَاوَنَسِي بَعِثَ كِي أَوْرَآپَ نِي أَوَكُو نَفْيِ أَوْرَإِثَاتِ كِي تَعْلِيمِ فَرَمَانِ
 أَوْرَ حَضَرَتْ زَكْرِيَّا بِمُخْرِسِي هِيَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَدَبَ أَمُوزِ مَهْوِي كِي أَسْمَ ذَاتِ
 اَهْوَنِي تَعْلِيمِ فَرَمَانِ وَاتِّصَانِ رُوحِ الْأَيُّمَةِ الشَّيْخِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِي الْوَحْدَانِي
 هَآءِ الدِّينِ مُحَمَّدٍ تَقَشُّبِدَ وَالْخَوَاصِّ مَعِينِ الدِّينِ بْنِ الْحَسَنِ الْجَنَشِيِّ وَاللَّهُ رَأَاهُ قُلُوبَ مُنَافِقِينَ
 الْأَجَارَةَ وَعَرَفَ نَسَبَهُ كُلُّو كَلِمَةٍ مِّنْهُمْ عَلَى حَدِّهَا بِمَا فَاضَ مِنْهُمْ عَلَى قَلْبِهِ وَكَأَنَّ
 يَسْجَى لَنَا حِكَايَتَهَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَنْهُمْ أَجْمَعِينَ أَوْرَبِي
 وَالْمُرْشِدَ نِي فَيْضِ بَابِ الْمُرْشِدِ طَرِيقِ كِي أَرَوَاحِ سِي لَعْنِي شَيْخِ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ جِيلَانِي
 أَوْرَ خَوَاجِه بَهَارِ الدِّينِ مُحَمَّدٍ تَقَشُّبِدَ أَوْرَ خَوَاجِه مَعِينِ الدِّينِ بْنِ حَسَنِ كِي رُوحِ سِي أَوْرَ أَوَكُو
 خَوَابِ مِينَ دِكَمَا أَوْرَ أَوَسِي إِجَازَاتِ أَوْرَ مَهْرِ زَكْرِيَّا كِي نَسَبِ أَوَسِي عَلَيْهِ عَلِيهِ دَرِإِثِ
 كِي حَسْبُ فَيْضِ هُوَ أَوْنِ حَضَرَاتِ كِي طَرَفِ سِي أَوَكُو دِلِ پَرِ أَوْرَ حَضَرَتْ وَالْمُسَمَّى سِي أَوَكُو حَسْبُ
 بَيَانِ فَرَمَانِ نَبِيِّ حَقِّ تَعَالَى أَوَسِي أَوْرَ أَوْنِ حَضَرَاتِ سَبَبِ رَاضِي هُوَ أَمَّا الْعُلُومُ
 الظَّاهِرَةُ مِنَ التَّفْسِيرِ وَالْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ وَالْعَقَائِدِ وَالْخَوَاصِّ وَالصُّلُوحِ وَالْكَلَامِ
 وَالْأَصُولِ وَالْمَنْطِقِ فَقَدْ تَعَلَّمْنَا مِنْ سَيِّدِ الْوَلَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ أَفْرَاجُ
 الْكُتُبِ عَلَى الْمَنِيَةِ أَبِي الْوَلَدِ مُحَمَّدٍ وَالكَيَانِ مَبْدَأُهَا عَلَى مَبْدَأِ هَدْيِ الْمَرْغُوبِ صَاحِبِ الْخَوَاصِّ
 الشَّهِيدِ عَنْ مَبْدَأِ فَاخِلَ عَنْ مَلَأَ يُوسُفَ الْكُوسِ عَنْ مَبْدَأِ لَجَانِ وَغَيْرِ
 عَنْ الْحَقِّ مَكْجَلِ الدَّوَانِي عَنْ أَبِيهِ أَسْعَدَ وَغَيْرِ عَنْ تَلَامِيذِ الْعَلَمَةِ
 النَّقْبَانِي وَالْعَلَمَةِ الشَّيْخِ أَجْمَعِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ وَغَيْرِ
 عَلَى سِرِّ تَجْمِيدِ أَوْرَ حَدِيثِ أَوْرَ فِقْهِ أَوْرَ عَقَائِدِ أَوْرَ خَوَاصِّ أَوْرَ صُورِ أَوْرَ صُورِ
 كِي سَوَاوَكُو مَنِي بِرُأِيسِي مَرُشِدِ وَالْمُسَمَّى ضَمْنِ الْمُرْشِدِ أَوْرَ وَالِدِ نِي بِهَوِي كِتَابِ مِينَ نَبِيِّ

ابو رضا محمد سیڑہین اور بڑی کتابیں میرزا ہدیر و لیس پڑہیں جو مصنف ہین خواہشی
 در سید کی اور میرزا ہدیر فی مرزا فاضل سی اوہون فی لایوسف کو سچ سی اوہون
 فی میرزا جان وغیرہ سی اوہون فی تحقیق لاجلال دوانی سی اوہون اپنی باب سعد
 وغیرہ علامہ تفتازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سی رضی اللہ عنہم
 علامہ تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علامہ شیہ ہور اور معلوم سی کہند
 مصنف فی او سکونہ ذکر فرمایا و اجاز لی مشکوٰۃ المصابیح والصّحیح البخاری وغیرہ
 مِنَ الصّحاح السّیّد الثّق الثّبت حلی محمد افضل ع۔ الشّیخ عبد
 الاحد عن ابیہ الشّیخ محمد سعید عن جدّہ شیخ الطریقۃ الشّیخ محمد
 اللّٰہ بن لدی بسند الطویل المذکور فی مقامات و ہذا الخ ما اذنا ایزادہ فی ہذا
 الرّسالۃ والحمد للّٰہ او لا حول و لا قوۃ الا باللّٰہ اور مجبوا اجازت دی مشکوٰۃ المصابیح اور صحیح بخاری
 وغیرہ صحیح ستہ کی معتد ثابت القول حاجی محمد فضل فی شیخ عبد الاحد سی اوہون
 اپنی والدہ شیخ محمد سعید سی اوہون فی اپنی دادا شیخ طریقت شیخ احمد ہرنزی سی اوہون
 سند طویل مذکور ہی اوہی مقامات اور تصانیف میں اور یہ تمام ہی اوس مضمون کی
 سبکی فی کاہنی اس طرفہ میں ارادہ کیا تھا اور شکر ہی اللہ تعالیٰ کا تبادلہ میں ہی اور انہما
 ہی اور باطن میں ہی ترجمہ کتابی الحمد کہ اوہی حسن و فیک سی ترجمہ قول البجیل
 چو بیون ربیع الآخر شتہ بارہ سو ساہتہ ہجری میں پورا ہو گا حق تعالیٰ میری بھول
 چوک اور طرح فہمی کو بہرکت ارواح طیبہ اولیا کرام رضی اللہ عنہم کی معاف کری اور
 ان حضرات کی نور باطن سی میری ظلمت کدہ دل کو نورانی فرمادی آمین اور
 اور سلام کو اس ترجمہ سی فائدہ بخشی اور کچ فہمی سی پناہ میں کہی آمین ثم آمین

فهرست فوائد شفاء اسبیل رحمه فون اسل کین یارده

صفحه فوائد فصل اول و دوم		صفحه فوائد فصل ششم
۱ استلال سنت بخت	۲۴ کشف قبور و رکن شفاء	۷۷ اعمال مجرب خانم الی حضرت
۱۱ حکمت بخت و ایضا شرط	۲۷ صلواته سکوس کین فکون	۷۸ رحمہ اللہ و ایضا کین نش خاطر
۱۶ شرط مرید و ایضا قاصد	۳۰ فوائد فصل ششم	۷۹ برای دفع حاجت دروغیت
۱۸ حکم کرامت	۳۸ اشغال نقشبندیہ و ایضا	۸۰ برای دفع فائدہ و ایضا
۳۰ فوائد فصل سوم	۵۰ طریقه اثبات محمود	۸۱ برای شوق حاکم و آیات شفا
۲۲ طریقه تربیت و تعلیم مرید	۵۱ بیان حقیقت مراقبہ بوجہ	۸۲ بیان سی و سه آیت برای دفع
۲۶ تفصیل گناه کبیره	۵۲ طریقه مراقبہ بسیط	۸۳ نحو و محافظت از زردان و
۲۸ تفصیل شعب ایمانیہ	۵۴ کلمات نقشبندیہ و مخلصان	۸۴ برای حفظ چشم و ایضا
۳۲ طریقه ذکر نفی و اثبات	۵۵ پوشش در دم	۸۵ برای حاجت ادائی و ایضا
۳۴ دوره قادریہ	۵۶ بیان نظر بر قدم	۸۶ برای تمام حاجت
۳۵ ذکر پاس نفاس	۵۷ بیان سفر در وطن	۸۷ اعمال آسبب زده
۳۶ طریقه مراقبہ	۵۸ بیان خلوت در سخن و ایضا	۸۸ عمل دفع جن زحمانه و ایضا
۳۷ مراقبہ حضور حق تعالی و ایضا	۵۹ یاد کرد	۸۹ برای استقا حنین
۳۸ مراقبہ بخت و مراقبہ توانیہ	۶۰ بیان بازگشت	۹۰ برای نیکو فرزند زینہ زایدو
۳۹ کشف و قائل آیندہ	۶۱ بیان یاد داشت و ایضا	۹۱ نشان سیاہی بر زرخندان
۴۰ طریقه کشف ارواح و ایضا	۶۲ طریقه تاثیر طالب	۹۲ اطفال برای دفع نظر
۴۱ حصول امور مشکک	۶۳ بیان حقیقت بخت و ایمان	۹۳ برای مرخص بایوس و ایضا
۴۲ برای انشاء خاطر و دفع غلام	۶۴ طریقه توبہ بخشی	۹۴ برای گم شدہ شناختن وزو
۴۳ ایضا شفا برای کوفت و ایضا	۶۵ اشتران خاطر کشف و ایضا	۹۵ برای مبرده گریختہ
۴۴ در وقت غم و ایضا	۶۶ اشغال طریقه محدودیہ	۹۶ برای جنت و ایضا
۴۵ فوائد فصل پنجم	۶۷ فوائد فصل هفتم	۹۷ فسون تب
۴۶ ذکر چلی و صفی	۶۸ بیان حقیقت بخت	۹۸ برای تیار بر بندگی کشته
۴۷ پاس نفاس	۶۹ اشات فوائد کشف طریقت	۹۹ ایضا برای تیار و ایضا
۴۸ طریقه طب شیخ	۷۰ انبیا و ایضا	۱۰۰ فوائد فصل دهم
۴۹ در وقت غم و ایضا		۱۰۱ در دار عالم حق تعالی که در

